تَشنِیفُ الاسمَاع

بِسُلوَانِ المُطَاع

طُبعَ فی مَطبعِ مُفِید عام الکائن
فی بلدة آگرہ فی سنة ۱۳۰۶
الهجریة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی قال فی کتابہ ارشاداً للناس وتذکیراً فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً

والصلوٰۃ والسلام علی المرسل الی الثقلین شاھداً ومبشراً ونذیراً وعلی آلہ وصحبہ تسلیماً کثیراً غزیراً

امّا بعد یہ ترجمہ ہے اُردو زبان مین کتاب سُلوان المطاع فی عدوان الاتباع کا جسکو

شیخ امام بدر تمام محمد بن ابی محمد بن ظفر مالکی رحمہ اللہ نے واسطے بادشاہ عصر ابو عبداللہ محمد بن ابی القاسم

بن علی بن علوی قرشی رحمہ اللہ کے تالیف کیا تھا یہ کتاب حکام نصفت التزام کے لئے ایک قانون

انتظام ہے اور واسطے حصول مرتبۂ صبر اور رضا کے فاتحۂ حسن انجام مولف مرحوم نے بذیل مدح

ممدوح مخدوم کتاب مرقوم مین چند فقرے نہایت بلیغ ایسے لکھے ہین کہ وہ اکثر محاسن اخلاق کے

جامع ہین اور ملوک کرام کے عادات کے حاوی مضمون اونکا یہ ہے کہ جب ممدوح عالیمقام پر دنیا

کی ذلت مکشوف ہوئی تو عمل بقا کے لئے کیا نہ فنا کی جود و سخا کے واسطے جمع کیا نہ رکھہ چھوڑنیکے لئے

اللہ کے واسطے بذل وجود کیا نہ ثنا وصفت کے لئے امارت وحکومت کو ایسے نفس سے زینت و

رونق دی جو کسی حادثے سے تنگ نہو نہ واشی و نمّام کی بات پر کان رکہے نہ طبیعت کو حرص و
طمع سے چرک آلود فرمائے حلم و بردباری ایسی کہ غضب و غصہ طرف اوسکے سر نہ اوٹھائے حزم و
دوربینی ایسی کہ اوسکے ہوتے ایالت و ریاست حرب و ضرب سے نہ ڈرے بعد اسکے چند شعر مدحیہ
لکھکر یہ فقرہ زیب رقم فرمایا ہے واقسم واللہ لولا ان الشکر عقد شرعی وحق مرعی لا قررت
عینہ بطی ما نشرت والتوریة عما الیہ اشرت یعنی اگر شکر عقد شرعی وحق مرعی نہوتا تو جو مدح
مین سنے کی ہے وہ نکرتا کیونکہ ممدوح جسکے بُعد سے اللہ مجھے بچائے اور اُسکے بَعد مجھے نہ جلائے
ایسا عالیقدر عظیم الہمت ہے کہ وہ اپنے آلاء و نعم کے چرچون مین شکر کو نشان زخم و جراحت
جانتا ہے اور اپنے خاص احباب و خیر خواہون سے مدح و ثنا کو گناہ سمجھتا ہے چونکہ ہدایا حب
و محبت کو بوتے دوچند کرتے شکر کے عاضد و مساعف و معین ہوتے ہین اسلئے مین نے چاہا
کہ ایک ہدیۂ فائقہ تحفۂ رائقہ پیش کرون جو کہ اوسکے نزدیک رائج و نافق اور اوسکی قدر و رتبے
کے لائق ہو سو مینے اُسکے قابل اور کچھہ نہ پایا مگر علم و حکمت و ادب جنپر وہ فریفتہ و شیفتہ ہے
پس مینے اسالیب الغایہ فی احکام الآیہ پیش کی اسمین گیارہ اسلوب سے لکھے
یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ الخ سے جو کچھہ ظاہر او استنباطاً نکلتا ہو اسکا
علم اونسے حاصل ہوتا ہے پہر مثنی الاستیناف للمعونۃ والاشراف کا ہدیہ
گزرانا اسمین تالیف اول کے مسائل کا استیعاب کیا اونکی براہین منتخب کو لکھا پہر دُرَر غُرر
کا تحفہ پیش کیا اسمین ابناء نجباء کے اخبار و حکایات لکھے پہر یہ چوتھی کتاب گزرانی اسمین
وہ امثال درج کئے جنکی بضاعت کے خواص ملوک مستاثر ہوئے اُنکے نشر و اذاعت سے غیرت و
ننگ کیا مین نے اونکے بیان کرنے مین اپنے الفاظ و عبارت سے اس قسم کا توسع کیا کہ جسکو
نہ شرع منع کرے نہ اوس سے کان ایذا پائے جب یہ کتاب اِس طور پر درست ہوگئی تو

نقشت فی صدورها ارواح الاصلاب الزکیه وکسوت جسومها حلل الآداب الملوکیة
وتوجت رؤسها بتیجان الحکم الابیہ وقلدت هواتقها سیوف المکائد الحربیہ و
نضدتها بآیات من التنزیل الحکیم المحکم واحادیث عن المصطفی صلے اللہ علیہ واٰلہ
وسلم الی مایلی ذلک من منثور الحکم وموزونها وابکار الاداب وعیونها فبرزت
روضة للقلوب والاسماع وریاضة للعقول والطباع اور اسکا نام **سُلوان المطاع**
فی عُدوان الاتباع رکہا سلوان جمع ہے سلوانة کی سلوانة ایک دانہ ہے عرب کا یہ گمان
ہے کہ جو پانی اوسپر ڈالا جاتا ہے جسوقت اوسکو محب پی لے تو تسلی پاجاے راجز نے کہا ہے ؎

لو اشرب السلوان ماسلوت	مالی غنی عنکم وان غنیت

یہ سب پانچ سلوانے ہین **پہلا** تفویض مین **دوسرا** تاسی مین **تیسرا** صبر مین **چوتھا**
رضا مین **پانچوان** زہد مین وانا ارغب الی اللہ سبحانہ وتعالی فی الامداد بالسداد
والارشاد الی نفع العباد فبہ الحول والمکنہ ولہ الطول والمنہ یہ تلخیص مختصر ہے دیباچہ
اصل کتاب کی آب اس کتاب کا حال جو کہ صاحب کشف الظنون نے لکہا ہے وہ بیان کیا جاتا ہے

کیفیت سُلوان ازکتاب کشف الظنون

سلوان المطاع فی عدوان الاتباع لابی عبد اللہ محمد بن محمد وہو ابو عبد اللہ محمد بن ابی قاسم
بن علی القرشی المعروف بابن ظفر المکی حجة الدین النحوی المتوفی ۵۹۸ھ صقلیہ مین بعض قواد کے
واسطے ۵۵۴ھ ہجری مین اس کتاب کو تالیف کیا اول اوسکا یہ ہے امابعد فان شکر اللہ
سبحانہ وتعالی لاسنی الملابس الفاخرہ وان حمدہ لاعود لخیر الدنیا والاخرة الخ یہہ
دو جزو مین اوسکے ذیل لکہے اور تاج الدین ابو عبد اللہ بن سنجاری متوفی ۶۹۹ھ ہجری نے

اس کتاب کو منظوم کیا یہ ایک کتاب ہے قوانین حکمت و نوادر اخبار سلاطین مین وحوش
وطیور کی زبان سے اور ایک جماعت نے اسکا ترجمہ کیا ایک ترجمہ اسکا زبان فارسی مین
ریاض الملوک فی ریاض السلوک نام ہے صاحب ترجمہ نے بتقدیم وتاخیر
بعض حکایات اور بالحاق بعض وقائع سلطان اویس جلایری تصرف کیا ہے اصل کتاب
پانچ سلوانون پر ہے اوسکو تعریف کتاب مین بلفظ باب تغیر دیا ہے الباب الاول فی التفویض
ونتائجه والثانی فی التاسی وفوائده والثالث فی الصبر وعوائده والرابع فی الرضا ومیامنه
والخامس فی الزهد وعواقبه والخاتمة فی احوال الشیخ اویس الجلایری اور فی زماننا شیخ الاسلام
محمد امین افندی بن خلیل اسود معروف بقره خلیل افندی زاده متوفی ۱۱۶۶ ہجری نے اس
کتاب کا ترجمۂ لطیف ترکی کیا ہے رحمه الله تعالیٰ تمام ہوا مضمون کشف الظنون کا ؛

تصحیح اوہام کشف الظنون

اول یہ ہی کہ صاحب کشف نے مؤلف وممدوح کو ایک کر دیا حال آنکہ مؤلف کا نام اور
اسم تام محمد بن ابی محمد بن ظفر ہے اور ممدوح کا نام نامی ابو عبدالله محمد بن ابی القاسم بن علی
بن علوی قرشی ہے دوسرا یہ ہی کہ جسکے لئے یہ کتاب تالیف ہوئی ہے اوسکو یون کہا ہے
کہ وہ بعض قوّاد تھی حالانکہ اصل کتاب مین اونکا نام محمد بن ابی القاسم لکھا ہے تیسرا یہ ہے
کہ مؤلف کتاب کو مکی بتایا ہے حالانکہ اصل کتاب مین مالکی لکھا ہے شائد یہ اوہام اختلاف نسخ
سے ہوئے یا تصحیف کاتب سے یا خود مؤلف مرحوم سے سہو ہو گیا ہو والله اعلم عفا الله عنا وعنه

بمنه وکرمه آمین ؛

———◦)❋(◦———

سند کتاب سُلوان

نسخۂ مطبوعۂ دولت تونسیہ مین جو کہ ۱۲۷۹ھ ہجری طبع ہوا ہے اوسکے اول مین یہ سند لکھی ہے

یقول الفقیر الی اللہ عزوجل الحسن بن عبد الرحیم قرأت سلوان المطاع فی عدوان الاتباع علی الفقیہ الاجل النحوی ابی اسحق ابراہیم بن موسی بن ثابت الربعی القناوی فی شہر رجب سنۃ خمس وستمائۃ قال اخبرنی بہ القاضی الامین شرف الدین عز القضاۃ ابو الرضا محمد بن سلیمان بن حسن قراءۃ منہ علیہ وہو یسمع وذلک بمدینۃ سیوط فی ذی القعدۃ سنۃ اثنتین وستمائۃ قال انبأنا بہ القاضی الفقیہ الخطیب نجم الدین عز القضاۃ ابو البرکات محمد بن علی بن محمد الانصاری الموصلی الحاکم والخطیب بمدینۃ سیوط کان قراءۃ منہ علیہ فی المحرم سنۃ احدی وتسعین وخمسمائۃ قال انبأنا الشیخ العالم حجۃ الدین ابو ہاشم محمد بن ابی محمد بن محمد بن ظفر رضی اللہ تعالی عنہ بقراءتہ علیہ من اصلہ بخطہ بثغر حماۃ صانہ اللہ وحماہ فی شہر رجب من سنۃ خمس وستین وخمسمائۃ واجازنی القاضی الامین شرف الدین عز القضاۃ ابو الرضا محمد بن سلیمان بن الحسن المذکور اعلاہ روایۃ ہذا الکتاب وروایۃ جمیع ما یرویہ علی الشرط المعتبر بین اہل العلم وذلک لتسع لیال بقین من شعبان سنۃ ست وستمائۃ وبذلک کتب خطہ علی کتاب الدر الغرر للمصنف ایضا انتہی

وجہ ترجمۂ کتاب

خاکسار احمد بن علی معروف بہ ذو الفقار نقوی بھوپالی عفا عنہ الغفار

خدمت مین ارباب علم و فن کے عرض کرتا ہے کہ اس ذرۂ بیمقدار ننگ روزگار کو بدو شعور سے اکثر عشایا و بکور مین کتب نفیسہ و اسفار جدیدہ کا شغل رہا کرتا ہے اکثر حصۂ لیل و نہار کا اسی کاروبار مین صرف ہوتا ہے۔ بحمدہ تعالی ایک قدر معتدبہ پر عبور و عثور ہوا کتب مختلف الفنون سے لطف اوٹھایا بہت سے نفائس و لطائف کا استفادہ کیا ؎

ومن کل شیئ لذیذا حتسی قدحا		وکل ناطقۃ فی الکون یطربنی

حقیقت مین یہ سب کچھہ ہمارے ممدوح مخدوم کی برکت و عاطفت کا نتیجہ اور اونکی توجہ و عنایت کا ثمرہ ہے یعنی سائد سادہ قائد قادہ ادیب سری حسیب وضی طیب الاعراق کریم الاخلاق حسن السیرہ طاہر السریرہ صاحب قول سدید منجز الوعد مخلف الوعید جمیل الشیم ولی النعم حمید السجایا غزیر العطایا شریف النجار قاضی الاوطار فیض الکرام غیظ اللئام شرف العظام کنف الفخام حسنۃ اللیالی و الایام مولانا السید ابو الوفا صدیق بن حسن بن علی الحسینی الہاشمی القرشی المتخلص بہ توفیق بارک اللہ و علیہ و فیہ و جعل لہ عونہ و نصرہ خیر رفیق آمین ؎ ۔

	یا زینۃ الناس والدنیا بما جمعت		بالامر والنہی والقرطاس والقلم
	باللہ اقسم لو ملکت السنۃ		تبث فی شکرک من فرقی الی قدم
	لما وفیت بما اولیت من منن		ولا نہضت بما اسدیت من نعم

فان سألت عن اصلہ السامی و فرعہ النامی فاذا علوت فی شرافۃ النسب و کرامۃ الحسب فہو من ولد سید العجم والعرب صلی اللہ علیہ و آلہ الطاہرین و صحبہ المیامین و آن تنزلت فی المجد الاثیل والشرف النبیل فہو من سلالۃ الامام

الھمام النقی النقی الجلیل ثم من علا لہ جعفر الزکی الامین الذی ھو بکل مکرمۃ قمین ثم من نسل السید الجلال البخاری المستمنح من منح الرب الباری وان ارحت خلقۃ العمیم وسمتہ الوسیم فھل رأیت روضا باسما باکرۃ الغمام ومر علیہ النسیم وان شئت منطقۃ الحکیم وقولہ القویم فھو لؤلؤ منثور لا بل در نظیم واما الکرم فلا تسأل عن کرمہ وجودہ البحر یرویہ عن بذلہ ورفدہ واما علمہ وفضلہ الذی ھو قرینہ والیفہ فالعلم ربیبہ والفضل حلیفہ وان بحثت عن حلمہ واستقلالہ فالطود یحکیہ عن ثبات جاشہ وقوۃ بالہ ھذا ولولا ان الشکر مندوب شرعیا وحقا مرعیا لما فرطت منی ھذہ الکلمات النزرۃ واللفظات الیسیرۃ لانہ وقانی اللہ بعدہ ولا ابقانی بعدہ لا یلتفت الی المدح بالاولیراہ سرابا والاویحب ان تکون الاءہ سالمۃ عن وصمۃ شکر الشاکرین وتبقی نعمہ طاھرۃ عن دنس ذکر الذاکرین ومع ذلک مدح ادباء الزمان نظما ونثرا ودونہ بعض اولیائہ شکر النعمائہ وذکرا واما الحقیر فلیس ھذا من دابہ ولا یلج فی بابہ بل یری ان الشکر بالجنان اولی من الارکان والدعاء بظھر الغیب وتمکن الحب فی القلب اخلص من ثناء اللسان ولکن الخاطر قد یظھر مایضمرہ ویبدیہ وقد قیل کل اناء یترشح بما فیہ غرضکہ جناب ممدوح دام مجدہ کے خزانہ کتب مین سلوان المطاع پر نظر پڑی دیکھا تو ایک عجیب غریب کتاب نظر آئی عبارت عربی نہایت فصیح بلیغ مغلق حکایات وقصص نفیس نصائح و پند مفید جی مین آیا کہ زبان اردو مین اوسکا ترجمہ کیا جاے تاکہ نفع عام وفائدہ تام ہو کیونکہ اوسکی اغلاق واشکال کی وجہ سے سواے عالم ادیب کے اور کوئی اوس سے نفع نہین حاصل کرسکتا ہے

دوسرے یہ کہ اوسکی عمدگی کے سبب سے علماء نے اوسکو منظوم بہی کیا فارسی ترکی مین
بہی اوسکا ترجمہ لکہا صرف اُردو زبان باقی رہگئی تہی جب ترجمہ کرنے کی راے ٹہیری تو
ایک اور نسخہ کتب خانہ مین ملگیا دو نسخے جمع ہوگئے ایک مطبوعۂ مصر جو کہ ۱۲۷۸ھ ہجری
مین طبع ہوا تہا دوسرا دولت تونسیہ مین ۱۲۷۹ھ ہجری مین چھپا تہا دونون نسخون کو ملایا
تو بعض بعض جگہہ دونون مین غلطی تھی اور کچھہ الفاظ وعبارت مین بھی تفاوت پایا حاصل
یہ کہ دونون سے ایک نسخہ درست کیا حسب طاقت اوسکی اصلاح ودرستی کی پہر ترجمہ کرنا
شروع کیا ترکیب اُردو عربی مین بہت تفاوت ہوتا ہے اسلئے ترجمۂ لفظی کی ہر جگہہ رعایت
نہین کیگئی بلکہ حاصل معنی پر اکثر جگہہ لحاظ کیا بعض جگہہ ایک جملے کے مضمون کو دو جملون
مین ادا کیا تاکہ سمجھنے مین آسانی ہو ربط ضبط کے لئے بعض جگہہ کچھہ عبارت زیادہ کردی
کہ مضمون سمجھہ مین آجاے لفظ عربی کے بعد کوئی لفظ ہم معنی بڑہا دیا کہ اوسکے معنی سمجھ مین آجائین
اشعار اردو فارسی تحسین کے لئے مناسب موقع ومقام زیادہ کئے جب یہ ترجمہ باحسن الوجوہ
مرتب ہوگیا تو اسکا نام **تشنیف الاسماع بسلوان المطاع** رکھا اور جناب ممدوح
دام عزہ کے شرف ملاحظہ مین ہدیۃً پیش کیا نفس الامر مین ہر سلوانہ اسکا تریاق خاطر شکستہ
ہے اور مومیائی جراحتِ بال خستہ دنیا مین ہر حکمران اسکا محتاج وفقیر ہے بادشاہ ہے یا
امیر ووزیر ہے مطالعہ اس نسخۂ مفرح کا تجربہ بخش اہل عقول ہے اور پابندات کے متاعب کا
سر دفتر علماء فحول ایک گنجینۂ صلاح دارین ہے اور ایک خزینۂ فلاح کونین مضامین عالی
سے مالی ہے اور حشائشِ حشو سے خالی ۱۳۰۶ھ ہجری مین آغاز سے انجام کو پہنچا او مطبوع
ہر خاص وعام ہوا چونکہ محرر سطور کو تادیۂ سپاس بیقیاس رئیسۂ عالیۂ عطایا اساس بھی
منظور خاطر فاتر ہے جسکے ظل حمایت وسایۂ عاطفت واحاطۂ حفاظت مین اس خطۂ بیچ چلیتہ

والکۂ محروسہ کے دینار و درم بے شمار لیل و نہار بامن و امان بسر کرتے ہین اور کیونکر نہو
ہمپر تو لازم ہے کہ اگر ہم معاضدت اپنے ممدوح عالی وقار کی درہم و دینار سے نہ کرسکین تو
جو طرز شکرگزاری ہماری دستکاری سے نقش و نگار کا شائبۂ اظہار و استمرار ہوسکے اُسکے
بیان مین تو کسیطرح بھی قاصر اللسان نہون ع فلیسعد النطق ان لم یسعد الحالُ
اگرچہ ہماری ممدوحۂ آسمان جاہ و عزت مہر درخشان حشمت و مکنت بفحوای الشکر فی وجوہ
الآئہا نذوب والمدح من خواص اولیائہا ذنوب طالب مدحت و منت
نہین ہین لیکن ہم اونکو واجب الشکر لایق الذکر فائق الفکر اعتقاد کرتے ہین ہرچند وہ
جامۂ نسوانی مین متجلی ہین لاکن فضائل انسانی سے متحلی ہین ~~

ولوکان النساء کما ذکرنا		لفضلت النساء علی الرجال

یعنی عالی ہمم معدن جود و کرم منبع فیض اتم علیا حضرت جناب **نواب شاہجہان بیگم**
رئیسۂ عالیۂ ریاست بھوپال لازالت ید التوفیق لہا ناصرۃ و مکانۃ العلیاء بہا
فاخرۃ و خطی الشوائب عنہا قاصرۃ و مکادۃ الاعداء لہا داخرۃ امین امیدواری
جناب باری عزاسمہ سے یہ ہے کہ مترجم اور مترجم لہا اور مہدی لہ اولی و اخری مین
فائز المرام ہون واللہ المستعان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا سُلوانہ سُلوانہ تفویض ہے فرمایا اللہ سبحانہ نے فعسی ان تکرھوا
شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا یعنی تو شاید تمکو نہ بہاوے ایک چیز اور اللہ رکھے
اوسمین بہت خوبی اور فرمایا وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا
شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون یعنی شاید تمکو بری لگے ایک چیز اور وہ
بہتر ہو تمکو اور شائد تمکو خوش لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمکو اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے
اللہ سبحانہ نے ان آیتون مین اون لوگون کو جنہون سے اوسکے امر کو سمجہا بوجہا ہے فرمائش
کرنے سے بازرکہا ہے اور اونکو تفویض سمجہا دی جسکو وہ پسند کرتا ہے یعنی اللہ سبحانہ
کسیطرح کی فرمائش نکرین اپنے دین و دنیا کے کاروبار اوسکو سونپ دین فالعاقل
تارك الاقتراح علی العالم بالصّلاح یعنی دانشمند وہی ہے کہ جو شخص بہلائی کو خوب
جانتا ہے اوس سے کسی قسم کی فرمائش نہین کرتا کیونکہ وہ تو خیر و خوبی کو خود جانتا پہچانتا ہے

وہ جو کرے گا اچھا کرے گا پھر اوس سے فرمائش کرنے مین کیا حاصل اللہ سبحانہ نے جو کہ
ان آیتون مین اپنے بندون کو تفویض کیطرف بلایا ہے سو اسکے سمجھانے کا یہ طریقہ ہے کہ
جب مکروہ کبھی محبوب لاتا ہے اور محبوب کبھی مکروہ لاتا ہے تو بصیرت والے کو یہی زیادہ تر
لائق ہے کہ بہ سبب مسرت کے مضرت سے بیخوف نہو اور نہ بسبب مضرت کے مسرت سے
ناامید ہوجائے اللہ سبحانہ سے خیر چاہے اور اوسپر اختیار نکرے یہ وہی تفویض ہے جو کہ
بلا کے پھیرنے کی اور مکروہ قضا مین لطف کی اللہ تعالی سے مدد چاہتی ہے یعنی اس
تفویض کی وجہ سے اللہ سبحانہ بلا کو ٹالدیتا ہے اور قضاے ناخوش مین لطف عنایت
فرماتا ہے اس تفویض کے ساتھہ اللہ سبحانہ نے مومن آل فرعون سے معاملہ کیا جسوقت
کہ اوسنے اپنے کام کو اللہ کے سپرد کردیا اسکا قصہ جو ہمکو پہنچا ہے یہ ہے کہ وہ مومن فرعون
کے رشتہ دارون اور خاص مصاحبون مین سے تھا فرعون کے وزیر اور اسکے رازدان
مصاحب یہ بات سمجھہ گئے تھے کہ وہ ایمان لے آیا ہے اور موسی علیہ السلام کا پیرو ہوگیا
ہے اونھون نے فرعون کو اسپر مطلع کردیا اوسنے اونکو سچا نجانا اور قرابت نے فرعون کو
اوسپر مہربان کردیا جبکہ فرعون کے روبرو موسی علیہ السلام کے ہاتھہ پر اللہ سبحانہ کی نشانیان
ظاہر ہوئین تو اوسنے اپنے خاص مصاحبون اور وزیرون کو جمع کیا منجملہ اونکے یہ مومن
بھی تھا پھر اوسنے موسی علیہ السلام کے مقدمے مین مشورہ کیا اونکی راے اسپر متفق ہوئی
کہ موسی علیہ السلام کو مہلت دین اور اونکے مقابلے کے لئے جادوگر جمع کرین اور فرعون کی
یہ راے تھی کہ موسی علیہ السلام کو جلد قتل کرڈالین چنانچہ اللہ سبحانہ نے ان دونون امر کی
اپنے کلام پاک مین خبر دی ہے قالوا ارجہ واخاہ وارسل فی المدائن حاشرین یاتوک
بکل ساحر علیم اور فرمایا وقال فرعون ذرونی اقتل موسی الآیہ جبکہ فرعون کے

وزیر اوسکی رائے پر مطلع ہوئے جو کہ موسی علیہ السلام کے باب مین تھی تو اوسکی ہیبت کے مارے
تکرار کرنے سے رک گئے اور وہ مؤمن اس سے ڈرا کہ فرعون موسی علیہ السلام پر اپنا دباؤ ڈالیگا
اسلئے اوسکا صبر پرواز کر گیا اور اپنے بہید کے چھپانے سے اوسکا سینہ تنگ ہو گیا تو یہ
کہہ بیٹھا جسکی خبر اللہ پاک نے دی ہے اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم
بالبینات من ربکم یعنی کیا تم مارے ڈالتے ہو ایک آدمی کو اسوجہ سے کہ وہ کہتا ہے
میرا رب اللہ ہے اور لے آیا تمہارے پاس نشانیاں تمہارے رب سے پہر گویا اوسنے بات
پہیرنا چاہا اور تقیہ وعذر و توریہ کی طرف رجوع کیا تو یہ کہا جسکی خبر اللہ پاک نے دی ہے وان یک
کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم یعنی اگر وہ جھوٹا ہے تو
اوسکا جھوٹ اوسپر ہے اور اگر سچا ہے تو جسکا وعدہ تمکو دیتا ہے کچھ اوسمین سے تمکو پہونچیگا
جسوقت فرعون نے اوسکی تقریر سنی تو خفا ہوا اور حکم دیا تو قید کر دیا گیا پہر اوسنے اپنے
خاص مصاحبون اور وزیرون سے اوسکے باب مین مشورہ کیا تو اونہون نے یہ مشورہ
دیا کہ اوسپر بسط عذاب کرے پہر اوسے مار ڈالے تا کہ جو کوئی اوس جیسی راے پر ہوگا
وہ باز رہیگا فرعون کو یہ بات بری لگی اور قرابت نے فرعون کو اوسپر مہربان کیا اور اپنے
وزیرون کو حکم دیا کہ وہ مومن کے پاس جاوین اوسے وعظ و نصیحت کرین اور حکم دین
کہ جس طاعت و فرمان برداری پر کہ وہ پہلے تہا اوسکی طرف رجوع کرے اور انجام مخالفت
فرعون سے اوسکو ڈراوین وزراء نے یہی کیا مؤمن جبکہ اونکی گفتگو سن چکا تو اوسنے
اونکو اللہ تعالی کی طرف بلایا اور جو نشانیاں کہ وہ معاینہ کر چکے تہے وہ اونکو یاد دلائین
اور اونکو اس سے ڈرایا کہ اللہ تعالی کی نعمت اونسے جاتی رہیگی اور اوسکا مکر اونپر نازل
ہوگا اللہ سبحانہ نے اوسکے قول کی اپنے کلام پاک مین یون خبر دی ہے یا قوم انی اخاف

علیکم مثل یوم الاحزاب الآیہ ویا قوم انی اخاف علیکم یوم التناد الآیہ ولقد
جاءکم یوسف من قبل بالبینات الآیہ ویا قوم مالی ادعوکم الی النجاۃ الی قولہ
ان اللہ بصیر بالعباد وزراء فرعون کی طرف لوٹ آئے اور مومن کی طرف سے اوسکو یون
خبر دی کہ وہ مشاقفہ ومنابذہ ومعصیت یعنی مخالفت ونافرمانی پر جما ہوا ہے اور نصیحت نے
اوسکو اور کچھہ زیادہ نہین کیا مگر یہی کہ وہ اپنے کام مین انتہا کو پہونچگیا فرعون کو یہ بات
بری لگی اور اوسپر شاق گزری تنہا بیٹھا مومن کے حال مین فکر کرنے لگا اتنے مین اُسکی
بیٹی آئی فرعون سے فکر کی وجہ پوچھی اوسنے بتا دی بیٹی نے اوس سے کہا کہ جس فکر مین تو ہے
اوسکی کشائش تیرے واسطے میرے نزدیک ہے تو اپنے خاص لوگون اور رشتہ دارون پر
جلدی نکر اسلئے کہ وہ تو اوسی بات پر ہے جسکو تو دوست رکہتا ہے لیکن اوسنے جبکہ دیکہا کہ موسیٰ
بہ سبب اوس سلطان وغلبے کے جو کہ اوسکے عصا مین ہے ممتنع ہو گیا ہے اور اوسکا مار ڈالنا
کہلم کہلا غیر ممکن ہے تو اوسنے وہ بات ظاہر کر دی جسکا تو نے اوسپر انکار کیا ہے تاکہ موسیٰ کو
اُس سے فریب دے اور اُسکی مداخلت پر قابو پائے اور در ہو کے سے اوسکو مار ڈالے تو نے
جو کچھہ سُنا اور دیکہا ہے وہ صرف موسیٰ کے ساتھہ مکر ہے رہی یہ بات کہ جسوقت تیرے وزیر
اوسکے پاس گئے تو اوسنے اونکو اسپر اطلاع نہ دی سو اس اطلاع سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر یہی
کہ وہ لوگ چغلخور حاسد باغی ہین جیسی اوسنے وفاداری خیر خواہی کی ہے ویسی اونکی طبیعت
وجبلت وفطرت مین نہین ہے اس تقریر سے فرعون خوش ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اوسکے
جی مین بیٹی کی تصدیق ڈالدی کہتے ہین کہ آسیہ فرعون کی بی بی نے اپنی بیٹی کو اس
بات کا حکم دیا تہا پھر فرعون نے اوس مومن کو اپنے روبرو بلایا اور اوس سے عذر کیا اور اوسکی
آوبھگت کی اور اوس سے کہا کہ جس بات کا تیرا قصد ہے اور تو اوسمین سعی کر رہا ہے

مین نے اوسکو خوب جان لیا اب تو جو کہنا چاہے وہ کہہ اور جو کیا چاہے وہ کر مین تجھکو متہم نکرونگا فرمایا اسپاک نے فوقاہ اللہ سئیات ما مکروا یہ بچا لینا اللہ سبحانہ کا اوسی تفویض کا ثمرہ ہے پہر اللہ تقدس اسمہ نے یون فرمایا وحاق بآل فرعون سوٓء العذاب یعنی جس تعذیب کا ارادہ اونہون نے اوس مومن کے ساتھہ کیا تہا وہ اونہین پر نازل ہوئی اگرچہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب کے ساتھہ جمع نہین ہوتا ہے مگر نام ملا اور یہ قول مثل اس قول کے ہے ولا یحیق المکر السیّئ الا باہلہ جاننا چاہیئے کہ حقیقت تفویض کی تسلیم ہے واسطے امر حکیم کے یعنی تفویض یہی ہے کہ حکیم کے حکم کو مان لے اوسکی بجا آوری مین کسی طرح کی چون وچرا نہ کرے ۵

بزور وزر نشاید ردِّ احکام قضا کردن		نمی زیبد کسی را در قضا چون وچرا کردن

یہ وہی تفویض ہے جسپر اللہ تعالی نے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس قول سے رہنمائی فرمائی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون یعنی تو کہہ کہ ہرگز ہمکو نہ پہونچے گی مگر وہی چیز جسکو اللہ نے ہمارے لئے لکہدیا ہے وہ ہمارا مولی ہے اور اللہ ہی پر چاہیئے کہ بھروسا کرین ایمان والے پس بنیاد تفویض کی اور اوسپر باعث صرف اسی امر کا اعتقاد ہے کہ خیر و شر بہلائی برائی سے نہین ہوگی مگر وہی جسکے ہونیکا اللہ سبحانہ نے ارادہ فرمایا ہے تفویض راست و درست نہوگی مگر اسی شخص سے جسنے اس امر کا اعتقاد کیا ہے اور اسکو سوچا سمجہا ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی تصریح مین مبالغہ فرمایا ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یون ارشاد کیا ہے چاہیئے کہ تیرا ہم کم ہو جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے وہ تیرے پاس آئیگا اور جو مقدر نہین ہوا ہے وہ نہ آئیگا اور جان رکہہ کہ اگر خلق کوشش کرین کہ نفع پہونچاوین

تجھکو ایسی چیز سے جسکو اللہ عزوجل نے تیرے لئے نہین لکھا ہے تو وہ اسپر
قادر نہونگے سو آپکا یہ فرمانا کہ تیرا ہم کم ہوا مرہے ساتھہ تفویض کے اور اسکے بعد سے آخر
حدیث تک بیان ہے اوس علت کا جسکے سبب سے عقلاء نے تفویض کو اختیار کیا ہے
اور اللہ عزوجل کیطرف اپنے کاروبار کو سونپ دیا ہے اسی کی مثل وہ حدیث ہے
جو کہ مسند مسلم مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
فرمایا تھا کہ اگر تجھکو کوئی چیز نہوپنچے تو تو یون نہ کہہ کہ اگر مین ایسا کرتا تو ایسا ہوتا ولکن
یون کہہ قدر اللہ وما شاء اللہ فعل کیونکہ لو شیطان کے عمل کو کھولتا ہے آپنے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رہنمائی فرمائی کہ اللہ سبحانہ کی طرف تفویض کرین اور اُسکے
حکم کو مانین اور لو کے کہنے سے اونکو منع کیا کیونکہ لو کا کہنا تفویض الی اللہ کو منافی
ہے اور مقتضی ہے اعتراض کو اوسکی قدر پر اور خوض کرنے کو واسطے دفع کرنے اوسکی
مشیت کے صحیح مسلم مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت تو اپنے بچھونے پر جاوے تو وضو کر مثل وضوے
نماز کے پھر اپنی سیدہی جانب پر لیٹ جا پھر یون کہہ اللھم انی اسلمت وجھی الیک
وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا
منجأ منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت الحدیث

الفاظ حکماء وابیات حکمیہ دربیان تفویض

۱ معارضۃ العلیل طبیبہ + توجب تعذیبہ یعنی بیمار کا طبیب سے معارضہ
کرنا اوسکی تعذیب کا باعث ہوتا ہے ۲ انما الکیّسُ الماھر + مَن استسلم فی قبضتہٖ

اَلْقَاھِر *یعنی زیرک و دانشمند و ہوشیار و اُستاد وہی شخص ہے جو کہ زبردست کے قبضے مین گردن ویدے ۴۳ اذا کانت مُغَالبۃُ الْقَدَرِ مُسْتَحِیْلَہ * فمن اَعْوَانِ نفوذہ الحیلہ یعنی جبکہ تقدیر الٰہی پر غالب ہونا محال ہے تو حیلہ قدر کے جاری ہونے کے مددگارون سے ہوجاتا ہے یعنی حیلہ تو اسلئے ہوتا ہے کہ قدر کا مقابلہ کیا جاے سو مقابلہ تو وہ کیا کرسکتا ہے خود وہی حیلہ قدر کے جاری ہونے کا ایک مددگار رہجاتا ہے ۴۴ اِذَا الْتَبَسَتِ الْمَوَارِدُ بِالْمَصَادِرِ فَفَوِّضْ اِلَی الْوَاحِدِ الْقَادِرِ *یعنی جب آمد کی راہین رفت کی راہون سے ملتبس ہوجاوین اتنی تمیز نہ رہے کہ پانی پر آنے کی یہ جگہہ ہے اور اوس سے لوٹنے کی یہ جگہہ ہے تو ایسے مخمصے مین چاہیئے کہ اپنے کام کو واحد قادر کے سپرد کردے ؎

بدُرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش		کہ ہرچہ ساقی ماریخت عین الطاف است

۵ اَنَّ مِنَ الدَّلَالَۃِ عَلیٰ اِنَّ الْاِنسان مُصَرَّفٌ مَغْلُوب * وَمُدَبَّرٌ مَرْبُوب * ان یتبلّد رایُہ فی بعض الخطوب * ویعمیٰ علیہ الصَّوَابُ المطلوب * فاذا کان کذلک فان تدمیرہ فی تدبیرہ واغتیالہ فی احتیالہ وھلکتہ فی حرکتہ یعنی انسان مین تصرف کرنے والا اور ہی ہے وہ اومین تصرف کرتا ہے یہ مغلوب ہے وہ غالب ہے یہ مُدَبَّر ہے وہ مُدَبِّر ہے یہ مربوب ہے وہ رب ہے اس امر پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ انسان کی راے بعض حوادث مین کند ہوجاتی ہے اور صَواب مطلوب اوسپر پوشیدہ ہوجاتا ہے سو جب بات یون ٹھیری تو اب اوسکی ہلاکت اوسکی تدبیر مین ہے اور اوسکا ناگہان قتل اوسکی حیلہ گری مین اور اوسکی ہلاکی اوسکی حرکت مین ہے کہتے ہین کہ حجاج بن یوسف ثقفی کا یہ حال تھا کہ جسوقت کسی حادثے مین حوادث سے اوسکی رائین متعارض ہوتین تو یہ شعر پڑھتا ؎

لاتفسدنہا برأیٍ منك منکوسٍ	دعہا سماویۃ تجری علی قدرٍ

یعنی تو اوس حادثے کو سماویہ و آسمانی چھوڑدے کہ قدر پر جاری ہو تو اوسکو اپنی اوندہی
رائے سے مت بگاڑ اسی معنی مین شیخ محمد بن ابی محمد رحمہ اللہ نے یہ شعر کہے ہین ٥

علی ما یراہ وما دبرہ	ایا من یعول فی المشکلات
الی من یری منہ مالم تره	اذا اشکل الامر فابدأ بہ
ف ولطفٍ یهون ما قدره	تکن بین عطفٍ بقیك المخو
ر وما لك حول ولا مقدره	اذا تجهل عقبی الامو
وهم الحذار وفیم الشره	فلم ذا العنا وعلام الاسی

یعنی اے شخص کہ مشکلون مین اپنی رائے و تدبیر پر بھروسا کرتا ہے جسوقت کام مشکل ہوجاوے
تو تو پہلے پہل اوسکو اوس شخص کے سپرد کردے کہ وہ اوس کام سے وہ بات دیکہتا ہے جسکو
تو نہین دیکہتا جب تو ایسا کرے گا تو درمیان عطف و لطف کے ہوجاوے گا عطف تو تجھے
خوفناک چیز سے بچاویگا اور لطف مقدر کو سہل و آسان کردیگا عطف کہتے ہین مہربانی و
حملہ کرنے کو اور لطف کہتے ہین کام مین نرمی کرنے کو اور مہربانی کو بھی بولتے ہین جسوقت
کہ تو انجام امور کو نہین جانتا ہے اور نہ تجھے کسی طرحکی توانائی ہے اور نہ قدرت تو پھر یہ
مشقت کسلئے ہے اور رنج و غم کس بات پر ہے اور کس چیز سے بچاؤ ہو اور کس بات مین سخت حرص ہے

اگر ترش بہ نشینی قضا چہ غم دارد ٥	قلم بہ تلخی و شیرینی اے پسر رفت است

برأیٍ فیہ هلکہ ٥	یا رب مغتبطٍ ومغبوطٍ
یشقیہ فی الدارین ملکہ	ونافسٍ فی ملكٍ ما
ستر ولیس یرام هتکہ	علم العواقب دونہ

وَمُعَارِضُ الاَقدارِ بالاٰرَاءِ	سَيِّئُ الحَالِ ضَنكُه
فَكَمْ امرءٍ مَحضَ اليَقِينَ	وَزَيَّفَ الشُّبهَاتِ سَبكُه
تَفويضُه تَوحِيدُه	وَعِنَادُهُ المَقدُورَ شِركُه

یعنی بہت لوگ ایسے ہین کہ خود اپنی راے سے خوش ہین اور بہت سے ایسے ہین کہ کسی راے کی وجہ سے اور لوگ اونپر رشک کرتے ہین حالانکہ اوس راے مین اونکی ہلاکت ہے او ایسے لوگ رغبت کرنیوالے ہین ایسی چیز کے ملک مین کہ جسکی ملک دونون جہان مین اونکو بدبخت کردے ورے علم انجام کار کے ایک پردہ ہے اور اوسکے اوٹھانے کی جستجو نہین کیجاتی ہے اور نہ کوئی اوسکو اوٹھا سکتا ہے

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہے	پردہ چھوڑا ہے وہ اوسنے کہ اوٹھائے نہ بنے

اور کئی لوگ اقدار کا آراؤ سے معارضہ کرنیوالے مین وہ بدحال تنگ حال ہین پس تو وہ آدمی ہوجا کہ جسکے گلانے اور تجربے نے یقین کو خالص کیا اور شبہون کو کھوٹا کردیا تفویض اوسکی توحید اوسکی ہے اور اوسکا جھگڑنا مقدور سے شرک ہے اوسکا

اگر محول حال جہانیان نہ قضاست	چرا مجاری احوال بر خلاف رضاست

روضۂ رائقہ و ریاضت فائقہ

حکایت جبکہ ولید بن یزید بن عبدالملک کو یہ خبر پہونچی کہ اوسکے عم زاد بھائی یزید بن ولید بن عبدالملک نے لوگون کے سینون کو اوسپر غصّہ سے گرم کردیا اور دلونکو اوسپر بھڑکایا اور یمن کو اوسپر جوش دلایا اور اوسکی دارالسلطنت کو چھین لیا اوسکی ہلاکت مین سعی کر رہا ہے تو ولید اپنے خاص مصاحبون سے متوحش ہوا اور قصّہ گو ہمنشین لوگون سے حجاب کیا

اوسنے ایک عشیہ[۵] مین عشایاے وحشت سے اپنے خادم کو بلایا اوس سے کہا تو اپنی صورت
بدلکر چلا جا باب الطرق پر ٹہیر یعنی ایسی جگہہ کہڑا رہ جہان سے کئی راہین نکلتی ہین اور جو لوگ
تجہپر سے گزر کرین تو اونکو غور سے دیکہہ جسوقت تو کسی اوہیڑ آدمی کو دیکہے کہ توٹی پہوٹی ہئیت
رکہتا ہے پہٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے آہستہ آہستہ سر نیچا کئے ہوئے چلتا ہے تو تو اوسکو
سلام کر اور اوسکے کان مین کہہ کہ امیر المؤمنین تجہے بلاتے ہین اگر وہ جلدی سے اس بات کو قبول
کرلے تو اوسکو میرے پاس لے آ اور اگر وہ توقف کرے دیر لگائے یا معارضہ کرے یا شک کرے
تو اُسکو چہوڑ دینا اوسکے سوا اور کو تلاش کرنا یہانتک کہ تو میرے پاس ایک آدمی لے آوے اُس
شرط پر جو مینے تجہسے بیان کی خادم گیا اور موافق وصف و شرط کے ایک شخص کو خلیفہ کے پاس
لایا جب وہ ولید بن یزید کی روبکاری مین پہونچا تو اوسنے آداب وسلام پادشاہی ادا کیا
اور کہڑا رہا ولید نے اوسکو حکم دیا کہ اوسکے قریب ہو اور بیٹہہ جاوے اور یہانتک اوسے مہلت
دی کہ اوسکا خوف جاتا رہا اور اوسکا دل ساکن ہوگیا پہر اوسپر متوجہ ہوا اور کہا کیا تو مسامرت
خلفا کی اچہی طرحسے کرسکتا ہے اوسنے کہا ہان اے امیر المؤمنین مین اوسکو اچہی طرح
سے کرسکتا ہون ولید نے اوس سے کہا تو اگر اچہے طور سے مسامرت کرسکتا ہے تو تو ہمکو مسامرت
کی خبر دے کہ وہ کیا چیز ہے اوس شخص نے کہا مسامرت یہ ہے کہ جو ساکت صامت چپ چاپ
ہو اوسکو کسی چیز کی خبر دین اور جو مخبر ہو کسی بات کی خبر دیتا ہو اوسکے واسطے چپ رہین اوسکی
بات سُنین اور عجیب ولائق امر مین باہم بات چیت کرتے رہین ولید نے اوس سے کہا اے شخص
تو نے خوب کہا اب مین تیرا زیادہ امتحان نہین لیتا تو کہہ ہم تیری بات کے لئے چپ رہین گے
اوسنے کہا اے امیر المؤمنین مسامرت کی دوہی قسمین ہین اونکے لئے تیسری قسم نہین ہے
ایک قسم تو یہ ہے کہ ایسی بات کی خبر دے جو کہ کسی سُنی ہوئی خبر کے موافق ہو دوسری قسم

[۵] پچھلا دن ۱۲

یہ ہے کہ ایسی بات کی خبر دے کہ کسی غرض مقترح و مطلوب کے موافق ہو اور مین نے امیر المومنین
کے حضور مین کوئی حدیث و قصہ نہین سُنا ہے کہ مین بھی اوسکی مثال پر برابر چلون اور نہ
امیر المؤمنین نے کسی راہ کے چلنے کی مجھسے فرمائش کی ہے کہ مین اوسکی طرف مائل ہون اور
اوسکی طرز و اسلوب کو لازم پکڑون ولید نے کہا تونے سچ کہا اے ہم تجھسے فرمائش کرتے ہین اور
تیرے لئے ایک نشان کئے دیتے ہین تاکہ تو اوسکی پیروی کرے ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ
ایک شخص نے ہماری رعیت سے ایسے امر مین سعی و کوشش کی ہے کہ وہ ہمارے ملک کو
عیب وار کر دے سو اوسکی سعی نے اثر کیا کارگر ہو گئی اور یہ بات ہمپر شاق و گران گزری
اور ہمکو بغایت بُری لگی کیا تجھکو یہ خبر پہونچی ہے اوس شخص نے کہا ہان ولید نے کہا اب تو
اوس طور پر کہ جو تجھکو پہونچی ہے اور اوس طرز پر جو تو اس باب مین تدبیر پسند کرتا ہے
کہل نے کہا **حکایت** اے امیر المؤمنین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ عبد الملک بن مروان
نے جبکہ لوگون کو عبد اللہ بن زبیر کے قتال کے لئے بلایا اور اونکو لیکر مکہ معظمہ کی طرف متوجہ
ہوا تو اوسنے عمرو بن سعید بن عاص کو اپنے ہمراہ لیا اور یہ عمرو دغلِ نیت و فساد طویت و
طمع خلافت پر منطوی تھا اور عبد الملک بن مروان بھی اس بات کو سمجھ گیا تھا مگر بسبب
اوسکی تاکید حرمت کے اور صلہ رحم کے اوسپر شفقت و رحم کرتا تھا جسوقت عبد الملک دمشق سے
جدا ہوا اور کئی دن چل چکا اور اوسکا چلنا مستمر ہوا تو عمرو بن سعید بیمار بنا عبد الملک سے دمشق
کی طرف لوٹنے کی اجازت چاہی عبد الملک نے اوسکو اجازت دیدی جب عمرو بن سعید
دمشق کو پہونچا تو منبر پر چڑھا لوگون کو ایک خطبہ سُنایا اوسمین خلیفہ کے معائب بیان کئے
اور لوگون کو اوسکے جدا کرنے کی طرف بلایا لوگون نے اوسکا کہا مانا اوس سے بیعت
کر لی دمشق پر غالب و مستولی ہو گیا اوسکی فصیل کو مضبوط کیا اور حوزہ و بیضۂ دمشق یعنی

ع سنہ ۶۹ھ

اوسکے درمیان کی حفاظت کی اوسکی سرحدون کو بند کیا بہت عطایا تقسیم کئے یہ خبر عبدالملک
کو پہونچی اور وہ ابن زبیر کی طرف جارہا تہا اور اسکے ساتہہ ہی یہ خبر پہونچی کہ نعمان والی
حمص نے طاعت سے ہاتہہ کہینچ لیا ہے اور اہل سرحدات بھی خلاف کے لئے آمادہ و آراستہ
ہو چکے ہین جب یہ وحشتناک خبرین سُنین تو اپنے وزیرون پر نکلا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک
تازیانہ تہا جس سے وہ اپنی جانب کو مارتا تہا جو خبر کہ اسکو پہونچی تہی وزراکو اوسپر مطلع کیا
اور اونسے کہا کہ یہ دمشق ہمارا دار السلطنت ہے اسپر عمرو بن سعید مستولی ہو گیا اور یہ عبداللہ
بن زبیر حجاز و عراق و مصر و یمن و خراسان پر غالب ہو گیا اور یہ نعمان بن بشیر امیر حمص اور
زفر بن حارث امیر قنسرین اور زائل بن قیس امیر فلسطین انہون نے اپنے اپنے ہاتہہ طاعت سے
کہینچ لئے اور ابن الزبیر سے لوگون نے بیعت کر لی ہے اور سرحدات والی خلاف کے لئے
آمادہ ہو ہی چکے ہین اور یہ مصر والے اپنی تلوارین کاندہون پر رکھے ہوئے مقتولین مرج
کا مطالبہ جسے کر رہے ہین جبکہ وزراء نے عبدالملک کی تقریر کو سُنا تو اونکی عقلین کہو گئین
اور حیران ہیا کہ اب نہ کوئی ٹہیرنے کی جگہہ ہے نہ کہین بہاگنے کا محل سب کے سب سرنگون ہو گئے
اور کچہہ بات نہ کی عبدالملک نے اونسے کہا تمکو کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہین ہو تم اپنا فائدہ و سود
و غنا میرے پاس حاضر کرو یہ وقت تمہاری طرف حاجت کا ہے اونمین سے جو وزیر کہ افضل تہا
اوسنے کہا کہ اسوقت ہمارے نزدیک کونسی غنا ہے واللہ مین دوست رکہتا ہون کہ تہامہ
کے درختون کی کسی لکڑی پر مین گرگٹ ہوتا یہانتک کہ یہ فتنے تمام ہو جاتے شیخ امام حجۃ الدین
ابو ہاشم محمد بن ظفر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حربا یعنی گرگٹ ایک چہوٹا جانور ہے طول اوسکا
ایک بالشت سے کم ہے اوسکے چار پائون ہین سر اوسکا مشابہ سر بچھڑے کے ہوتا ہے
جسوقت سورج اوسپر طلوع کرتا ہے تو وہ کسی لکڑی یا کسی جڑ یا کسی پتھر پر کہڑا ہو جاتا ہے

پھر اپنی آنکھوں سے اوسکا استقبال کرتا ہے اور اوسکو تاکتا رہتا ہے اپنے نگاہ کو اوس سے
نہیں پھیرتا ہے یہانتک کہ سورج اپنے فلک اعلیٰ مین مستوی ہوتا ہے تو وہ گرگٹ کے سر پر
ہو جاتا ہے وہ اوسکی طرف نہین دیکھہ سکتا اسلئے بیچین ہوتا ہے اور اپنی زبان سے تالو کو مارتا
ہے جسطرح کہ گدہے کا ہانکنے والا کرتا ہے اسیطرح بے چین و بیقرار رہتا ہے یہانتک کہ سورج ڈہلجاوے
پھر وہ پھرتا ہے اپنی نگاہ سے سورج کا مقابلہ کرتا ہے اور اسیطرح اوسکو تاکتا رہتا ہے یہانتک
کہ سورج اپنے مغرب مین ڈوب جاوے جسوقت وہ ڈوب جاتا ہے تو گرگٹ چلا جاتا ہے وہ
چیز تلاش کرتا ہے جسکو رات بھر کہاوے یہان تک کہ جسوقت پھر سورج طلوع ہوا تو اوسنے
اپنے کام کی طرف رجوع کیا سو اس وزیر نے یہ تمنا کی کہ وہ ان فتنون سے بھاگنے کیلئے
گرگٹ ہو جاوے کہا کہا کہ عبدالملک نے جسوقت اپنے وزیر کی تقریر سُنی تو جان لیا
کہ اوسکے وزیرون کے نزدیک کوئی غنا و کفایت نہین ہے اونکے پاس سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور اونکو حکم
دیا کہ اپنی اپنی مجلس مین جمع رہین جائین نہین اور اوسی دم تنہا سوار ہوا اور حکم دیا کہ اوسکے
بہادر و شہسوار مصاحبون سے ایک بھاری جماعت مع سلاح کے سوار ہوا اور اوسکے پیچھے اس سے
دور دور چلے اسقدر کہ وہ جب اونکی طرف اشارہ کرے تو وہ اوسکے اشارے کو دیکھہ لین
غرضکہ اونہون نے اسیطرح کیا اور عبدالملک سوار ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے ہوئے اوس طرز پر
جو اوسنے اونکو بتا دی تھی پھر وہ چلتا رہا یہانتک کہ ایک شیخ کبیر السن ضعیف الجسم بدحال کے
پاس پہونچا اور وہ سماق جمع کر رہا تھا عبدالملک نے اوسکو سلام کیا اور ہلکی بات کر کے
اوسکو مانوس کیا پھر اوس سے کہا اے شیخ کیا تجھے اس لشکر کی منزل کا علم ہے شیخ نے کہا
مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ وہ فلان جگہہ اوترے ہین عبدالملک نے کہا لوگ اوسکے باب مین جو کچھہ
کہتے ہین تو نے بھی اوسمین سے کچھہ سُنا ہے شیخ نے کہا تو کیون اوسکو پوچھتا ہے عبدالملک

نے کہا مین نے ارادہ کیا ہے کہ مین خلیفہ سے ملون اور اوسکے مصاحبون مین داخل
ہون اور اوسکے نزدیک بہرہ مندی حاصل کرون شیخ نے کہا مین دیکھتا ہون کہ تو ادیب و ذکی
وحسیب سری ہے سو کیا تو دوست رکھتا ہے کہ جس بات کا تو قصد کرنیوالا ہے مین تجھے اوسمین
نصیحت کرون عبد الملک نے اوس سے کہا تو جو کچھ کہیگا مین اوسکا نہایت درجہ حاجتمند ہون
شیخ نے کہا تجھے یہ لایق ہے کہ جس بات کی طرف تیرا نفس رغبت کرتا ہے تو اوس سے اپنے
نفس کو پھیر کیونکہ جس امیر کا کہ تو ارادہ کرتا ہے اوسکے ملک کی رسیان کھل گئین ہین یعنی ملک
مین خلل پڑگیا ہے نظم بگڑگیا ہے اوسکے تابعدارون نے اوسکو چھوڑ دیا اوسکے امور مضطرب
ہوگئے ہین سلطان پادشاہ اپنے اضطراب امور کے حال مین ایسا ہوتا ہے جیسے دریا جوش
وہیجان وطغیانی کے وقت ہوجاتا ہے ایسی حالت مین نچاہیئے کہ کوئی اوسکے قریب جائے
عبد الملک نے کہا اے شیخ تجربہ و آزمایش نے مجھے اس حد کو نہین پہنچایا ہے کہ مین اپنے نفس
پر غالب ہوؤن ہر اوس چیز مین جسکی طرف وہ مائل ہو مین بیشک اوسکو پاتا ہون کہ وہ اس
امیر کی صحبت کی طرف بغایت مائل و شائق و آرزومند ہے اور مجھے ضرور ہے کہ مین اوسکی صحبت
مین رہون سو کیا تجھسے ہوسکتا ہے کہ تو مجھپر احسان کرے مجھے وہ راے بتائی جسکو تو اس
امیر کے واسطے مناسب سمجھتا ہے کہ وہ ان حوادث و مصائب کی تدبیر مین جو کہ اوسپر یکبارگی
آپڑے ہین ہجوم کر آئے ہین اوسکا برتاؤ کرے کیونکہ مین بسبب تیرے حسن ہیئت اور خوبی راے
اور نیک راہ و روش کے تیرے مشورے سے بے نیاز نہین ہون غرض میری اس پوچھنے سے
یہ ہے کہ مین اس راے کو امیر پہ پیش کرون اور اسکی وجہ سے اوسکے نزدیک رواج پاجاؤن
قدر و منزلت حاصل کرون شاید میرے قرب کا اوس سے یہی ایک سبب ہوجائے شیخ نے کہا
اللہ تعالی کی حکمت و عزت دونون اس بات کا حکم کرتی ہین کہ عقول و آرا بعض نوازل

وحوادث مین نفوذ کرنے سے روکدیجاوین مین گمان کرتا ہون کہ یہ حادثہ جوکہ خلیفہ پر نازل
ہواہے اونہین حوادث سے ہے جنہین عقلین نفوذ نہین کرتی ہین اور نہ اوسمین صواب کی طرف
راہ پاتی ہین باوجود اسکے یہ بھی مجھے بُرا لگتا ہے کہ مین تیرے سوال کو خائب وخاسر بدون
جواب کے روکردون پس جس بات کا تو نے مجھسے سوال کیا ہے مین اوسمین ایک ایسی بات
کہتا ہون جس سے تیری رغبت کا حق ادا کردون اگرچہ مین اوسمین اپنے نفس پر وثوق واعتماد
نہین کرتا ہون کیونکہ حادثہ بہت ہی بڑا ہے اور اوسمین خطا کرنا اوسی کی بڑائی کے مشابہ ہے
عبدالملک نے اوس سے کہا تو تو کہہ ڈال اللہ تجھے جزاے خیر دے مین بیشک امید رکھتا ہون
کہ اللہ تعالیٰ تجھکو راہ راست دکھائیگا ہدایت کرے گا اور تیرے سبب سے مجھے بھی بہبودی کیطرف
رہنمونی فرماویگا شیخ نے کہا کہ یہ خلیفہ اپنے دشمن سے لڑنے کے لئے نکلا اللہ سبحانہ تعالےٰ
کی مشیت سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ جسکا اوسنے قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو نہین چاہتا اور
اسپر دلیل کہ اللہ نے قصد امیر کا واسطے محاربۂ ابن زبیر کے نہین چاہا ہے یہ ہے کہ اوس نے
امیر کو انتہا تک پہونچنے سے قطع کردیا اس سبب سے کہ اُسنے اُسکی دارالسلطنت مین چند حادثے
پیدا کردیے عمرو بن سعید کا اوسکے منبر پر جا چڑہنا اوسکی رعیت کو بگاڑ دینا اوسکی بیوت اموال
اور تخت خلافت پر مستولی ہو جانا یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ سب حوادث ایسے لا ڈالے کہ انکے
ہوتے ہوئے اب وہ عبداللہ بن زبیر کی طرف نہین جاسکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس
مہم کا تمام کرنا اوسکو منظور نہین ہے مین تجھے یہ مشورہ دیتا ہون کہ تو اس امیر کے حال کی
خبر رکھ اور جو بات اوس سے صادر ہو اوسکا انتظار کر اگر تو اوسے دیکھے کہ جس کام کے لئے
وہ نکلا ہے اوسنے اوسمین تمادی کی اوسکے پیچھے پڑا اور ابن زبیر کے قصد پر اصرار کیا تو سمجھ لینا
کہ وہ مخذول غیر منصور ہے تو اوس سے اجتناب کرنا مخذول اسی لئے ہوگا کہ اللہ سبحانہ نے

اپنی حکمت سے ایک ایسا امر ظاہر کردیا کہ جس کام کے لئے وہ نکلا ہے اوسمین تمادی و
پیشقدمی کرنے سے اوسکو قطع کردے روکدے سو اوسے چاہیئے تھا کہ باز رہتا ترک جاتا
مگر وہ نہ رکا لجاج واصرار وستیزہ وضد ہی کی اور اگر تو دیکھے کہ وہ یہان سے لوٹ گیا اور جس کام
کا ارادہ کیا اور اوسکی طرف نکلا ہے اوسکو ترک کردیا تو تو اوسکے لئے سلامتی کی امید رکھنا
کیونکہ وہ درگذر چاہنے والا اور رجوع کرنیوالا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسیکا مستحق ہے کہ
جو اوس سے درگزر چاہتا ہے وہ اوس سے درگزر فرماتا ہے اور جو اوسکی طرف رجوع کرتا
ہے لوٹ آتا ہے اوسپر رحم فرماتا ہے عبدالملک نے کہا اے شیخ اوسکا رجوع کرنا طرف دمشق
کے ایسا ہے جیسے جانا اوسکا طرف ابن زبیر کے کیونکہ اللہ کی حکمت ومشیت سے یہ بات ظاہر
ہوئی کہ جو رعیت اوسکی کہ دمشق مین ہے اوسکے دلون کو اوسکی دوستی سے قبض کرلیا ہے
اور اوسکے ہاتھون کو اوسکے غیر کی بیعت کے لئے کھولدیا ہے سو اوسکا جانا ابن زبیر کیواسطے
مثل اوسکے رجوع کے ہے طرف عمرو بن سعید کے کیونکہ انمین سے ہر ایک مملکت منیع اور رعیت
مطیع پر قابض ہوگیا ہے شیخ نے اوس سے کہا کہ جو بات تجھپر مشکل ہوئی ہے وہ ظاہر و واضح ہے
لے مین اب اوس شبہے کو تجھسے دور کئے دیتا ہون عبدالملک جسوقت کہ ابن زبیر کا قصد کریگا
تو وہ ظالم کی صورت مین ہوگا اسلئے کہ ابن زبیر نہ تو کبھی اوسکا مطیع ہوا ہے نہ اوسکی کسی
مملکت پر اوٹھہ کھڑا ہوا ہے اور وہ جسوقت عمرو بن سعید کا قصد کرے گا تو مظلوم کی
صورت مین ہوگا کیونکہ عمرو بن سعید نے اوسکی بیعت کو توڑ ڈالا اوسکی امانت مین خیانت
کی اوسکی رعیت کو فاسد کردیا بگاڑ ڈالا اور رعیت کو بیعت توڑنے اور بدعہدی کرنے پر
آمادہ کیا اور اوسکی دار السلطنت پر کود پڑا جو کہ نہ اوسکا تھا نہ اوسکے باپ کا بلکہ وہ تو عبدالملک
اور اوسکے باپ کا اس سے پہلے تھا اور عمرو بن سعید اوسپر معتدی یعنی حد سے بڑھنے والا

اور اوسکو غصب کرنیوالا ہے مثل مشہور ہے سمین الغصب مھزول یعنی غصب کا فربہ لاغر ہے ووالی الغدر معزول یعنی غدر کا حاکم معزول ہے وجیش العدوان مفلول یعنی تعدی وظلم کا لشکر منہزم ہوتا ہے وعرش الطغیان مثلول یعنی تخت سرکشی کا منہدم ہوتا ہے اب مین تیرے لئے ایک ایسی مثل بیان کرتا ہون جو کہ نفس کو شفا دے شبہہ والتباس کو دور کردے اور اوس مثل مین حکم وآداب سے ایسے فقرے رکھونگا جو کہ زیرکی اور عقول کو تیز کردین اور صواب کے موںھہ پر سے پردہ اوٹھا دین **حکایت** کہتے ہین کہ ایک ثعلب تہا اوسکو ظالم کہتے تھے اوسکا ایک سوراخ تہا جسمین وہ رہتا اور وہ اوس سوراخ سے بہت خوش تہا اوس سے نقل کرنا نہین چاہتا تہا ایک دن وہ کھانا دانہ تلاش کرنے کے لئے نکلا پھر لوٹ کے آیا تو اوس سوراخ مین سانپ کو پایا اوسکے نکلنے کا انتظار کیا وہ نہ نکلا اور اسنے جان لیا کہ سانپ نے اوسکو اپنا وطن ٹھہرلیا بات یہ ہے کہ سانپ خود سوراخ نہین بناتا ہے بلکہ غیر کے سوراخ مین گھس جاتا ہے پہر اوسکو غصب کرلیتا ہے اور اوسمین جو کوئی حیوان ہوتا ہے تو وہان سے اوسکو بھگا دیتا ہے بعض شعرا نے ایک ظالم کے وصف مین کیا خوب کہا ہے ؎

وانت کالافعی التی لا تحتفر	حتی تجئ ساحرۃ فتجتحر (یعنی حیران ۱۲)

اور اسی لئے مثل مین کہتے ہین کہ فلان اظلم من حیۃ یعنی فلان شخص سانپ سے بھی زیادہ تر ظالم ہے سو اوسکا ظلم یہی ہے ہندی کی مثل مشہور ہے کہ کھود کھود مرے اوندرا اور راج کرین بھجنگ ظالم نے جب دیکھا کہ سانپ نے اوسکے سوراخ کو اپنا وطن کرلیا اور اوسکے ساتھ رہنا بسنا ممکن نہین ہے تو وہ اپنے لئے اور ٹھکانا تلاش کرنے کو چلا گشت کرتے کرتے آخر کو ایک سوراخ کی طرف پہونچا جسکا ظاہر خوبصورت جگہہ بہت اچھی زمین محفوظ درخت گہنے اور پانی جاری تہا ظالم کو وہ سوراخ پسند آیا اوسکا پوچھا

تو معلوم ہوا کہ وہ سوراخ ایک اور ثعلب کا ہے جسکو مفوض کہتے ہین وہ سوراخ اوسکو اپنے
باپ سے میراث مین ملا ہے ظالم نے اوسکو پکارا وہ اوسکی طرف نکل آیا اور رو چکا تھا اور اوسکو
سوراخ کے اندر لیگیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے ظالم نے اوس سے سارا قصہ بیان کیا
اور جو کچھہ رنج و تکلیف اوسے پہونچی تھی اوسکی شکایت مفوض سے کی مفوض نے اوسکے لئے
رقت کی رحم کیا اور اوسپر متوجہ ہوا کہا یہ بات ہمت سے ہے کہ تو اپنے دشمن کے مطالبہ سے
قصور نہ کرے اور اوسکی رفع و ہلاک کی طلب مین اپنی جہد و سعی کو صرف کرے امثال مین آیا
ہے کہ شخص اپنے دشمن سے ڈرا تو مقرر اوسنے ایک لشکر کی اپنی جان کی طرف تیاری کی
رب حیلۃ انفع من قبیلۃ یعنی اکثر حیلے قبیلے سے بھی زیادہ تر نافع ہوتے ہین والموت
فی طلب الثار خیر من لحیاۃ فی العار یعنی بدلی کی طلب و جستجو مین مرنا عار و ننگ مین جینے سے بہتر ہے
اور حقیقت تو اپنے دشمن کا مطالبہ قوت سے کرے تو تو اوسپر اقدام نکر یہانتک کہ جان لے تو
اوسکا ضعف اپنے سے اور جب تو گنید سے اوسکا مطالبہ کرے تو چاہیئے کہ اوسکا کام تیرے نزدیک
عظیم ہو گو وہ عظیم ہی کیون نہو میرے نزدیک راے یہ ہے کہ تو میرے ہمراہ اپنے گھر کی طرف
چلے جو کہ تجھسے غصباً چھین لیا گیا ہے تاکہ مین اوسپر مطلع ہوؤن تو شاید مین طرف و جہ کسی کید و مکر
کے راہ پاؤن جس سے وہ تیرے ہاتھہ لگجائے کیونکہ افضل راے وہی ہے جسکی بنیاد غور و فکر
پر رکھی جاتی ہے **حکمت** اسی لئے کہتے ہین کہ تدبیر تین سبب سے فاسد ہو جاتی ہے اول
یہ ہے کہ تدبیر مین بہت سے شریک ہون جب شریک کثرت سے ہونگے تو تدبیر منتشر ہو جائیگی
اور بیکار جائیگی دوسرا یہ ہے کہ تدبیر مین جو لوگ شریک ہین وہ آپس مین ایک دوسرے پر حسد
و رشک کرین جب تحاسد و تنافس ہوگا تو تدبیر مین ہوئی و بغی داخل ہوگی پھر وہ بگڑ جائیگی
تیسرا یہ ہے کہ جس کام کی تدبیر کیجاتی ہے اوسکی تدبیر کے مالک وہ لوگ ہون جو اوس کام سے

حکمت تدبیر پریشان ہونے اور بگڑ جانے کے اسباب ۳

غائب تھے نہ وہ لوگ جو اوس کام کے مباشر و مشاہد تھے جب یہ ہوگا تو اوس تدبیر مین مباشر
حاضر کا کینہ و حقد داخل ہوگا اور فرصت فوت ہو جائیگی پھر یہ بات ہے کہ سُنی ہوئی باتونکی
تدبیر ظنون خبر پر بنیاد کیگئی ہے اور دیکھی بھالی ہوئی چیزون کی تدبیر یقین نظر پر بنیاد
کیگئی ہے پہر ظالم و مفوض دونون اوس سوراخ کی طرف چلے جب وہان پہونچے تو مفوض
نے اوسکو غور و تامل سے دیکھا اور اوسکے امر و حال سے جو کچھ معلوم کرنا چاہا وہ معلوم کر لیا پھر
ظالم پر متوجہ ہوا اوس سے کہا کہ مین نے تیرے مسکن کے امر و حال سے وہ بات مشاہدہ کی جسنے
میرے لئے کید و مکر کا دروازہ کھولدیا اور مجھے اوسمین رائے ظاہر ہوگئی ظالم نے اوس سے کہا
کہ تجھے جو بات ظاہر ہوئی ہے مجھکو اوسپر مطلع کر مفوض نے کہا کہ زیادہ تر کمزور وہ رائے ہے
جو کہ فی البدیہہ ظاہر ہو جاے **حکمت** کہتے ہین کہ رائے عقل کا آئینہ ہے سو تو جس شخص کی
عقل کی صورت دیکھنا چاہے تو اوس سے مشورہ کر یعنی اوسکے مشورہ و رائے سے معلوم
ہو جاویگا کہ اوسکی عقل کسقدر ہے کہتے ہین کہ بہترین رائے وہ ہے جسکی پرکھہ فکر نے خوب ہی کی ہو
اور ترویہ و سوچ نے اوسکی گرہ کو مضبوط کیا ہو **حکمت** اور کہتے ہین کہ رائے عقل کی تلوار ہے
اور جبکہ تلوارونمین زیادہ تر کاٹنے والی وہ تلوار ہوتی ہے کہ جسکی باڑہ کے تیز کرنے مین مبالغہ
کیا گیا ہو اور اوسکی صیقل اچھی طرح سے کیگئی ہو تو آرا مین وہ رائے زیادہ تر سود مند
ہوتی ہے جسکا امتحان کثرت سے ہوا ہو اور اوسکا غور و تامل دیر تک کیا گیا ہو **حکمت** اور یہ
بھی کہتے ہین کہ جس رائے کو فکر نے ایک رات کامل بلویا نہو وہ ادھورا بچا ہے پھر مفوض نے
ظالم سے کہا کہ تو آج کی رات میرے ساتھہ چل میرے نزدیک رات کو رہ تاکہ جو کید کہ مجھے ظاہر
ہوا ہے مین اس رات اوسمین نظر و غور کرون پھر دونون نے یہی کیا مفوض رات بھر اس
امر مین فکر کرتا رہا اور ظالم نے مفوض کے گھر کو تامل کرنا شروع کیا دیکھا کہ وہ گھر فراخ و کشادہ ہے

اوسکی خاک پاک ہے اور مضبوط ہے اور اوسکی راحت و آرام کی چیزین بہت ہین ان چیزون
کے دیکھنے سے وہ گہر اوسکو بہت پسند آیا اور اوسکی حرص اوسپر سخت ہوئی اوسکے چہین لینے
اور وہان سے مفوض کے نکالدینے کے حیلے سوچنے لگا حکمت مثل مشہور ہے کہ لئیم مثل آگ کے
ہے کہ اکرام اوسکا جلانا اوسکا ہے اور جیسے شراب کہ جو اوس سے دوستی رکہتا ہے وہ اوسکے ہوش
حواس چہین لیتی ہے اور جو اوسکے پیچہے جاتا ہے اوسکو گرادیتی ہے حکمت کہتے ہین کہ عاقل
تجربہ کو تقریب پر مقدم کرتا ہے اور اختبار کو اختیار پر تقدیم دیتا ہے یعنی دانشمند کی شان یہ ہے
کہ پہلے آزمائش و تجربہ کرلیتا ہے پہر اوس شئے کو قریب و پسند کرتا ہے اور ثقت کو مقت پر مقدم
کرتا ہے یعنی کسی شئے سے دوستی نہین کرتا یہانتک کہ اول اوسکو قابل اعتماد کے کرلے
حکمت کہتے ہین کہ جسوقت برائی طبعی ہوتی ہے تو احسان اوسکے دفع کا مالک نہین ہوتا ہے
غرضکہ جب صبح ہوئی تو مفوض نے ظالم سے کہا کہ مین نے اوس سوراخ کو دیکہا وہ درخت
و سبزہ زار سے دور ہے تو اپنے جی کو اوس طرف سے پہیر چل مین اسجگہہ ایک اور گہر بنانے پر
تیری اعانت کرون یہان سب اسباب راحت و آرام کا میسر ہے ظالم نے اوس سے کہا مجہسے
یہ نہ بنے گا اسلئے کہ وطن کی دوری سے اوسکی آرزو و شوق مین میری جان ہلاک ہوجاوے گی
اور گہر بار کے گم ہونے سے چین نہ پڑے گی حکمت مثل مشہور ہے کہ سات باتین وفا کی دلیل
ہین مان باپ کے ساتہہ نیکی کرنا خویش و اقارب سے حسن سلوک کرنا طرف وطن کے آرزومند
ہونا گہر بار اہل و عیال کے فراق سے بے صبری کرنا گہبرانا جوانی کے اخلاق و عادات کے لئے
رنج کرنا پرانے کپڑے پہننا جانورون کے بڑہاپے پر صبر کرنا یہ بہی مثل ہے کہ مسافر زندون کا مردہ
ہے کہ فراق و جدائی نے اوسکو بعد چین کے ابتر کردیا کہتے ہین کہ حرف غربت کے ایسے اسمون سے
جمع کئے گئے ہین جو کہ محصول غربت پر دلالت کرتے ہین غین غرر و غیبت و غبن و غم

وغلہ وغرم وغول کا راہ رزہ وروع ورعب وردع وردی کا نے بلوی و برج و بوار و بوس
وبعد و بین کی ہاو ہجر و ہم وہون و ہول و ہلک کا ف یعنی غربت وسفر مین یہ چیزین
پیش آتی ہین انسے مقابلہ ہوتا ہے آدمی گھر بار اہل وعیال خویش و اقارب سے غائب
ہوتا ہے خوف وخطر مین پڑتا ہے ٹوٹا نقصان اوٹھاتا ہے غم و اندوہ بھوک پیاس مین گرفتار
ہوتا ہے کبھی تاوان چٹی دینی پڑتی ہے بلا و ہلک وخوف کی چیزون سے دوچار رہتا ہے مصیبت
خوف مین پڑتا ہے رنگ وروپ چہرے کا بدل جاتا ہے سختی بلا ہلاکت نے خرچی نیستی حاجت
پیش آتی ہے خواری ذلت اوٹھانی پڑتی ہے کبھی سفر مین یہ سب امور ہوتے ہین کبھی انمین سے
بعض پیش آتی ہین ایسا سفر جسمین انمین سے کوئی بات پیش نہ آئے نہایت ہی غریب
ونادر ہے غرضکہ مفوض نے جسوقت ظالم کی یہ تقریر سنی اور اوسکی رغبت اپنے وطن مین پائی
تواوس سے کہا میری یہ راے ہے کہ ہم آج جائین لکڑیان جمع کرین اوسکے دوگٹھے باندہین جب
رات آئے تو مین طرف کسی گھر کے ان گھرون مین سے جاؤن اور آگ کا شعلہ لے آؤن اور ہم
لکڑیون کو اور آگ کے شعلے کو اوٹھائین اور تیرے گھر کی طرف چلین اور دونون گٹھون کو گھر
کے دروازے پر رکھین اور اونمین آگ لگادین سانپ اگر نکلیگا تو جل بھن جائیگا اور اگر سوراخ
مین بیٹھا رہیگا تو وہان اوسکو ہلاک کردے گا مفوض جب اس تقریر سے فارغ ہوا تو ظالم
نے کہا یہ عمدہ راے ہے پھر دونون چلے لکڑیان جمع کین اونکے دوگٹھے باندہے اتنے بڑے
کہ اونکو دونون اوٹھا سکین جب رات آئی اور اہل خیام یعنی گھر والون نے آگ جلائی تو
مفوض چلا تاکہ آگ کا شعلہ لے آئے وہ اودہر گیا ادہر ظالم ایک گٹھے کی طرف چلا اوسکو
سر کا کر ایک جگہہ لیگیا وہان اوسکو چھپا دیا پھر دوسرے گٹھے کو کھینچکر مفوض کے گھر کے
دروازے کی طرف لیگیا پھر خود اُس گھر کے اندر داخل ہوا اور گٹھے کو اپنی طرف کھینچا پھر

اوسے دروازے مین گھسایا اور دروازے کو اوس گٹھے سے بند کر دیا اور اپنے جی مین یہ
ٹھیرایا کہ مفوض جسوقت سوراخ مین آئیگا تو اوسکی حفاظت و مضبوطی کی وجہ سے اوسمین
داخل نہوسکیگا اور اسلئے کہ اوسکا دروازہ لکڑیون سے خوب بند کر دیا گیا ہے اگر بہت ہی بہت
اوسکو قدرت ہوگی تو اوسکا محاصرہ کریگا جسوقت اوس سے نا امید ہوجائیگا تو چلدے گا
اپنے لئے اور کوئی ماوا ے و مسکن دیکھ لیگا مفوض کے سوراخ مین ظالم دیکھ ہی چکا تھا کہ
اوسنے اپنے لئے کھانا دانہ ذخیرہ کر رکھا ہے تو ظالم نے اسپر اعتماد کیا کہ محاصرہ کی مدت مین
اوس سے قوت بسری کر لیگا حال آنکہ شرہ و حرص و بغی و ظلم نے اس رائے کے فاسد و ناکارہ
ہونے سے اوسکو مشغول کر دیا اور اس بات سے اوسکو غافل رکھا کہ وہ خود اپنے واسطے وہ
کام کرتا ہے جسکا قصد مفوض نے سانپ کے لئے کیا ہے **حکمت** مثل ہے کہ تو اپنی تدبیر سے
حراست و حفاظت کر جسکو تو دشمن پر کرتا ہے جیسے تو اوسکی تدبیر سے احتراس کرتا ہے جسکو
وہ تجھپر کرتا ہے اسلئے کہ بہت سے ہلاک ہونے والے ہین اوس چیز سے جسکی تدبیر کی اور مکر کیا
اور بہت گرنے والے ہین کنوئین مین جسکو کھودا اور زخمی ہونیوالے ہین ہتھیار سے جسکو
کھینچا یہ حال تو ظالم کا ہوا ادہر سے مفوض آگ لیکر آیا تو نہ ظالم کو پایا نہ لکڑیونکو دیکھا مفوض
نے یہ حسن ظن کیا کہ ظالم دونون گٹھے لکڑی کے ایکساتھ اوٹھا لیگیا اسلئے کہ اوس سے
تخفیف ہو اور اونکو جلدی سے اپنے سوراخ کی طرف لیگیا اس خوف سے کہ مفوض
آجائیگا تو ایک کو اوسمین سے اوٹھا لیگا یہ بات اوسپر شاق گزری اوسے یہ رائے سوجھی
کہ شعلے کو یہان چھوڑ جائے اور ظالم کی طرف جلد جائے اوس سے جا ملے تا کہ اوسکے ساتھ
لکڑیان اوٹھائے اس رائے کی بنا پر اوسنے شعلے کو اپنے ہاتھ سے ڈالدیا پھر اس بات کو مکروہ
جانا کہ ہوا اوسکو فنا کر دے تو اور شعلے کی حاجت ہو اسلئے اوس شعلے کو سوراخ کے دروازے

مین داخل کردیا تاکہ اس سے اوسکو چھپاوے وہ شعلہ لکڑیون کو لگ گیا اور اونکو جلا دیا
ظالم سوراخ مین جل بھنکر رہگیا اور اوسکا مکر اوسی پر نازل ہوا یعنی و لا یحیق المکر السیئ الا
باھلہ کا مصداق پورا پورا ظاہر ہوگیا جسوقت مفوض کو ظالم کے حال پر اطلاع ہوئی تو کہا
تہ دیکھا مین نے مثل بغی کے کوئی ہتھیار کہ وہ زیادہ تر کارگر ہوا اپنے اوٹھانیوالے مین **حکمت**
اسی لئے کہتے ہین کہ باغی گرید نے والا ہے موت کی چھری کو اپنے کہر سے اور گرنے والا ہی ہلاکت
کے گڑھون مین اپنی سوء تدبیر سے **حکمت** کہتے ہین کہ جمع نہین ہوا ملک و بغی کسی تخت
پر مگر وہ تخت خالی ہوا یعنی بغی سے سلطنت جاتی رہتی ہے **حکمت** اور کہتے ہین کہ ہر غرش
کھانے والے کے لئے کوئی نہ کوئی رحم کرنیوالا ہے مگر باغی اسلئے کہ اسکے گرنے کی خوشی پر
سارے دل متفق ہین **حکمت** اور کہتے ہین کہ بغی نہین دیتی کسی کو کچھہ چیز مگر اوسکی کئی چند
اوس سے لیلیتی ہے پھر مفوض ٹھیرا رہا یہانتک کہ آگ بجھگئی پھر اپنے سوراخ کے اندر گیا
ظالم کا مردہ نکالا اوسکو پھینک دیا اور اپنے سوراخ مین رہنے لگا اب حفظ و احتراس و
بچاؤ کی حالت اختیار کی مکارون کے مکر کے واسطے مستعد و ہوشیار رہنے لگا شیخ نے
یہ قصہ بیان کرکے کہا کہ عمرو بن سعید کی مثل اپنی بغی و مکاری و فریب دہی مین یہی ہے
جسکا برتاؤ اوسنے عبد الملک سے کیا اور اوسکی دار السلطنت کی طرف گیا اور اوسکو مضبوط
و محکم کیا اور عبد الملک جب ابن الزبیر سے لڑنے کو نکلا ہے تو وہ یہ کام کرتا ہے جس سے عمرو سعید
کی عزت و غلبہ زیادہ ہوا اور اوسکے گھر والونمین ملک باقی رہے اور ابن الزبیر سے نکلجاوے
اسواسطے کہ عبد الملک کی عزت عمرو بن سعید کی عزت تھی اور اوسکا ملک عمرو کا ملک تھا
سو عمرو نے اوسکی سعی کو پسند نہ کی اور نہ اوسکی مصلحت نفس پر اوسکی اعانت کی اور بالکل
ایسا کام کیا جیسا ظالم نے مفوض کے ساتھہ کیا عبد الملک نے جبکہ شیخ کی مثال سنی اور رجو

حکمتین کہ شیخ نے اوسمین رکھی تہین اونکو چشم بصیرت سے دیکھا تو بہت ہی خوش ہوا پھر
شیخ پر توجہ کی کہا تجھکو جزاے خیر ملے تیرا مجھپر بڑا ہی احسان ہوا مین یہ پسند کرتا ہون کہ تو
میرے تیرے درمیان کوئی وعدہ ٹھیرا اور تو مجھے اپنا مکان بتا تاکہ مین آج کے بعد تجھسے
وہان ملاقات کرون شیخ نے اوس سے کہا تو اس بات سے کیا چاہتا ہے عبدالملک نے
کہا مین امید رکھتا ہون کہ امیر کے نزدیک تیری راے سے نفع اوٹھاؤن تو جو احسان تیرا
مجھپر ہوا ہے مین اوسکی مکافات تجھسے کرون شیخ نے کہا مینے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ
کسی بخیل کی کسی منت کا متحمل نہون عبدالملک نے کہا تونے میرا بخل کہانسے معلوم کیا
شیخ نے کہا مین تیرا بخل کیون نجانون حال آنکہ تونے میرے صلہ کو مؤخر کیا اور میری مکافات
مین دیر لگائی باوجود اسکے کہ تو اوسکے جلد دینے پر قادر تہا تیرا کیا نقصان تھا اگر تو ان ہتیارون
اور عمدہ لباس سے جو تجھپر مین دیکھہ رہا ہون کچھہ میرے صلہ مین دیدیتا عبدالملک نے شیخ سے
کہا مین اللہ کی قسم کہاتا ہون بیشک مجھے ذہول وغفلت ہوئی پھر اپنی تلوار کہینچی اور کہا تو
یہ میری تلوار قبول کر اور اس سے نہ گھبرا اسلئے کہ اسکی قیمت بیس ہزار درہم ہین شیخ نے کہا مین
ذاہل غافل کا صلہ قبول نہین کرتا ہون تو تو مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دے جو نہ بخل کرتا ہے
نہ ذاہل غافل ہوتا ہے سو مجھے وہی کافی ہے عبدالملک نے جبکہ اوسکی تقریر سُنی تو اوسکے فضل
و دین کو سمجھ لیا اور اوس سے کہا کہ مین عبدالملک ہون تو مجھپر اعتماد کر بطور اپنے حوائج میری طرف
پہونچا شیخ نے کہا مین بھی عبدالملک ہون آؤ ہم اپنی حاجتین اوس ذات کی طرف پہونچائین
جسکے مین اور تو دونون بندے ہین عبدالملک چلدیا اور شیخ کی راے پر عمل کیا ظفریاب
ہوا نفع پایا ولید نے جسوقت اوس کمل کی تقریر سُنی تو اوسکی عقل کو راجح وگران پایا اور اوسکے
ادب کو عمدہ سمجھا اور اوسکی ذات کا پوچھا اوسنے اپنا نام ونسب بتایا ولید نے اوسکو نہ پہچانا

اوس سے شرمایا کہا جو شخص اپنی رعیت سے تجہسے آدمی کو نہ پہچانے وہ بیشک ضائع کرنیوالا ہے
کمل نے کہا اے امیر المؤمنین بادشاہ وملوک نہین جانتے پہچانتے مگر اوسی کو جو اون سے
پہچان کرے اور اونکے دروازون سے لپٹا چمٹا رہے ولید نے کہا واللہ ہرگز یون نہین ہے
توہمے ایسا عذر وسیع نہ کر جسکے ہم مستحق نہین ہین پہر اوسکے واسطے معجل صلہ دینے کا حکم دیا
اور اوس سے عہد لیا کہ اوسکے در دولت پر ملازم رہے پہر وہ اوسکے ادب وحکمت کو سنا کرتا تہا
یہانتک کہ ولید کا جو حال ومآل ہوا وہ مشہور ومعروف ہے ؀

روضۂ رائقہ وریاضت فائقہ

حکایت کہتے ہین کہ امیر المؤمنین محمد امین نے جب یہ قصد کیا کہ عبداللہ مامون اپنے
بہائی کو ولیعہدی سے معزول کرے اور مامون اوسوقت خراسان مین مقیم تہا تو امین نے
مامون کو ایک خط لکہا اوسمین یہ ذکر کیا کہ مجھے تیری ملاقات کی حاجت ہے اور ایک مہم پیش
ہوئی ہے اوسمین تجہسے گفتگو ومشورہ کرنا ہے اور خراسان مین کسی ایسے شخص کو اپنا نائب
کردے جو اوسکا ضبط وانتظام رکہے اور تو بہت جلد بغداد کی طرف روانہ ہو خط کا مضمون
تمام ہوا مامون کے جاسوس جو بغداد مین تہے اونہون نے اوسکو لکہا کہ امین تیرا معزول
کرنا چاہتا ہے ولیعہدی سے اور یہ ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بیٹے موسیٰ کو ولیعہد کرے مامون
جبکہ اپنے بہائی کے خط پر اور جاسوسون کے لکہنے پر مطلع ہوا تو اوسنے اپنے وزیرون سے
مشورہ کیا وزراء نے یہ مشورہ دیا کہ تو یہان جانیکا بہانہ کردے شعب خراسان کا عذر کرکہ
اوسکے آس پاس جو کفار ہین وہ فرصت کے تاک مین لگے ہوئے ہین یہان کوئی ایسا
شخص نہین ملتا ہے جسپر اوسکے کاروبار کی کفایت کا وثوق واعتماد ہو مامون نے یہی

باتین امین کو لکھہ بھیجین امین نے پھر اوسکو وہی خط لکھا اور راتنا اور لکھا کہ اگر تو میرے پاس
آئیگا تو بغداد مین بہت ہی کم قیام ہوگا پھر تو جلد لوٹ جانا صرف تجھسے ایک بہت ہی بڑی مہم
مین گفتگو کرنا چاہتا ہون یہ ایک ایسا حادثہ ہے کہ اس جیسی بات خطون مین نہین لکھی جاتی ہی
پھر جسوقت کہ امین کا خط مامون کے پاس پہونچا تو اوسنے اپنے وزیرون کو اوسپر مطلع کیا
اور اونسے مشورہ چاہا اونہون نے پھر وہی مثل اول کی مشورہ دیا تو اسنے پھر وہی جواب
مثل اول کے لکھہ بھیجا امین کے جاسوس جو خراسان مین تھے اونہون نے لکھا کہ تو جو بات
مامون سے چاہتا ہے اوسکو وہ سمجھہ گیا اور وہ مانتا نہین ہے اور خلاف پر مستعد ہے اور اوسکے
وزیر بھی اوسیکی رائے پر متفق ہین امین نے جو مکر و کید کہ اپنے بھائی کے لئے کیا تھا اوسکے پورا
کرنے سے ناامید ہوگیا اور یہ حکم دیا کہ بغداد مین مامون کے جو حشم و نوکر چاکر اور گھر کے لوگ
اور خواص ہین اونکو مقید کر لو اور جو مال ظاہر ہو اوسکو ضبط کرو مامون کو اسکی خبر پہونچی
گھبراہٹ نے اوسکی ہر رگ و پے مین اثر کیا وزراء سے مشورہ لیا وہ اپنی رائے پر جمے رہے
اور اوسکو جمے رہنے پر اور انتظار کشائش پر ترغیب دی اوسنے یہی کیا جب امین نے دیکھا
کہ مامون نہ ماننے پر اصرار کرتا ہے تو اوسنے لوگون کو اپنے فرزند موسیٰ کی بیعت کے لئے
بلایا اور وہ بچہ تھا لوگون نے اس بات کو قبول کیا اور امین سے موسی کے لئے بیعت
کی اور اوسکا نام ناطق بالحق رکھا اور علی بن عیسیٰ بن ماہان کو اوسکی پرورش و تربیت کے
واسطے مقرر کیا موسیٰ کو اوسکی گود مین دیا یہ علی بن عیسےٰ اس سے پہلے ایک مدت دراز
تک خراسان کا حاکم رہ چکا تھا اوسنے وہان لوگون پر احسان کیا تھا منتون کی رسیان
اونکی گردنون مین ڈالی تھین اونکو اپنا ممنون منت کیا تھا اسکی شان خراسان مین
بہت بڑی تھی امین نے اس سے امر خراسان مین مشورہ لیا یہ امین کے لئے اوسکے کاروبار

کا ضامن ہوا اور اس بات کی ضمانت دی کہ اگر وہ خراسان مین پہونچیگا تو جو لوگ کہ وہان
ہین اونمین سے دو آدمی بھی اسکے مخالف نہونگے پہر امین نے ساز و سامان درست کر کے
علی بن عیسیٰ کو خراسان کی طرف روانہ کیا اور جس شہر پر وہ غالب ہو اوسکا اوسے حاکم و والی
کیا اور بہت سارا مال اوسکو عطا فرمایا اور اپنا بہت سا لشکر اوسکے ساتھہ دیا اور ہتھیار
و گھوڑے سے جو اوسنے چاہا وہ سب اوسکے ہمراہ کیا مامون کو اسکی خبر لگی بیقرار و پریشان
ہوا اور جان لیا کہ وہ علی بن عیسےٰ کے مقابلہ و مقاومت سے عاجز ہے اوسکی ایک سیرگاہ
تھی سوار ہو کر اوسطرف چلا تا کہ وہان اپنے کام کی تدبیر مین وزرا سے مشورہ کرے وہ
جا رہا تھا کہ اتنے مین ایک نہایت بوڑہا مجوسی فارسی اوسکے سامنے آیا زبان فارسی مین
اوسکو پکارا کوئی ظلم اوسپر ہوا تہا اوسکا استغاثہ اور فریادرسی چاہتا تھا مامون نے جبکہ
اوسکے بڑہاپے کی طرف نظر کی تو اوسپر رحم آیا حکم دیا کہ اوسکو کسی سواری پر سوار کرلین اور
جہان جاتے ہین اوسطرف اوسکو ہمراہ لیچلین اور بغیر طلب اذن کے ہماری روبکاری
مین حاضر کرین جبکہ مامون اور اوسکے وزیر سیرگاہ مین پہونچکر ٹھیرے تو شیخ فارسی کو اوسکی
روبکاری مین لائے کنارۂ مجلس مین بیٹھنے کا اوسکو حکم دیا پہر اپنے مصاحبون پر متوجہ ہوا
اوسکے نوکر چاکر مال وغیرہ کو جو کہ امین اوسکے بہائی نے قید و ضبط کیا تہا اور علی بن عیسےٰ
کو اسطرف روانہ کیا تہا اس سب کی اونکو خبر دی مامون کو یہ گمان کہ شیخ فارسی عربی زبان
نہین جانتا ہے دوسرے جو کچھہ اوسکو ہم و غم ہے وہ اوسکو ہماری بات چیت کے سُننے
سے مشغول کئے ہوئے ہے باوجود اسکے بیچینی و بیقراری خبر دینے پر اوسکو باعث ہوئی
وزرا نے جب دیکھا کہ مامون نے شیخ فارسی سے تحفظ و احتیاط و بچاؤ نہ کیا تو جس کام
کے واسطے وہ بیٹھے تہے اوسمین گفتگو کرنے لگے اور اونکا مناظرہ دراز ہوا یہانتک کہ ایک وزیر

نے کہا راے یہ ہے کہ جو عوام و سرکش لوگ کہ علی بن عیسے کو جانتے پہچانتے نہین ہین اونمین سے کئی قومون پر احسان کیا جاے پہر اونسے مقابلہ ہو دوسرے نے کہا راے یہ ہے کہ ہم بہت جلد امین کی طرف قاصد بہیجین اوس سے درگزر کی درخواست کرین اور اوسکے امر کو مان لین کیونکہ وہ اسکو ایک حظ و بہرہ مندی سمجہیگا تیسرے نے کہا راے یہ ہے کہ ہم کسی گڑہی اور قلعے مین پناہ لین اوسکو مضبوط پکڑے رہین اور کشائش کا انتظار کرین چوتھے نے کہا راے یہ ہے کہ ہم بہادر و شجاع لوگون کو جمع کرین اونکی تکلیف دور کرین اونکے حوائج پورے کرین پہر جو سلطنتین کفار کی کہ اس ممالک سے ملی ہوئی ہین انمین سے کسی مملکت کا اون لوگون کے ساتہہ قصد کرین اور سچی لڑائی لڑین شاید اللہ سبحانہ ہمکو فتح نصیب کرے تو ہم ایک ایسی مملکت کی طرف منتقل ہو جاوینگے کہ وہ ہمکو جگہہ دیگی اور جو کوئی ہماری جیسی راے پر ہوگا وہ بہی ہماری طرف مائل ہوگا ہم مین آملیگا ہمکو منعت و شوکت ہوگی ہم قوی ہو جاوینگے اور اسد تعالی کی راہ مین لڑینگے یہانتک کہ اسد اپنے امر کو پورا کرے پانچوین نے کہا اے امیر میرے نزدیک راے یہ ہے کہ ہم بادشاہ ترک کی طرف اوٹہہ جائین اوسکی پناہ لین اوس سے تیرے بہائی پر جو کہ عہد شکن غادر قاطع رحم ہے مدد چاہین یہ ایک ایسا امر ہے جسکو بادشاہ ملوک ہمیشہ سے کرتے آئے ہین جس وقت اونکو ایسی بات آدباتی ہے جسکی طاقت اونکو نہین ہوتی ہے مامون نے جب یہ تقریر سنی تو اوسکی طرف مائل ہوا اور اس راے پر اعتماد کیا پہر غور و فکر کی تو یون کہا کہ مین کیونکر ترک کے لئے مسلمانون کی لڑائی پر راہ کرون اور اپنے مصاحبون سے کہا تم میرے پاس سے اوٹہہ جاؤ وہ سب اوٹہہ گئے پہر کر دیکہا تو شیخ فارسی کو دیکہا اوسکو اپنے قریب بلایا اوسکے ساتہہ لطف کیا اوسکا حال پوچہا اوسکا قصد و مقصود دریافت کیا ایک ترجمان کہڑا کیا تہا یہ سب تقریر

اوسکی زبان پر ہوئی شیخ نے عربی زبان مین کہا اے امیر مین ایک حاجت کے لئے آیا تھا سو
اوسکے سوا مجھے ایک ایسی بات پیش آئی جو اوس سے زیادہ تر مؤکد ہے اور اوس سے
بڑہکر قابل توجہ ہے مامون نے اوس سے کہا تو جو چاہے وہ کہہ ادب کی راہ پر چلنا شیخ نے
کہا اے امیر مین تیرے پاس حاضر ہوا حال آنکہ مین تیری محبت کے ساتھہ متصف نہ تھا
پھر اللہ نے میرے دلمین امیر کی محبت ایسی ڈالی کہ اوسنے دل کو بہر دیا **حکمت** کہتی ہین
کہ بندگی تین قسم کی ہوتی ہے پہلی بندگی اختراع کی ہے یہ ظاہر باطن کی خوب مستوعب
ہوتی ہے اور اونکو گہیر لیتی ہے یہ بندگی خاص اللہ سبحانہ کے لئے ہے جو کہ اشیاء کا صانع
و مخترع ہے دوسری بندگی احسان و سلوک کی ہے یہ بندگی منعم کی منعم علیہ پر ہوتی ہے
تیسری بندگی اتباع و پیروی کی ہے اسکی دو قسمین ہین ایک بندگی حب و محبت کی ہے
یہ دونو مین سے بندگی اختراع کی طرف زیادہ تر قریب ہے اسلئے کہ اسکا سلطان و غلبہ ظاہر
و باطن پر مبسوط ہوتا ہے دوسری بندگی رعیت کی ہے واسطے اپنے راعی و رئیس کے اور بندگی
غلامون کی ہے اپنے مالکون کے لئے مین امیر اعزہ اللہ کو خبر دیتا ہون کہ اوسکی مجہپر تینون
بندگی کی متظافر و متعاضد ہین ایک تو بندگی حب کی دوسری احسان کی تیسری اتباع و پیروی
کی اگر امیر اعزہ اللہ کی یہ رائے ہو کہ میرے وسیلے کو پہونچا دے میری آرزو کو سچا کرے میری
مطلوب کو پورا فرمائے مجھے اپنے اختصاص کی چادر اوڑہائے اپنے اولیاء ہوا خواہ خیر خواہون
کی مکاثرت و زیادتی سے میرا اکرام کرے تو اس بات کو براہ تطول و تفضل و مہربانی عمل مین لائے
نہ یہ کہ وہ اسکا محتاج و حاجتمند ہے ۵

درریغ نیست زخورشید ذرہ پروردن		تو آفتابے و من ذرۂ بغایت پست

اور امیر کا غلام بیشک یہ امید کرتا ہے کہ امیر کا احسان و انعام شکر گزار کو پہونچیگا اور اوسکا

اختصاص مشفق و ناصح کو پائیگا مامون نے اوس سے کہا اے شیخ تیرا کیا دین ہے کہا وہی شخص مجوسی
ہے مامون نے سر نیچا کیا اور اوسکی بات مین فکر کرنے لگا شیخ نے کہا میری حقارت قدر امیر
کو مجھسے ہرگز نہ روکے باز نہ رکھے حکمت اسلئے کہ کہتے ہین کہ تو اپنے اتباع و تابعدارون
مین سے کسی کو ہرگز حقیر نہ جان اسلئے کہ تو اوس سے نفع پائیگا کوئی ہو تابعدار دو حال سے
خالی نہین ہے یا تو وہ شریف ہے تو اوس سے تجمل و زینت کریگا یا کمین ہے تو وہ بسبب حقیر
نہ جاننے کے تیری آبرو بچا پائیگا تیری مروت کو نگاہ رکھیگا علاوہ اسپر یہ ہے کہ میری مراد حقارت
قدر سے نزدیک امیر کے نہ حقارت اخلاق و عادات ہے اور نہ حقارت ذات پات نسب کی
ہے اسلئے کہ میرے اخلاق کا امتحان تو امیر کے ہاتھ مین ہے رہا میرا نسب سو مین بڑھی ہون
اولاد بڑھی سے جو کہ سردار فرس کے ملوک کا اور متوسط درمیان اونکے اور درمیان اول الاوائل
کی ہے میری مراد تو صرف حقارت دین کی ہے نزدیک امیر کے اور رہونا میرا عہد ذمہ اور ذلت جزیہ
مین مامون نے کہا اے شیخ ہمکو تجھسے کسی طرح کی نے رغبتی نہین ہے اگر تو ہمارے ذمے
سے ہماری ملت کی طرف نقل کرے گا تو ہم تجھے شعار کا تحفہ دینگے یعنی اپنے لباس خاص سے
تجھکو مشرف کرینگے شیخ نے کہا جس چیز کی طرف امیر نے مجھکو بلایا اوسکی طرف میرے جی کا باعث
و حامل بیشک بہت سخت ہے لیکن مین اوسکو اس مقام مین نہ کرونگا شاید مین اسکے بعد اوسکو
کرون پھر کہا کیا امیر مجھے اجازت دیتا ہے کہ مین اوس امر مین بات کرون جسمین کہ ابھی اوسکے
وزیرون نے گفتگو کی ہے مامون نے اوس سے کہا تو کلام کر شیخ نے کہا جس بات کا کہ وزرای
امیر نے مشورہ دیا مین نے اوسکو سنا ہر ایک اونمین سے صواب و راست کے پہونچنے مین
کوشش و سعی کرنے والا ہے لیکن وہ جسطرف گئے ہین مین اونمین سے کچھہ بھی پسند
نہین کرتا ہون مامون نے کہا تو ہمکو اپنی راے پر مطلع کر شیخ نے کہا مین نے اون حکمتون

مین جنکو میرے باپ دادے اپنے آباء و اجداد سے وارث ہوتے آئے ہین یہ پایا ہے
حکمت کہ عاقل و دانشمند کو چاہیئے کہ جسوقت اوسکو ایسی سخت مہم پیش ہو جسکے مقابلے
کی طاقت نرکھتا ہو تو ایسے وقت مین قاسم حظوظ کے حکم کو مانے اوسکے لئے تسلیم کو خوب
لازم پکڑے اور باوجود اس ماننے اور تسلیم اختیار کرنے کے اپنے حصۂ دفع و مدافعت کو بھی ضائع
نہ کرے جہانتک طاقت ہو اوسکے دفع و رفع کی فکر و تدبیر کرے یہ اسلئے کہ اگر فتح حاصل نہوئی تو
عذر تو حاصل ہی ہوگا اور عقلاء کے نزدیک معذور ٹہیرے گا ؎

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے ای میر	مقابلہ تو دلِ ناتوان نے خوب کیا

مامون نے کہا اے شیخ کہتے ہین کہ کذب و جھوٹ کے لئے کوئی راے نہین ہوتی ہے
حال آنکہ ہمارے نفوس نے بدون امتحان کے تیرے واسطے اعتماد و بھروسے کے ساتھہ
سماحت و جوانمردی کی اور یہ سماحت اسلئے نہین ہے کہ ہمنے حزم و دور اندیشی کے ضائع کرنے
کو اختیار کیا ہو لیکن ہمنے یہ چاہا کہ ہم تجھے اپنی محبت کا پھل چکھاوین ساتھہ مکاشفہ کے جو کہ
قبول پر دلالت کرتا ہے لے ہم تجھے خبر دیتے ہین کہ یہ شخص جو ہماری طرف متوجہ ہوا ہے
یعنی علی بن عیسےٰ وہ ہم سے زیادہ تر شہر کا مالک ہے پھر ہمسے اوسکا مقابلہ ممکن نہین ہے
اگر ہم اسکا ارادہ کرین اسلئے کہ ہمارے پاس مال نہین ہے شیخ نے کہا ؎

من کہ باشم کہ بران خاطرِ عاطر گذرم	لطفہا مے کنی اے خاکِ درت تاجِ سرم

اے امیر تجھے یہ سزاوار ہے کہ تو بالجملہ اس امر کو اپنے دل سے مٹا دے محو کردے اور جو کوئی
اسکو کہے اوسکی طرف کان نرکھہ **حکمت** اسلئے کہ کہتے ہین کہ جس چیز کو بغی بہت کردے وہ
بہت نہین ہوتی اور جسکو ظلم قوی کرے وہ قوی نہین ہوتا اور جسکو غصب مالک کرے وہ مالک
نہین ہوتا لے مین تجھسے ایسے شخص کا قصہ بیان کرتا ہون کہ اگر تو اوسکی چال پر چلیگا تو تو بھی

اوس بات کو پہونچ جاوے گا جسکو وہ پہونچا مامون نے کہا بیان کر **حکایت** شیخ نے کہا
جبکہ خشنوار ملک ہیاطلہ نے فیروز بن یزدجرد ملک فارس کو قید کیا اور اوسکو رہا کرنا چاہا
تو اوس سے یہ عہد لیا کہ اوسپر چڑہائی نکرے نہ کسی برائی کا اوس سے قصد کرے اور ایک
پتھر منتہائے سرحد زمین ہیاطلہ مین رکھدیا اور فیروز سے عہد لیا کہ اوس پتھر سے تجاوز نکرے
خشنوار نے جو عہود و پیمان صلح کے کہ فیروز سے کرائے تھے جب اونکو مضبوط و محکم کر چکا
تو فیروز کو چھوڑ دیا فیروز جسوقت کہ اپنی دارالسلطنت کی طرف لوٹ کے آیا تو اوسکی طبیعت
مین حمیت و الفت و ننگ و عار نے دخل پایا خشنوار پر چڑہائی کرنے کا عزم کیا وزیرون کو
اسکی اطلاع دی اونہون نے اوسکو عہد شکنی سے تحذیر کی انجام بغی سے اوسکو ڈرایا اس
ڈرانے نے اوسکو اپنے قصد و عزم سے باز نہ رکھا تو اونہون نے وہ عہد و پیمان اوسکو یاد
دلائے جو کہ خشنوار نے اوس سے لئے تھے کہا مین نے تو اوس سے یہ قسم کہائی ہے کہ مین
اوس پتھر سے آگے نہ بڑہونگا اب مین حکم دیتا ہون کہ اوس پتھر کو ایک ہاتھی پر لادلین وہ میرے
لشکرون کے آگے آگے رہیگا کوئی اوس سے تجاوز نہ کریگا جب وزرا نے دیکہا کہ ہوائے
نفس نے اوسکو اس قول کے رضا کی حد پر کہڑا کردیا تو اونہون نے جان لیا کہ اوسکی عقل
اوسکی شہوت و خواہش کی منقاد و فرمان بردار ہوگئی ہے تو وہ اوسکے وعظ و نصیحت سے
رک گئے اور یہ ٹہیرا لیا کہ اب اوس سے اس باب مین تکرار نہ کرین **حکمت** کہتے ہین کہ ہوی
اور جی کی چاہ ایک زنگ ہے کہ عقل پر چڑہ جاتا ہے اب حقائق کی صورتین اوسمین منطبع
نہین ہوتین **حکمت** یہ بہی کہتے ہین جب تک کہ ہوی حد لجاج و اصرار کو نہین پہونچتی
ستیزہ تو وہ شراب کا نشہ ہے پہر جسوقت لجاج کو پہونچی تو وہ شراب کا رین اور اوسکے سلطان
و غضب کی قوت ہے **حکمت** یہ بہی کہتے ہین کہ ہوی کا تابع و پیرو حالت استیلاء شہوت

یا غضب مین راہ یاب نہین ہوتا ہے اسلئے کہ یہ حالت اوسکی احتجاب عقل کی ہوتی ہے اور
یہ اسواسطے ہے کہ ہوی نفس کی زیادہ تر مالک وقابض ہے بسبب تقدم سلطان وغلبہ
ہوی کے نفس پر رہا سلطان وغلبہ عقل کا سو وہ طاری عارضی مستفاد ہے عقل کیواسطے
دو حجاب ہین ایک شہوت وخواہش نفس دوسرا غضب وغصہ عقل ہمیشہ ہوی کی طرف دیکھتی
اوسکو قہر کرتی وباقی رہتی ہے جبتک کہ غضب یا شہوت اوسکی حاجب نہین ہوتی
ہے جب یہ دونون اوسکے حاجب ہوجاتے ہین تو اسوقت ہوی کا سلطان وغلبہ منبسط
ہوجاتا ہے اور اوسکا حکم نافذ وجاری ہوتا ہے یعنی پھر عقل کا اتا پتا نہین ملتا ہوا ہی ہوا کا
ڈنکا بجتا ہے شیخ فارسی نے کہا کہ فیروز نے اپنے مرازبہ کو جمع کیا یہ لفظ جمع ہے مرزبان
کی مرزبان فارسی معرب ہے مَرَازِبہ حافظین سرحدات وولاۃ وحکام مملکت کو کہتے
ہین غرضکہ یہ مرازبہ چار شخص تھے ہر مرزبان کے تابع پچاس ہزار نفر لڑنے والے تھے
اور ہر ایک اونمین سے چوتھائی مملکت بابل کا ضابط ومحافظ تھا سلطنت بابل کے چار
ناظمون کی حفاظت وحمایت مین تھی فیروز نے اونکو ہیاطلہ کی لڑائی کے لیئے تیاری
کرنے کا حکم دیا وہ تیار ومستعد ہوگئے حرب وضرب کا ساز وسامان درست ومہیا کرلیا
اور فیروز کئی لشکرون مین خنشوار کی طرف چلا یہ گمان کرتا ہوا روانہ ہوا کہ ان لشکرون
پر کوئی غالب نہوگا اور خنشوار فیروز کے ایک مرزبان کے مقابلہ ومقاومت سے بھی عاجز
وضعیف تھا رہی یہ بات کہ پہلی بار جو اوسنے فیروز پر فیروزی وظفر پائی تھی سو کسی مکروکید
سے تھی یہ جگہہ اوسکے ذکر کی نہین ہے موبذ موبذان نے جسوقت کہ عزم فیروز کا خنشوار
کی چڑہائی پر دیکہا تو اوس سے کہا اے بادشاہ تو یہ کام نہ کر اسلئے کہ عالم کا رب بادشاہون
کو جور وظلم پر مہلت دیتا ہے جب تک کہ وہ ارکان شریعت کے ہدم مین نہ لگین سو تو اس سے

برائی کے ساتھہ تعرض نکر موبذ موبذان دین کے محافظون کے حافظ کو کہتے ہین گویا وہ
دین کے نگہبانون کا افسر و رئیس ہوتا ہے فرس کے نزدیک وہ مثل نبی کی ہے حیوۃ الحیوان
مین کہا ہے کہ وہ حکماء کا رئیس ہوتا ہے اوس سے اپنی شرائع کے نوامیس اخذ کرتے ہین
غرضنکہ فیروز نے اوسکی بات کی طرف التفات نکیا اور اپنے نصحاء وخیر خواہون کی نافرمانی
مین اوسکی ہوی وخواہش اُسکے سرپر سوار ہوئی **حکمت** کہتے ہین کہ ادبار بادشاہ پر پانچ
باتون سے استدلال کرتے ہین ایک یہ ہے کہ بادشاہ نوعمر نوجوان لوگون سے طالب
کفایت کا ہو اور اونسے جنکو سمجھہ بوجہ تجربہ انجام کار اور عواقب امور کا نہین ہے
دوسری بات یہ ہے کہ اپنے دوستون اور اہل مودت سے ایذا رسانی کا قصد کرے
تیسری بات یہ ہے کہ خراج اور آمدنی مقدار مؤنت ملک سے کم ہو جاوے چوتھی بات
یہ ہے کہ بادشاہ کا کسی کو مقرب بنانا اور کسی کو دور کرنا صرف ہوای نفسانی کی وجہ سے
ہو رائے کے لئے نہو پانچوین بات یہ ہے کہ عقلاء ودانشمندون کی نصائح کو اور حکمت والون
کی رایون کو ہلکا سمجھے یعنی اونکو بے حقیقت ونا کارہ سمجھکر اونپر عمل نکرے **حکمت** کہتے ہین
کہ جس شخص نے اپنے خیر خواہ نصیحت گر کی نافرمانی کی اوسنے ایک دشمن حاصل کیا **حکمت**
یہبھی کہتے ہین کہ صواب وراست کا قبول کرنا اور اوسکو رد کرنا تخیل فکری کی قوت وضعف
ہی سے ہوتا ہے سو جس شخص کا تخیل فکر قوی ہوا تو وہ سلطان رائے مین غالب ہوتا ہے اور
جسکا تخیل فکر ضعیف ہوا وہ سلطان ہوی مین غالب ہوتا ہے اُس قانون کے حکم کی بنا
پر جس شخص نے فکرت وغور وتامل کو امور مین معدوم کیا وہ بہائم اور چوپایون سے جا ملا
شیخ فارسی نے کہا کہ فیروز خشنوار کی طرف چلتا رہا یہانتک کہ جب اوس پتھر کی طرف پہنچا
جسکو خشنوار نے اپنی زمین کی سرحد کی علامت کے لئے نصب کیا تھا اور فیروز سے قسم لی تھی

کہ اوس سے آگے نہ بڑہے تو فیروز نے حکم دیا کہ اوسکو اوکھاڑین اور ایک ہاتھی پر لادین اور
وہ ہاتھی جو کہ اُس پتھر کا حامل ہو لشکر فیروز کے آگے رہے اور منع کر دیا کہ اُس ہاتھی سے
لشکر کا کوئی آدمی آگے نہ بڑہے فیروز اوس جگہ سے جسمین وہ پتھر تھا ابھی کچھ دور نہ گیا تھا
کہ اوسکے پاس ایک شخص اوسکے معتمد مصاحبون سے آیا اوسے خبر دی کہ آپکے آسا ورہ مین سے
ایک اسوار عظیم القدر نے ایک مسکین آدمی کو براہ ظلم و زیادتی مار ڈالا اور اوس مسکین مقتول
کا بھائی آیا فیروز سے استغاثہ کیا اسوار کا ظلم بیان کیا جسنے کہ اوسکے بھائی کو قتل کر ڈالا تھا
فیروز نے اُسکے واسطے مال کا حکم دیا تا کہ مال دے کے اوسکے بھائی کے خون سے اوسکو
راضی کرے اوسنے مال قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا مجھے راضی نہ کریگا مگر میرے بھائی
کے قاتل کا خون فیروز نے اوسکے نکالدینے کا حکم دیا وہ اوسی دم اوس اسوار کی طرف گیا
جسنے اوسکے بھائی کو قتل کیا تھا ایک خنجر اوسکے ہاتھ مین تھا اوس سے اسوار پر حملہ کیا جب
اسوار نے اوسے دیکھا تو اپنے گھوڑے کو حرکت دیکر بھاگتا ہوا اوسکے آگے سے چلا گیا فیروز کو
اسکی خبر پہونچی اوسنے اس بات سے تعجب کیا پہر ایک وزیر وزراء فیروز سے اپنی سواری
سے اوترا اور فیروز کی سواری کے آگے آیا اوسکو سجدہ کیا فیروز نے اوس سے حال پوچھا اوسنے
ذکر کیا کہ مجھے ایک اہم پیش آئی ہے مین آپ سے خلوت کیا چاہتا ہون فیروز نے حکم دیا
اوسکے لئے ایک خیمہ نصب کیا گیا وہ اوسمین اوترا اور اوس وزیر کو حکم دیا وہ روبکاری مین
حاضر ہوا فیروز نے اوسے حکم دیا کہ جو خبر تیرے نزدیک ہے اوسکو بیان کر وزیر نے اوسے
دعا دی کہا اے پادشاہ سعید تو ساتون اقلیم کا مالک ہو اور تیری عمر بنی راسف کی عمر ہو جیسی
عزت و قوت اونکو تھی وہی تجھکو نصیب ہو بیشک تجھپر اول الاولُل کی عنایت ظاہر ہوئی
اسلئے کہ اوسنے اس اسوار کے حال مین تیرے واسطے مثل بیان کی اسواسطے کہ وہ اسوار

شریف نجیب بہادر ہو کر ایک سکین کے آگے سے جسکے ہانہ مین خنجر تہا بھاگ گیا یہ بھاگنا
نہین ہوا مگر بسبب اوسکی بغی و تعدی کے فیروز نے کہا وہ کچہہ اسلئے نہین بہاگا کہ اس سے
عاجز ہو گیا بلکہ ہمارے خوف سے بھاگا وہ ایسا نہین ہے کہ وہ فعل قبیح کرے پہر ویسا ہی
اوسکے بعد اور کرے وزیر نے کہا اے بادشاہ اوس اسوار کو اگر اس سکین کے مقابلے
کی طرف بلائے اور اوسکو اپنی سطوات و دباؤ سے امن دے تو بھی وہ سکین اوسپر غالب
ہو گا کیا تو نہین جانتا ہے کہ یہ ایک مثل ہے جسکو قیم عالم نے تیرے لئے بیان فرمائی ہے
بادشاہ نے کہا مین ضرور اس بات کو کرونگا پہر کہا اوس اسوار کو میرے پاس لاؤ لوگ
اوسکو لے آئے اوسکو حکم دیا کہ اوس سکین سے مقابلہ کرے جو کہ اپنے بہائی کا بدلا لینے والا
ہے اسوار نے اس بات کو قبول کیا اور ہتہیار و سلاح اپنے اوپر جمع کئے اور گہوڑے پر سوار
ہوا اور اوس سکین کو لائے اوسپر سوار کا مقابلہ کرنا پیش کیا گیا سکین نے رغبت و
حرص اوسمین ظاہر کی اوسے ہلاکت کا ڈر دیا گیا وہ نہ ڈرا اوس سے کہا گیا کیا تو اوسکی زرہ
وسلاح و گہوڑے کو نہین دیکہتا ہے کیا تو نے اوسکی شہسواری و دلیری و مردانگی و پیشقدمی
کو نہین سنا ہے بیشک تو اپنی جان کو ہلاک کرنے والا اور موت کا طالب ہے ہمپر تیرے
باب مین کسی طرح کا گناہ نہین ہے سکین نے اونسے کہا تم مجہکو اور اوسکو چہوڑ دو
اسلئے کہ وہ غرور کے گہوڑے پر سوار ہے اور مین بصیرت کے گہوڑے پر سوار ہون وہ شک
کی زرہ پہنے ہوئے ہے اور مین ثقت و اعتماد کی زرہ پہنے ہون وہ بغی کی تلوار سے لڑنے والا
ہے اور مین حق کی تلوار سے لڑنے والا ہون وزیر نے فیروز سے کہا اے بادشاہ اس
سکین کا کلام مثلیت و موعظت مین زیادہ تر بلیغ ہے اوسکی ظفر سے ساتہہ اس اسوار کے
سو تو اپنے اسوار کو بچا اور اوسکی جان کو باقی رکہہ اور اس سکین کے مقابلے سے اوسکی

ہلاکت کا متعرض نہوا اور اس مسکین کی خوشنودی مین سعی کر اوسکے ساتھہ احسان وسلوک
سے پیش آ پہر اگر سواے قصاص کے اور کوئی چیز اوسے راضی وخوش نکرے تو اوسکے
واسطے عادل کے ساتھہ حکم دے جو کہ تجہسے مالوف ومعہود ہے اور زوال احد کی عنایت اپنے
ساتھہ قائم دائم رکھہ بسبب تیری عنایت کے ساتھہ حق کے جسپر عمل کرنا اوسکو خوش اور
اوس سے بچنا اوسکو ناخوش کرتا ہے فیروز نے کہا مجھے ضرور ہے کہ مین اون دونون کے
درمیان مین تخلیہ کرون اور اوسطرف نظر کرون جو اونسے ہوتا ہے اگر وہ مسکین اسکو
اختیار اور اسمین رغبت کریگا پہر دوبارہ مسکین پر سوار کا مقابلہ پیش کیا اوسنے مقابلہ ومبارزہ
کی رغبت وحرص پر اصرار کیا لوگون نے اوسکو ہلاکت سے ڈرایا اونکے ڈرانے نے سواے
جرأت واقدام وپیش قدمی کے اوسکو اور کچہہ زیادہ نہ کیا پہر سوار سے کہا گیا کہ تو اوسکو
پٹک دے اور ہرگز اوس سے بزدلی نہ کر پس ہر ایک نے دوسرے پر حملہ کیا دونون ملگئے
مسکین نے سوار کے گہوڑے کے دہانہ لگام کو پکڑا سوار نے اوسکو تلوار سے ایک ضرب
لگائی مسکین نے سر نیچا کر لیا تلوار کی نوک اوسکے چونٹر کو لگی اوسمین کچہہ بہت اثر نہ کیا
پہر مسکین اوسکی طرف دوڑا اور اوسکی گردن مین خنجر سے ضرب لگائی اور اوسکو کہینچا تو
اوسے پچھاڑ دیا پہر اوسکو ایک اور ضرب لگائی اور وہ گر پڑا تہا کئی حلقے زرہ کے اسکے
پیٹ مین گہسا دیئے وہ مردہ ہو گیا فیروز نے وہ رات اوسی جگہہ بسر کی آیندہ مین فکر و
غور کرتا رہا پہر اپنے ہوی کی طرف کہچا جدہر جاتا تہا اودہر روانہ ہوا **حکمت** کہتے ہین
کہ اول ہوی کا ہون ہے ہک یعنی سبک وسہل ہے اور آخر اوسکا ہوان ہے یعنی انجام کو اتباع
ہوی مین ذلت وخواری ہوتی ہے **حکمت** اور کہتے ہین کہ ہوی ایک طاغیہ ہے جس
شخص کی وہ مالک ہوئی اوسکو ہلاک کر ڈالا **حکمت** اور کہتے ہین کہ ہوی مثل آگ کے

ہے جسوقت اوسکا جلانا مستحکم ہو جاتا ہے تو اوسکا بجھانا مشکل پڑتا ہے اور مثل سیلون
کے ہے کہ جسوقت اونکا مد متصل ہوتا ہے تو اونکا بند کرنا روکنا مشکل و متعذر ہو جاتا ہے
حکمت اور کہتے ہین کہ قیدی وہ نہین ہے جسکی قید کو اوسکے دشمنون نے مضبوط
و محکم کیا ہو قیدی تو وہی ہے جسکو اوسکی ہوی نے بقہر و زبردستی قید کیا ہے اور
اوسکو خسران و نقصان کی تکلیف دی ہے شیخ فارسی نے کہا جب خنشوار کو معلوم
ہوا کہ فیروز نے اوسکی لڑائی کا قصد کیا ہے تو اوسنے اپنے نفس کو تثبت و استقلال
پر مستعد کیا اور اپنا کام واحد احد کو سونپا اور اوس سے دعا کی کہ وہ اپنے عہود و مواثیق
کے لئے غضب و غصہ کرے جنکے حق کی رعایت فیروز نے نہ کی اور نہ وہ عہد شکنی کے انجام
بد سے ڈرا اور باوجود اس تسلیم کے حزم و دور اندیشی سے بھی اپنا حصہ لیا اپنے ملک کی
سرحدون اور ناکون کو بند کیا اور اپنا لشکر اپنے پاس جمع کر لیا فیروز کی ملاقات کے
لئے ساز و سامان حرب و ضرب کا مہیا رکھا اور ڈھیل دی یہانتک کہ فیروز نے اوسکی
بہت سی زمین کو روندا اور اوسکے وسط مملکت مین پہونچا اوسکے شہرون مین فساد
کیا اور اسکی رعیت پر فیروز کا اثر برا پڑا اب خنشوار اوسکی طرف چلا ناگہان اوسکو
جالیا فیروز شکست کھا کر بھاگ نکلا اور جو کچھ اوسکے قبضے مین تھا وہ مطیع و منقاد ہو گیا
تو خنشوار نے اوسکے مردون کو قتل کیا اور اوسکے اموال کو لوٹ لیا اور فیروز کی طلب
مین خوب مبالغہ کیا یہانتک کہ اوسکو پالیا پھر اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے گھر والونکو
اور مددگار مصاحبون کو قید کر لیا غرضکہ انجام نیک خنشوار ہی کے واسطے ہوا کہتے ہین کہ
جب مامون نے شیخ فارسی کی مثل کو سنا جو اوسنے اوسکے لئے بیان کی تھی تو خوش خوش
اوسپر متوجہ ہوا اور کہا کہ ہم تیری تقریر سن چکے ہمنے اوسکو قبول کیا اوسپر شکر ادا کیا اوس سے

خوش ہوئے اب تیری کیا راے ہے اوس بات مین جسکی طرف جسنے تجھکو بلایا یعنی اللہ کی
توحید جسنے تجھے عقل کا بڑا حصہ دیا اور معرفت سے تیری فکر کو کھولا اور حکمت سے تیری زبان
کو بلوایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیرا عذر قطع کردیا شیخ نے کہا اشھدان لاالہ الااللہ
واشھدان محمدا رسول اللہ مامون اوسکے اسلام سے خوش ہوا اوسکو عطا وصلہ بہت کچھہ دیا اوسکی
منزلت کو قریب کیا اپنے خاص مصاحبون مین اوسکو ملایا اپنے درِ دولت کی ملازمت کا اوسکو
حکم فرمایا پھر وہ نہ ٹھیرا مگر تھوڑے دن یہانتک کہ اپنے رب سے جا ملا اور مامون نے
اوسکی راے پر عمل کیا تو اللہ تعالی نے اوسکے عمل کو فیروزمند کیا اور خلافت سے اوسکی
آرزو وتمنا کو پہونچایا واللہ تعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ؛

دوسرا سلوانہ تاسّی کے بیان مین

تاسّی کے معنی یہ ہین کہ تو اپنے غیر کے حزن وغم کی طرف دیکھے اور اوسکا حزن مثل تیرے حزن
کے ہے تو تو صبر کرے یہ لفظ آسی یعنی حزن سے لیا گیا ہے یہ معنی تو نزدیک ائمہ کے ہین لیکن
صاحب سلوان المطاع نے اسکو پسند نہین کیا اور یون کہا کہ یہ لفظ میرے نزدیک اس قول
سے لیا گیا ہے کہ اسوت الجرح واجرحہ یعنی مینے زخم وزخمی کی دوا کی آسی طبیب و دوا
علاج کرنے والے کو کہتے ہین تو گویا معنی تاسی کے دوا وعلاج کرنا ہے ساتھہ صبر کے اور اسوہ
اس مصدر کا اسم ہے اور تاسی تفعل کا وزن ہے اسوہ سے جسطرف کہ ایمہ گئے ہین اگر وہی
ہو تو معنی تاسی کے تحزن ہونگے یعنی غمگین ہونا جیسے کہ عرب بولتے ہین اسیت یعنی غم
کیا مینے اور تاسّیت یعنی غمگین ہوا مین اب سنو ثبوت تاسی کا قرآن وحدیث سے جو کہ
مناسب اس کتاب کے ہے یعنی تاسی پادشاہون کے مصائب عوام مین آن فلتن وطامات کا

ذکر اللہ تعالی نے سورۂ احزاب مین فرمایا ہے جو لوگ کہ اوسکے خلیفۂ برحق پر جمع ہو گئے تہے یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی اونپر لڑائی کے لئے چڑہائی کی تہی اونکے باب مین
یون فرمایا واذ جاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت
القلوب الحناجر یعنی جب آئے اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگنے لگین آنکہین اور
پہونچے دل گلون تک یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہے اور غربی طرف سے جو نیچی ہے
اور جو لوگ دوستی جتاتے تہے اونکے تیور بدلنے لگے آنکہین چرانے لگے اور دل ڈر سے دہڑک
دہڑک کرنے لگے اور یہ فرمایا هنالك ابتلی المؤمنون وزلزلوا زلزالا شديدا یعنی
وہان جانچے گئے ایمان والے اور جہڑ جہڑائے گئے زور جہڑ جہڑانا اور جن لوگونکی
بصیرت ضعیف تہی وہ اوسوقت تردد کرنے لگے اونکے حقمین یہ ارشاد فرمایا وتظنون بالله
الظنونا اور کرنے لگے تم اللہ پر کئی اٹکلین یعنی کچے ایمان والون نے سمجہا کہ ابکی بار
نہ بچین گے اور جب نفاق ظاہر ہوا اور نفاق والے جس بات کو چہپاتے تہے اونہون نے
اوسکے اظہار پر جرأت کی جسوقت اونہون نے دیکہا کہ ایمان والے بلا مین پڑے اور جہڑ جہڑائے
گئے تو اونکے حقمین یہ فرمایا واذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض ما وعدنا
اللہ ورسولہ الا غرورا یعنی جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلین روگ ہے جو وعدہ
دیا تہا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تہا یعنی بعض منافق کہنے لگے کہ پیغمبر
کہتا ہے کہ میرا دین مشرق مغرب تک پہونچیگا یہان جائے ضرور کو نکل نہین سکتے مسلمانون
کو اب بھی چاہیئے کہ ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی باتین نہ بولین اور جو لوگ کہ
حق کی نصرت ومدد کرنے سے بیٹہہ رہے اور جسنے اوسکی مدد کا ارادہ کیا اوسکی مدد نہ کی
اوسکو ذلیل کیا بے مدد چہوڑا اونکے حق مین یون فرمایا قد یعلم اللہ المعوقین منکم

والقائلین لاخوانھم ھلم الینا ولا یاتون الباس الا قلیلا اشحۃ علیکم فاذا
جاء الخوف رأیتھم ینظرون الیک تدور اعینھم کالذی یغشی علیہ من الموت
فاذا ذھب الخوف سلقوکم بالسنۃ حداد اشحۃ علی الخیر اولئک لم یؤمنوا
فاحبط اللہ اعمالھم وکان ذلک علی اللہ یسیرا اللہ کو معلوم ہین جو اٹکاتے ہین
تم مین اور کہتے ہین اپنے بہائیون کو چلے آؤ ہمارے پاس اور لڑائی مین نہین آتے مگر کبہی
دریغ رکہتے ہین تمہاری طرف سے پہر جب آوے ڈر کا وقت تو تو دیکہے تکتے ہین تیری طرف
ڈگراتے ہین آنکہین اونکی جیسے کسی پر آوے بیہوشی موت کی پہر جب جاتا رہے خوف
کا وقت چڑہ چڑہ بولین تمپر تیز تیز زبانون سے جہکے پڑتے ہین مال پر وہ لوگ یقین نہین
لائے پہر اکارت کرڈالے اللہ نے اونکے کئے اور یہ ہے اللہ پر آسان یعنی بُرے وقت
رفاقت سے جی چُراتے ہین اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے
ہین سب سے زیادہ اور غنیمت پر جُہکے ہین جہان حبط اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ
پر آسان ہے یعنی اللہ کی حکمت مین کسی کی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب
حبط کرنے پر آوے اوس عمل ہی مین ایسا نقصان پکڑے جس سے وہ درست ہی نہین
ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی اور انہین لوگون کے باب مین یہ فرمایا
ہے واذ قالت طائفۃ منھم یااھل یثرب لامقام لکم فارجعوا اور جب کہنے لگے ایک
لوگ اونمین اے یثرب والو تمکو ٹہکانا نہین جو پہر چلو اور جو لوگ کہ آنکہہ بچا کر سٹک
جاتے ہین اونکے حق مین یون فرمایا ہے ویستاذن فریق منھم النبی یقولون ان
بیوتنا عورۃ وماھی بعورۃ ان یریدون الا فرارا اور رخصت مانگنے لگے ایک
لوگ اونمین نبی سے کہنے لگے ہمارے گہر کہلے پڑے ہین اور وہ کہلے نہین پڑی غرض اور نہین

مگر بھاگنا **ف** یثرب نام تھا مدینہ کا یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو
رہنے کا ٹھکانا کہاں سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے
شہر مین محکم حویلیون کے ناکے بند کر کے زنانے اونمین رکھدئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ
ہمارے گھر کھلے ہین اور جھوٹ بات تھی اور جو لوگ کہ فتنون کے بازارون مین تجارت
کرتے ہر دوڑنے والے کے پیچھے لگتے ہر پکارنے والے کا کہا مانتے تھے اونکے حق مین یون
فرمایا ہے ولو دخلت علیہم من اقطارہا ثم سئلوا الفتنۃ لاٰتوھا وما تلبثوا
بہا الا یسیرا ولقد کانوا عاھدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار وکان عھد
اللہ مسئولا اور اگر شہر مین کوئی پیٹھ آوے کنارون سے پھر انسے چاہے دین سے بچلنا
تو لے ملین اور ڈھیل نکرین اوسمین مگر تھوڑی اور اقرار کر چکے تھے اللہ سے آگے کہ نہ پھیرینگے
پیٹھ اور اللہ کے اقرار کی پوچھ ہونی ہے یعنی جنگ احد کے بعد اقرار کیا تھا کہ پھر ہم
ایسی حرکت نکرین گے اور یہ بات کہ بندے کی قدرت تقدیر الٰہی پر غلبہ پانے سے عاجز ہے
سو اس باب مین یہ ارشاد کیا قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل
واذا لا تمتعون الا قلیلا قل من ذا الذی یعصمکم من اللہ ان اراد بکم سوءً
او اراد بکم رحمۃ ولا یجدون لہم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا تو کہہ کام
نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو گے مرنے سے یا مارے جانے سے اور پھر بھی پہل نہ پاؤ گے
مگر تھوڑے دنون یعنی جسکی قسمت مین موت ہے اوسکو بچاؤ نہو گا بھاگنے سے اور
اگر موت نہین تو بھاگ کر بچ گئے تو کہہ کون ہے کہ تمکو بچاوے اللہ سے اگر
چاہے تم پر برائی یا چاہے تم پر مہر اور نہ پاوین گے اپنے واسطے اللہ کے سوائے کوئی
حمایتی نہ مددگار یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دے تو مسلمان

اب تمہین قتل کرڈالین یہ ہین طوائف وفتن عوام کے اور اونسے امتحان و آزمائش
ہے جنکا ذکر اللہ پاک نے اپنے کلام پاک مین فرمایا اور اونکا پتا دیا پہر اللہ سبحانہ نے
اوس شخص کو جسکی اون فتنون سے آزمائش کی وہ بات بتائی جسکے ساتھہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کو مؤدب کیا اور یون ارشاد فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر و ذکر اللہ کثیرا تمکو بھلی تہی سیکھنی
رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو
بہت سا یعنی رسول کو دیکھو ان سختیو نمین کیا استقلال رکھتا ہے سب سے زیادہ محنت
و اندیشہ او سپر ہے اللہ سبحانہ نے اپنے رسول رؤف رحیم کو جن باتون کے ساتھہ مؤدب
فرمایا اونمین سے ایک تاسی ہے چنانچہ اپنے کلام مین آپکو یون مخاطب کیا ولقد کذبت
رسل من قبلك فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا ولا مبدل
لکلمات اللہ ولقد جاءك من نبائ المرسلین یعنی بہت جھوٹلایا ہے رسولون
کو تجہہ سے پہلے پہر صبر کرتے رہے جھٹلانے پر اور ایذا پر جب تک پہونچی اونکو مدد ہماری
اور کوئی بدلنے والا نہین اللہ کی باتین اور تجھکو پہونچ چکا ہے کچھہ احوال رسولون کا پھر
اسکے بعد اپنے رسول کریم کو یہ بات جتلائی کہ اگر وہ تاسی کو ضائع کرین گے اور اوس پر
عمل ترک کردینگے تو یہ کچھہ اونکو بہرہ مندی کا باعث نہوگا چنانچہ اونکو خطاب کرکے یہ فرمایا
وان کان کبر علیك اعراضھم فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما
فی السماء فتاتیھم بآیۃ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من
الجاھلین اور اگر بھاری ہے تجہپر اونکا تغافل کرنا تو اگر توسکے ڈھونڈ نکالنی کوئی
سرنگ زمین مین یا کوئی سیڑہی آسمان مین پھر اونکو لادے ایک نشانی اور اگر اللہ چاہتا

جمع کرلا تا سب کو راہ پر سو تو مت ہونا دانون مین یعنی کافر مانگتے تھے کہ یہ نبی ہے تو اسکے
ساتھ ہمیشہ ایک نشانی رہے کہ ہر کوئی دیکھے اور یقین لاوے سو شاید حضرت کے دل نے
چاہا ہوگا اسواسطے یہ تربیت فرمائی کہ اللہ کے تابع رہو اوسکو منظور ہوتا تو بن نشانی کے سبکے دل
پھیر لاتا ایمان پر پھر آپکو یہ خبر دی کہ انبیاء و رسل کی تاسی تمپر فرض ہے اسکا امر اپنے
کلام پاک مین یون فرمایا فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل سو تو ٹھیرا رہ جیسے ٹھیرے
رہے ہین ہمت والے رسول ولا تستعجل لھم کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا
الا ساعۃ من نھار بلغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون اور شتابی نہ کر انکے
واسطے یہ لوگ جسدن دیکھین گے جس چیز کا ان سے وعدہ ہے جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر
ایک گھڑی دن پہنچا دیا اب وہی پھین گے جو لوگ بے حکم ہین یعنی اب تو دیر سمجھتے ہین کہ
عذاب جلد کیون نہین آتا اوسدن جانین گے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی
گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا دستور ہے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم
ہوتی ہے اور دوسری جگہہ انبیاء و رسل کی پیروی کرنیکا یون حکم دیا اولئک الذین ھدی اللہ
فبھداھم اقتدہ یعنی وہ لوگ تھے جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل اونکی راہ یہ امر
جزمی اور حکم قطعی ہے آپ کو کہ اونکا اقتدا فرمائین اونکی چال پر چلین اور خود نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے مجھکو ادب سکھایا پس اچھا
کیا میرے ادب کو سو تاسی منجملہ اون باتون کے ہے جنسے اللہ تعالی نے اپنے رسول کریم کو
مؤدب فرمایا بلکہ اون چیزون سے ہے جنکو اونپر فرض کیا جیسا کہ ہمنے بیان کر دیا یہ تو
بیان تہا تاسی کا جو کہ اللہ کے کلام پاک سے ثابت ہے اب رہا اوسکا ثبوت حدیث مستطاب
سے سو وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے تم نظر

کرو طرف اُس شخص کے جو تم سے اسفل یعنی کمتر ہے اور نہ دیکھو طرف اوس شخص کے جو تم سے
فوق یعنی برتر ہے اسلئے کہ یہ زیادہ تر لائق ہے اسکے کہ حقیر نجانو تم اللہ کی نعمت کو تمپر
ہمارے مطلوب و مقصود کے لئے یہ حدیث شریف نہایت اچھے موقع مین واقع ہوئی ہے
اسکے نرے لفظ پر قصر کرنا اور اسکے مطلق مفہوم اور موجب عموم سے درگزر کرنا خوب نہین ہے
اور جس چیز کو اسکا عموم واجب کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص کسی دقیق نعمت مین ہو اوسکو
امر ہے کہ وہ اوس آدمی کی طرف دیکھے جو اسکی نعمت سے دقیق تر نعمت مین ہے اور جو آدمی
کسی بلا مین ہے اوسکو حکم ہے کہ وہ اوس شخص کی طرف نظر کرے جو اسکی بلا سے سخت تر بلا
مین گرفتار ہے کیونکہ جو شخص معافات و عافیت مطلوبہ مین اس آدمی سے کم اور اسفل ہے
اور جس سے اسکی نسبت بلا مین تخفیف کیگئی ہے اسکا حظ و بہرہ عافیت سے زیادہ تر
ہے وعلی ہذا القیاس پس صاحب نعمت پر انعام و احسان کیا گیا ہے اسلئے کہ اسکی نعمت
غیر کی نعمت سے فائق ہے اور صاحب بلاء پر بھی انعام کیا گیا ہے اسلئے کہ اسکی بلا
اسکے غیر کی بلا سے کم ہے اور جتنی بلا کے ساتھہ اسکا غیر مبتلا ہے اوس سے اسکو عافیت
مین رکھا ہے غرضکہ ہر صاحب نعمت و ثروت اور ہر صاحب بلا و نقمت دونون منعم علیہ
اور محسن الیہ ہین اول اسطرح کہ جسقدر اسکی نعمت اسکے غیر سے زیادہ ہے اوسیقدر اسپر
انعام کیا گیا ہے اور دوسرا یون کہ اسکی بلا جتنی غیر کی بلا سے کمتر ہے اوتنی ہی کمی بلا کا
اسپر انعام کیا گیا ہے اور اوتنی ہی بلا سے عافیت مین رکہنے کا اوسپر احسان فرمایا گیا
ہے یہ حدیث شریف تاسی کے باب مین اسلئے بلیغ ٹہیری کہ جو شخص بلا کو جو اوسپر نازل
ہوئی ہے بڑا جانتا ہے یہ اوسکو اس طرف نقل کرتی ہے کہ وہ اوس بلا کو صغیر و حقیر جانے
بہ نسبت اوس بلا کے جسمین اوسکا غیر مبتلا ہے اور جسقدر اسکی عافیت کا حصہ غیر کی عافیت

سے زیادہ ہے اور اوسکے سبب سے اپنے غیر پر فاضل ہوا ہے اوسکے شکر پر اسکو مستعد کرتی ہے سو یہ درجہ تاسی کا درجۂ تاسی مطلق سے اعلیٰ و برتر ہے کیونکہ تاسی مطلق مفید ترغیب وحث کی شکر پر نہین ہے اور نہ نقمت و محنت مخففہ کو نعمت کی صورت مین مصور کرتی ہے وہ تو خاصۃً صرف صبر کی مثمر ہے اور یہ حدیث شریف مثمر صبر کی ہے پہر شکر کی اسمین اوسمین بڑا تفاوت ہے ❊

اسجاع حکمیہ بیانمین تاسی کے

التاسی جنۃ البلاء وسنۃ النبلاء یعنی تاسی ڈہال ہے بلا کی اور طریقہ ہے شرفاء و دانشمندون کا التاسی حمامج الاصطبار کما ان الجزع درک التبار یعنی تاسی پایہ ہے صبر کا جیسے کہ گہبرانا بے صبری کرتا ہے ہلاکت کی صاحب بصیرت کو یہ چاہیئے کہ نعمتون کو عاریتون امانتون کی صورتون مین دیکہے کہ ایک نہ ایک دن اونکو جنکی ہین اوسکو پہیرنا ہوگا اونکا واپس کرنا پڑیگا سو جب تک اسطرح اونکو نہ سمجہے گا تب تک اونکے گم ہونے کو گران جانیگا اور منعم جسوقت اونکو واپس کریگا تو اوسکو منسوب بجور و ظلم کریگا جیسے اوسکو یہ چاہیئے کہ اس سے بھی غافل نہو کہ اون نعمتون مین اپنے ابناء جنس کے حصے ہین اونکی اوسمین نوبت اور دولت ہے اور جسوقت وہ نعم اس سے زائل ہو جائین اور اونکی طرف انتقال کرین اور وہ اپنے حصے لین اور اپنے حظوظ کا تقاضا کرین تو یہ اونکے لینے اور تقاضا کرنے کا انکار نکرے اور اسکو نئی بات نہ سمجہے اور جسوقت کہ اسنے اون نعمتون کو بغیر اونکے اپنے قبضے مین کیا اپنے تصرف مین لایا تو اوسوقت اونہون نے صبر کیا اب جبکہ وہ اونکے قابض و متصرف ہوئے تو اوسکو چاہیئے کہ اونکے صبر کی تاسی و اقتدا کرے

اونکے پچھلے غلبہ و دولت و نوبت کے لئے صابر ہو جیسا اونہون نے اسکی اگلی دولت کے واسطے صبر کیا تھا ؎

اب جگر تھام کے بیٹھو میری نوبت آئی	چھپے بلبل نالان کے سُننے ہنسنے ہنسنکر

صدقہ خیرات قرض دینی ضیافت و مہمانی کرتے ہین اسکے سوا اور اقسام مواسات و خبر گیری کے مال و قوت و جاہ ہین جو اسکے ساتھ ملحق ہین ان سب مین صرف اسی لئے لوگون کو ترغیب دیگئی ہے کہ وہ اپنے ابناء جنس کو اونکے حظوظ و حصص دیکر اپنی نعمتون کا بقا چاہین فنا و زوال سے اونکو بچائین اس جملۂ حکمیہ مین جو کوئی غور و فکر کرے تامل و تدبر فرمائے اوسکے لئے یہی کافی و افی شافی ہے ؀

ابیات حکمیہ

صاحب سلوان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک پادشاہ کو کوئی تکلیف و شدت پہونچی تھی اوس حالت مین اوسنے اپنے یہ شعر مجھکو سُنائے ؎

وَلَنَا الْمَحْتِدُ الْاَغَرُّ الْاَعَزُّ	نَحْنُ مَنْ قَدْ عَلِمْتَ بَطْشًا وَحِلْمًا
تَاَسّٰی حِیْنَ الْاَسٰی یَسْتَفِزُّ	وَلَنَا اَنْفُسٌ عَوَارِفُ بِالدَّھْرِ

یعنی ہم وہ لوگ ہین کہ تجھکو ہمارا حملہ و سخت گیری و حلم و بردباری معلوم ہے اور ہمارا اصل و نسب زیادہ تر ظاہر و روشن اور بغایت عزیز ہے اور ہمارے نفوس زمانے کو خوب جانتے پہچانتے ہین جسوقت کہ حزن و رنج اونکو بھڑکاتا ہے تو وہ صبر و تحمل سے اوسکی علاج کرتے ہین مین ایک دن زمانۂ شدت مین اوسکے پاس حاضر ہوا تو اوسنے مجھے اپنے یہ شعر پڑھ سُنائے ؎

اَطْمَعُ فِیْ تَاْیِیْدِ تَقْرِیْبِہٖ	قَرَّبَنِیْ دَھْرِیْ فَلَمْ یُلْغِنِیْ

ثُمَّ ثَنَاءَ عَنِّي فَلَمْ يُلْفِنِي | اَجْزَاعُ مِنْ اَصْنَافِ تَعَدِّيهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُکْمِهٖ | فَقُوَّتِیْ مِنْهُ وَحَوْلِیْ بِهٖ

یعنی زمانے نے مجھکو قریب کیا اپنا مقرب بنایا سواوسنے مجھے اپنے قریب کرنے کی ہمیشگی مین طمع کرتا ہوا نہ پایا پھر اوسنے مجھسے اعراض کیا بے التفاتی فرمائی تو اوسنے مجھکو اپنے انواع واقسام کی تعذیب و ایذا دہی سے گھبراتا بے صبری کرتا ہوا نپایا ساری حمد اللہ کے لئے ہے اوسکے حکم پر اسواسطے کہ میری قوت وطاقت وزور وتوانائی اوسی سے ہے اور میری بازگشت و رجوع اوسی کی جانب ہے ؎

سرما بگذشت واین دل زار ہمان | گرما بگذشت واین دلِ زار ہمان
القصہ ہزار سرد وگرم عالم | برما بگذشت واین دلِ زار ہمان

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے | بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانے

ایک روز مین اوس سے اس قسم کی بات چیت کر رہا تھا جو کہ اوسکو تاسی پر مستعد کرے مجھسے کہا کوئی شعر اس باب مین مجھکو سنا مین نے یہ اشعار خنساء کے پڑھکر اوسکو سنائے ؎

یُذَکِّرُنِیْ طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَخْرًا | وَاَذْکُرُهٗ بِکُلِّ مَغِیْبِ شَمْسِ
وَلَوْلَا کَثْرَةُ الْبَاکِیْنَ حَوْلِیْ | عَلٰی اِخْوَانِهِمْ لَقَتَلْتُ نَفْسِیْ
وَمَا یَبْکُوْنَ مِثْلَ اَخِیْ وَلٰکِنْ | اُعَزِّیْ النَّفْسَ عَنْهُ بِالتَّاَسِّیْ
اَلَا یَا صَخْرُ لَا اَنْسَاکَ حَتّٰی | اُفَارِقَ عِیْشَتِیْ وَاَزُوْرَ رَمْسِیْ

یعنی سورج کا نکلنا مجھے صخر کی یاد دلاتا ہے اور مین اوسکو ہر وقت سورج ڈوبنے کی یاد کرتا ہون اگر میرے آس پاس اپنے خویش واقارب پر رونے والونکی کثرت نہوتی تو مین اپنی جان کو مار ڈالتا حالانکہ وہ میرے سے بھائی پر نہین روتے ہین لیکن مین اپنے نفس کو اوس سے

تاسی کے ساتھہ تسلی دیتا ہون خبر دار اسے صخر مین تجھے نہ بھولونگا یہانتک کہ مین اپنی زندگی سے جدا ہون اور اپنی قبر کی زیارت کرون جب مین یہ شعر پڑہ چکا تو مجھسے کہا کہ یہ تو ابن حرب کی طیلسان یعنی چادر سے اخلق و بوسیدہ تر ہین سُن پھر مجھے اوسنے شعر پڑہکر سنائے ۵

نَفِیضُ کَمَا یَفِیضُ النِّیلُ جُوداً	وَنَقدِمُ مِثْلَ اِقْدَامِ الحُسَامِ
وَاِذَا اَنْزَلَتْ بِنَا کُبَرُ الرَّزَایَا	تَاَسَّیْنَا بِاَمْلَاکٍ کِرَامِ

یعنی ہمارا جود وسخا ایسا بہتا ہے جیسے نیل بہتا ہے اور ہم آگے بڑہتے شجاعت و دلیری کرتے ہین جیسے شمشیر بُرّان پیشقدمی کرتی ہے اور جب ہمپر بڑی سے بڑی مصیبت وایذا نازل ہوتی ہے تو ہم ملوک کرام کی تاسی وپیروی کرتے ہین ۵

روضۂ رائقہ وریاضت فائقہ

حکایت کہتے ہین کہ جب سابور بن ہرمز نے یہ عزم کیا کہ صورت شکل لباس بدل کر جاسوس بنکر بلاد روم مین داخل ہو تو اوسکو اوسکے خیرخواہ خیرسگال لوگون نے منع کیا اور ڈرایا کہ ایسے کام مین جسمین اپنے غیر کو نائب کر سکتا ہے اپنی جان کو دہوکے مین ڈالنا نچاہئیے اوسنے اونکا کہنا نہ مانا **حکمت** حکماء نے خوب کہا ہے کہ لوگون مین زیادہ تر بدبخت بدنصیب شقی نوعمر نوجوان پادشاہون کے وزیر اور نوجوان عورتون کے عشاق پیر ہوتے ہین ۵

نوجوانون سے تھی پایا کنارِ پیر کو	اس کمان مین عمر بھر ہمنے نہ پایا تیر کو

نے راہِ روی ہویٰ وخواہش سے نوجوانون کا پھیرنا طرف راہ راست اسکے صرف دو امر کے لئے مشکل وعسیر ہوا ہے ایک تو یہ ہے کہ سلطان شہوات ولذات کی قوت اونپر ہوتی ہے دوسرے یہ ہے کہ تجربون نے اونکے قُویٰ کو مخالفت ہویٰ پر رام وفرمان بردار

نہین کیا ہے اور تجربہ کار بہ خلاف اسکے ہوتا ہے اسلیئے کہ تجربہ و آزمائش نے اوسکے قوی کو اپنی
جی کی چاہ کے خلاف کرنے پر مطیع و منقاد کر دیا ہے حکمت کہتے ہین کہ تو اپنے کام کو خفیف
اور ہلکا مت سمجھ اور اپنی تدبیر و رائے کے ساتھہ مستبد و مستقل مت ہو کیونکہ جو شخص اپنے کام
کو ہلکا سمجھتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو شخص اپنی رائے کے ساتھہ مستبد ہوتا ہے وہ لغزش
کھا جاتا ہے غرضنکہ سابور نے بوجہ ناتجربہ کاری کے اپنے خیر خواہ دانشمندون کی بات نہ مانی
جو دلمین ٹہانی تہی اوسی پر جما رہا اور بلاد روم کی طرف چلا اور ایک وزیر کو اپنے ساتھہ لیا یہ
وزیر اسکا اور اس سے پہلے اسکے باپ کا تہا اور معمر زیرک دانشمند کاردان ہوشیار آگاہ خبردار
تجربہ کار کردار و گفتار و رائے مین راست و درست رفتار ہر دین کو سمجھتا بوجھتا ہر زبان و
لغت کو جانتا پہچانتا سب علمون مین تبحر و مہارت رکہتا ہر فن مین دریا کی طرح بہتا ہر قسم کے
کید و مکر سے باخبر و واقف کار تہا سابور کے گمان مین جن چیزون کی طرف حاجت تھی یا
آیندہ اونکی ضرورت ہوگی وہ سب اپنے وزیر کے سپرد کین اور اوسکو حکم دیا کہ تو مجھسے علحدہ
میرے قریب قریب چلنا میرے سارے احوال کی رات دن مین مراعاۃ کرنا خبر رکھنا پہر
دونون معًا شام کی طرف روانہ ہوئے وزیر نے راہبون کا لباس پہنا اونکی سی شکل و صورت
بنائی جلالقہ کی زبان بولنے لگا جراحی طب کا پیشہ اختیار کیا اسکے پاس ایک چینی تیل تہا جسوقت
وہ زخمون پر لگا دیا جاتا اوسی دم وہ اچھے ہوجاتے بہر آتے تھے صاحب سلوان رحمہ اللہ فرماتے
ہین کہ مین نے ایک جماعت کو دیکھا اونہون نے ذکر کیا کہ یہ تیل اونہون نے دیکھا ہے اونمین
سے بعض نے مجھسے بیان کیا کہ خود اونسے اوس تیل کا یون امتحان کیا کہ گوشت کو چیرا اور وہ
تیل لگا دیا اوسی دم گوشت ملگیا غرضنکہ یہ وزیر اپنے سیر و سفر مین طرف بلاد روم کے اور
بعد اسکے کہ وہان پہونچگیا زخمیون کی دوا دارو دواؤن سے کیا کرتا اور اونمین یہ تیل بھی

ذرا سا ملا دیتا تھا اونکے زخم جلد بھر آتے اچھے ہوجاتے تھے اور جب اونمین سے کسی صاحب عزت و منزلت کی طرف توجہ کرتا تو اوسکے علاج خالص اوسی تیل سے کرتا وہ اوسی دم اچھا ہوجاتا تھا اور اپنی دوا و علاج کی کسی سے کچھہ اجرت نہ لیتا تھا اسلئے بلاد روم مین اوسکی محبت و مودت پھیل گئی اوسکے علم و زہد کا شہرہ ہوگیا **حکمت** حکماء نے کہا ہے جسنے علم کا درخت لگایا اوسنے نام آوری و بزرگی کا پھل چنا جسنے زہد کا درخت لگایا اوسنے عزت کا میوہ چنا جسنے احسان کا درخت لگایا اوسنے محبت کا ثمرہ پایا جسنے فکرت و غور کا درخت لگایا اوسنے حکمت کا پھل چنا جس نے وقار و آہستگی کا درخت لگایا اوس نے مہابت کا پہل پایا جسنے مدارات و آپسمین نرمی و لطف کرنے کا درخت لگایا اوس نے سلامتی کا پہل لیا ۔ ؎

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است		با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

جس نے کبریا و تکبر کا درخت لگایا اوس نے دشمنی کا پہل پایا ۔ ؎

تخم تکبر مفشان سینہ را		جاے مدہ در دل خود کینہ را

جس سنے حرص کا درخت لگایا اوس نے ذلت کا پہل چنا جسنے طمع کا درخت لگایا اوس نے رسوائی و خواری کا ثمرہ پایا جسنے حسد کا درخت جمایا اوس نے کمد و اندوہ نہانی کا پہل چنا کہتے ہین کہ امتین باوجود اختلاف ادیان و ازمان و بلدان کے چار اخلاق کی تعریف پر متفق ہین علم زہد احسان امانت راوی کہتا ہے کہ سابور اور اوسکا وزیر دونون تنہا تنہا چلے مگر وزیر سابور کے احوال کی بہت اچھی مراعات و خبر گیری رکھتا تھا وہ دونون اسی حالت پر رہے یہانتک کہ اونھون نے سارے ملک شام کا گشت کرلیا اور دروب سے تجاوز کیا قسطنطنیہ کے عازم ہوئے تھے اوسمین پہونچے وزیر بطرک کی طرف گیا اس لفظ کے معنی ابوالآباء ہین یعنی باپون کا باپ وزیر نے اذن چاہا بطرک نے اذن دیا اسکی غرض و مراد پوچھی وزیر نے کہا مین نے

زمین جلالقہ سے ہجرت کی ہے تا کہ آپکی خدمت سے شرف حاصل کرون آپکے اتباع و فرمان برون
مین داخل ہون اور ایک ہدیۂ نفیس بطرک کے روبرو پیش کیا اوسکے نزدیک وہ ہدیہ بہت اچھے
موقع مین واقع ہوا پسند خاطر ہیر بطرک نے وزیر کو اپنے قریب بلایا اوسکا اعزاز و اکرام کیا اچھی
طرح سے اوسکی مہمانی کی اپنے خاص رازدان مصاحبون مین اوسکو داخل کیا اوسکا امتحان
لیا تو اوسے خردمند لایق فایق قابل نفع لینے کے پایا اور وہ بغایت اوسکو پسند آیا وزیر نے
بطرک کے اخلاق و عادات مین غور و تامل کرنا شروع کیا اوسکے طبیعت کے میلان کو جانچنے
تاکنے لگا کہ کون چیز اسکو پسند ہے کس چیز سے ناخوش ہے کیا بات اسکو مرغوب ہے تاکہ اوسکی
مصاحبت و ہمنشینی ایسی بات سے کرے جو اوسکے موافق مزاج ہو اوسکے نزدیک رواج پا جاے
اوسکے جی مین اچھی طرح کُھب جاے **حکمت** حکما نے کہا ہے جب تو کسی رئیس کی صحبت
و ہمنشینی کا قصد کرے تو تو دیکھہ کہ آلات و اسباب مین سے کون چیز اوسکو مائل و متوجہ کرتی
ہے اوسپر چل جاتی ہے ایچ ہوتی ہے سو اگر تو اسکی طاقت رکھتا ہے کہ اوسکی متوجہ کرنے کی
طلب مین اور اوسکے نزدیک بہرہ مندی حاصل کرنے مین اون آلات و اسباب پر عمل کر سکتا
ہے جو کہ تجھپر اوسکو متوجہ کرین تجھے اوس سے فائدہ پہونچائین تو تو اوسکے پاس جا ورنہ تو اپنے نفس
کو اونکے حاصل کرنے پر رام کر یہانتک کہ تجھے اس بات کا یقین ہو جائے کہ تیرا نفس اون اسباب
کو کر سکتا ہے اونکی طاقت رکھتا ہے اور اونکو خوب محکم و مضبوط و درست کر چکا ہے تو اب تو
اوسکے پاس سمجھہ بوجھکر جا دیگا پہر بہی حزم و احتیاط کا برتاؤ خوب ہی چاہیئے کیونکہ ؎

ہر کہ نزدیک تر بخدمتِ شاہ	خطر وے عظیم تر باشد

جبکہ وزیر نے بطرک کے اخلاق مین غور و فکر کی تو اوسکو خوش منشی خوش طبعی کی طرف مائل
پایا نادر نادر قصّہ و حکایات کے سُننے پر مفتون دیکھا وزیر ہر نادر غریب عجیب بات اور سخن

خوش و نمکین کا تحفہ اوسکی خدمت مین پیش کرنے لگا ۵

بہ شیرین نکتہا ہر لحظہ پر قند	شدی لعل شکر بارش شکر خند

کچھہ بہت مدت گزرنے نپائی تھی کہ وزیر بطرک کے چشم و دلمین جگہہ پاگیا اوسکی پلکون سے بھی زیادہ تر متصل و قریب ہوگیا اور با وجود اس تقرب و اتصال کے زخمیون کی دوا دارو بھی کرتا اور کچھہ اوسکے عوض نہ لیتا تہا اسلئے لوگونمین اوسکی قدر و منزلت بہت کچھہ ہوگئی اور خلق کے دل اوسکو چاہنے اوس سے الفت و محبت کرنے لگے **حکمت** حکماء کہتے ہین کہ جب دلون کی جبلت و فطرت و خلقت اسپر ہوئی ہے کہ اپنے احسان کرنے والون سے محبت رکھین اور محبت ایکطرح کی غلامی و بندگی ہے اور احرار آزاد شریف لوگ غلام بنےکو ناخوش رکھتے ہین توحر و آزاد حقیقت مین وہی شخص ہے جسنے اپنے نفس کو محسنون کی بندگی سے اونکے احسان کے حسب طاقت و امکان مکافات کرکے فدیہ مین لیا یہانتک کہ جسوقت اوسکو عوض و مکافات کی استطاعت نہو تو چاہیئے کہ حالت معذوری مین اپنے نفس کو اونکا بندہ بنائے غرضکہ وزیر ہر وقت سابور کے حالات کی خبر گیری رکھتا تہا یہانتک کہ قیصر نے ایک ولیمہ و دعوت کی اور اوسمین لوگون کو اپنے اپنے طبقہ و مرتبہ پر جمع کیا اور جو اوسمین حاضر نہو اوسکو تنبیہہ و تہدید کی سابور نے چاہا کہ اوسمین حاضر ہو تا کہ قیصر کے قصر و محل و ذخائر مین اوسکی ہیبت و ہمت و ہیئت کو ملاحظہ کرے وزیر نے وہان جانے سے اوسکو منع کیا اور روکا کہ خود اپنی جان کو خطر مین نہ ڈالے سابور نے اوسکا کہا نہ مانا اور ایک ایسا لباس پہنا کہ اپنے گمان مین اوسکی وجہ سے مستور رہیگا کوئی اوسے نہ پہچانیگا اور جو لوگ کہ دعوت و جشن مین حاضر ہوئے اونکے ہمراہ آپ بھی محل قیصر مین داخل ہوا یہ تو قیصر کا ٹھاٹھہ دیکھنے کو یہان آیا اب قیصر کا حال سنو کہ اوسنے جب یہ خبر سُنی تھی کہ اللہ تعالی نے

سابور کو لڑکاپن ہی مین لطف فطنت و دانائی و عالی ہمتی و شدت باس و قوت عطا فرمائی ہے تو وہ اوس سے بہت ہی خوفناک ہوا تہا سو اوسنے ایک مصور ماہر کو سابور کے حضور مین روانہ کیا اوس نے سابور کے دربار مین جلوس کرنے اور سوار ہونے کی تصویر کھینچی اسکے سوا اور انواع و اقسام کے احوال کی تصویرین جنپر اوسنے سابور کو مشاہدہ کیا تہا کھینچین پہر اونکو قیصر کے پاس لایا قیصر نے حکم دیا کہ وہ صورتین اوسکے فرش فروش پردون پر اور کہانے پینے کے برتنون پر کہینچی جائین حسب الحکم اوسکے یہ کام کیا گیا سب استعمال کی چیزون پر وہ صورتین بنائی گئین جسوقت کہ سابور قیصر کے محل مین داخل ہوا اور مجلس مین قرار پکڑا اور حاضرین محفل کے ساتہہ کہایا تو بلور سونے چاندی شیشے کے پیالونمین شراب لائے اوس مجلس مین ایک شخص حکماء روم سے تہا یہ آدمی زیرک ہوشیار کاروان دانشمند صاحب فراست صادقہ تہا جسوقت اسکی آنکہہ سابور پر پڑی تو اوسکو اوپرا پایا نہ پہچانا اوسکے شخص و نظر و اشارے کو غور و تامل سے دیکہنے لگا اوسکے حرکات سکنات اشارات و وضع کو تاکنے لگا تو اوسپر ریاست کے شمائل و خصائل و آثار پائے اب اوسکو خوب گہری نگاہ سے دیکہنا شروع کیا اپنی نظر اوسپر جمائی اتنے مین اوس حکیم کے پاس ایک پیالہ شراب کا لائے اوسمین سابور کی تصویر تہی حکیم نے اوسکو تامل و غور سے دیکہا تو اسکے جی مین یہ بات جمی کہ وہ تصویر اوسی شخص کی مثال ہے جسکو اسنے نہ پہچانا تہا اسکا ظن غالب اسی پر ہوا کہ وہ سابور ہے دیر تک اوس پیالے کو اپنے ہاتہہ مین پکڑے رہا پہر باواز بلند کہا کہ یہ صورت جو اس پیالی مین ہے مجہے ایک عجیب خبر دیتی ہے پوچہا تو کہا کہ یہ صورت مجہکو خبر دیتی ہے کہ جس شخص کی یہ مثال ہے وہ ہماری اس مجلس مین ہمارے ساتہہ ہے یہ کہکر سابور کی طرف دیکہا تو اس بات کے سنتے ہی اوسکا رنگ بدل گیا حکیم نے جو گمان کیا تہا

اوسکو ثابت و محقق کر لیا اور دوبارہ وہی بات کہی تو قیصر کو پہونچ گئی اوسنے حکیم کو اپنے قریب بلایا اور پوچھا حکیم نے اوسکو خبر دی کہ سابور مجلس مین اوسکے ساتھ ہے اور اوسکی طرف اشارہ کیا قیصر نے اوسکے پکڑنے کا حکم دیا وہ پکڑا گیا اوسکو قیصر کے نزدیک لائے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے طرح طرح کے بہانے کئے باتین بنائین لیکن ع کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے ؛ حکیم نے کہا تم اسکی بات نہ مانو یہ لامحالہ سابور ہے قیصر نے رعب ڈالنے کے لئے اوسکے قتل کا حکم دیا تو اقرار کیا کہ وہی شخص سابور ہے **حکمت** کہتے ہین کہ حکیمون کے دل پلک مارنے سے بہید دریافت کر لیتے ہین اور اکثر اوائل مبصرات اواخر منتظرات پر دلالت کرتے ہین **حکمت** یہ بھی کہتے ہین کہ جیسے آنکھین آئینے ہین کہ اونمین مشاہدات منطبع و منتقش ہوتے ہین جبکہ زنگ آفات سے صحیح سالم ہون اسیطرح عقلین بھی آئینے ہین کہ اونمین بعض غائب چیزین منطبع ہوتی ہین جسوقت کہ زنگ شبہات سے سالم ہون **حکمت** کہتی ہین کہ قلوب کو بعض غیوب کا مکاشفہ ہوجاتا ہے اسکے دلائل سے ایک یہ دلیل ہے کہ انسان کبھی کسی شئے کی توقع کرتا ہے خواہ وہ شئے اوسکو مکروہ معلوم ہو یا محبوب پہر وہ شئے جسکی توقع رکہتا ہے اوسی طور پر ہوجاتی ہے جو اوس سے توقع رکہی تہی کبھی کسی آدمی کو دیکہتا ہے تو اوس سے محبت رکہنے لگتا ہے بغیر اسکے کہ اوسنے کوئی احسان اسپر کیا ہو یا اوس سے بغض رکہنے لگتا ہے بدون اسکے کہ اوسنے کوئی برائی اسکو پہنچائی ہو پہر اوس سے اسپر احسان ہوجاتا ہے یا برائی پہنچ جاتی ہے راوی کہتا ہے کہ جب سابور نے حکیم متفرس کی صدق و راستی کا اقرار کیا تو قیصر نے سابور کو باآبرو قید کر لیا اور حکم دیا تو اوسکے واسطے بیل کے چمڑون سے ایک نہایت بڑے بیل کی صورت بنائی گئی اور اوسپر سات تہ چمڑے کی اور لگائی گئین اور اوس صورت کی اعلیٰ جانب سے اوسکی پیٹہ مین ایک دروازہ بنایا گیا تاکہ اوس سے صورت کے

اندر کوئی چیز داخل ہو اور نکلے اور اوسکے نیچے کی جانب سے پیشاب کی جگہہ مین ایک سوراخ رکھا گیا سابور کو حکم دیا تو اوسکے دونون ہاتہہ سونے کے طوق زنجیر دار سے گردن کی طرف یکجا کئے گئے تاکہ زنجیر کے ساتہہ کہانے پینے اور حوائج ضروری کی اصلاح کرسکے پہر اوسکو اوس صورت کے پیٹ مین داخل کردیا اور یہ بعد اسکے کیا گیا کہ قیصر نے اپنے لشکرون کو جمع کرلیا اور بلاد فرس کی چڑہائی کے لئے ساز و سامان جنگ کا مہیا کرچکا تہا اوس صورت پر جسمین سابور کو قید کیا تہا سو آدمی بہادر و قوی مقرر کئے کہ باری باری سے اوسکو اوٹہا وین اور اونمین سے ہر پانچ آدمیون پر ایک افسر بنایا کہ اونکے کام کا ضبط و حفظ رکہے اور سب پر افسر مطران[51] کو کیا اس لقب کے معنی صاحب بلد ہین یعنی مالک شہر مگر اتنی بات ہے کہ یہ ریاست و حکومت متعلق بدین ہوتی ہے اور مطران بطرک کا خلیفہ و نائب ہوتا ہے غرضکہ اوس صورت کو مطران کے آگے آگے اوٹہائے لئے چلتے جب لشکر اوترتا تو وہ صورت وسط لشکر مین اوتاری جاتی اوسپر ایک خیمہ نصب کیا جاتا تاکہ اوسکو مستور رکہے اور جو لوگ اوسکے پہرے پر مقرر و مامور تہے اونمین سے پچاس آدمی مع اپنے افسرون کے گشت کرتے اور اوس خیمے کے گرد دس خیمے مستدیر لگائے جاتے ہر خیمے مین پانچ آدمی مع اپنے افسر کے ہوتے خیمۂ سابور کے قریب مطران کا خیمہ نصب کیا جاتا اور سارے خیمون سے علحدہ ایک اور خیمہ لگایا جاتا اوسمین تمام پہرہ والونکا کہانا حسب قدر و مرات پکایا جاتا قیصر بہت دہوم دہام سے اپنے لشکرون کو لئے ہوئے اس عزم سے فارس کو چلا کہ بلاد فرس کو خراب و ویران کرے اور اونکے ملک کے نشانون کو مٹادے اوسکو اس بات کا یقین ہوچکا تہا کہ اب کوئی دفع کرنے والا نہین ہے کہ اوسے دفع کرے **حکمت** حکما کہتے ہین کہ حزم و دور اندیشی یہ ہے کہ مداجاۃ[52] عدو کا التزام کرے جبتک کہ اوسکے دولت کے لئے ریح اقبال ہے جیسے عجز یہ ہے کہ اوسمین فرصت کو ضائع کرے جسوقت کہ اوسکے دولت کا ادبار ہوگیا ہو اور

اوسکے اقبال کی ہوا تہیر گئی ہو **حکمت** یہہ بھی کہتے ہین کہ عاقل دانشمند اوس پادشاہ کی سلطنت مین نہین رہتا ہے جسمین دو خصلتین جمع ہون ایک تو لذتون مین غرق ہو مین ڈوبے رہنا دوسری فرصتون کو ضائع کرنا ۵

دشمن چو بدست آمد و مغلوب تو شد	حکم خرد آن ست کہ امانش نہ دہی

حکمت یہہ بھی کہتے ہین کہ تمیز پادشاہون کا رعایا سے صرف ذات کی فضیلت سے ہوتا ہی نہ آلات و اسباب کی فضیلت سے سو پادشاہ کی ذات کی فضیلت پانچ خصلتون سے ہوتی ہی ایک تو رحمت جو اوسکی رعیت کو شامل ہو دوسری بیداری ہوشیاری کہ اونکو احاطہ کرے تیسری صولت و دبدبہ و حملہ کہ اونسے اونکے دشمن کو دفع کرے چوتھی نرمی کہ اوس سے دشمنون کو پہانسے اونکو مکر و فریب مین لائے پانچوین حزم و دور اندیشی جس سے فرصتین نکالے یہ پانچ خصلتین تو ذات کی فضیلت ہین رہی فضیلت آلات و اسباب کی سو وہ یہ ہے کہ اونچے اونچے مضبوط و محکم مکان بنانا عمدہ عمدہ لباس تیار کرنا نفیس نفیس چیزون کے ذخیرے جمع کرنا لذیذ لذیذ کہانے پکانا خوب خوب سواریان مہیّا کرنا سو یہ ایک فضیلت ہے جس سے ان آلات و اسباب کو اپنی جنس سے کمتر پر فضیلت ہوتی ہے محل کو اور محلون پر فضل ہے کپڑے کو اور کپڑون پر فضیلت ہے ذخیرے کو اور ذخائر پر فضل ہے کہانے کو اور کہانون پر فضیلت ہے سواری کو اور سواریون پر ترجیح ہے پس یہ فضیلت ان چیزون کی ہے نہ انکے مالک کی راوی کہتا ہے کہ جسوقت قیصر اپنے لشکرون کے ساتہہ روانہ ہو چکا اور سابور اوسکے ہمراہ تہا اوس شکل پر جسکا بیان ہوا تو وزیر سابور نے بطرک سے عرض کیا کہ جن باتون کو مین نے آپکی خدمت و تقرب سے حاصل کیا اونمین سے ایک یہ ہے کہ مجھکو اعمال صالحہ مین رغبت پیدا ہوئی اور کوئی عمل زیادہ تر نفیس اس سے نہین ہے کہ کسی آفت رسیدہ مصیبت زدہ

کی تکلیف دور کیجائے اور کسی مضطر و بیقرار کو نفع پہونچایا جاوے اور آپ خوب جان چکے ہین کہ مین زخمیون کے علاج مین کیسی کفایت رکھتا ہون میرا نفس مجھے اس طرف کھینچتا ہے کہ مین اس سفر مین ملک قیصر کی صحبت مین رہون شاید اللہ تعالی اکسی نفس صالح کو میرے سبب سے نجات دے اور اوسکے سبب سے مجھپر رحم فرمائے اور اوسکی خدمت سے میرے دل کو مقدس و پاک کرے اور اوسکی وجہ سے مجھے محفوظ و مامون رکھے بطرک کو یہ بات بُری لگی اوس سے کہا تو جان چکا ہے کہ مجھے تیری جدائی کی گھڑی بھر بھی طاقت نہین ہے پھر بھلا تو کیونکر مجھسے دور دراز سفر کی درخواست کرتا ہے مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تو مجھسے ایسی بات کے ساتھہ پیش آئیگا جسکو مین ناخوش رکھونگا اور تو مجھے ایسے امر کی تکلیف دیگا جسکی برداشت مجھپر شاق گزرے گی جسطرح مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تو میرے قرب اور میری محبت و مودت پر کسی اور چیز کو اختیار کرے گا سو تو نے مجھکو میرے حُسن ظن سے جو تیرے ساتھہ تھا اوتار دیا ٥

زہم بریدن یاران بہ تیغ ناکامے	چو ہست عادتِ دوران مراچہ تاوان است
بہ بین مفارقتِ جان زتن چہ گونہ بود	بجان دوست کہ ہجران ہزار چندان است

وزیر بطرک سے تضرع و زاری کرتا رہا خوشامد و چاپلوسی سے پیش آتا رہا اور یہ کہتا رہا کہ ٥

چون میانِ من و تو قربتِ جانی باشد	چہ تفاوت کند ار بعد مکانی باشد

وزیر نے کہا مین عنقریب آپ کی خدمت مین لوٹ آؤنگا بطرک نے اس بات کو جائز رکھا اور اوسکو اجازت دی اور سفر کا توشہ و زاد تیار کر دیا اور ایک خط اسمی مطران اسکو لکھکر دیا اوسمین مطران کو وزیر کی نسبت یہ لکھا کہ مین تیری طرف اپنے سویداے قلب اور آنکھہ کی پتلی کو روانہ کرتا ہون سو تجھے چاہیئے کہ تو اوسکو اپنے جی کے اونچے سے اونچے مرتبے مین اوتارے اور جو بات تجھپر مشکل ہو اوسمین اسکی راے سے نور و ضیاء حاصل کرے پھر یہ وزیر مطران کے پاس پہونچا

اوس نے اسکے حق کو خوب پہچانا اسکی اچھی طرح سے آؤبھگت کی اپنے خیمہ مین اوتارا
اپنے امر و نہی حکم و احکام کی باگ اسکے ہاتھہ مین سونپی وزیر مطران پر رنج ہو چلا اسکی قدر اوسکے
نزدیک بڑہنے لگی اسلئے کہ اوس سے وہ باتین کرتا جو اوسکی پسند خاطر ہون اور وہ کام کرتا جو
مطران کو وزیر کی طرف مائل و متوجہ کرتے بہ رغبت نادر ناد رشمرہ عمدہ قصے کہانیان آواز بلند
اوسکو سناتا تاکہ سابور اسکی بات کو سنے تو اوسکو اس سے تسلی خاطر ہو اور اپنی باتون مین وہ قصے
درج کرتا جو چاہتا کہ سابور اونکا برتاؤ کرے اور اسرار کو سمجھہ جاوے سابور وزیر کی کہانیون
سے بہت بڑی لذت و راحت پاتا تہا اور بغایت اوسکو تسلی ہوتی تھی تو وزیر جسوقت کہ مطران
کے پاس آیا تہا اوسنے اوسی وقت کئی طرح کے مکر و فریب سابور کی رہائی کے لئے مہیا کر لئے
تھے اونکی ترتیب و بنیاد رکھہ چکا تہا **حکمت** حکما نے کہا ہے کہ جو بادشاہ یہ گمان کرے
کہ اوسکی فطنت و دانائی کو وزیر کی دانائی پر فضیلت ہے اوس نے غلطی کی اور اگر
اس غلطی کے ساتھہ وزیر کی مخالفت کو بھی ملا لیا تو سمجھو کہ وہ فلاح کو ہرگز نہ پہونچیگا وزیر کی
عقل و دانائی بادشاہون کی عقل سے اسلئے زیادہ تر نافذ و ثاقب و محکم ہوتی ہے کہ ملوک تو
ہمیشہ اپنے سے کمتر لوگون یعنی رعایا کی سیاست و رعیت داری مین تفقہ و تدبر کیا کرتے
ہین پس لبس اور وزیر سیاست ملوک و سیاست رعایا مین تفقہ و تامل کرتے ہین سو وہ
اون مرغان شکاری سے زیادہ تر مشابہ ہین جو کہ شکار کرتے ہین اور اپنے شکار کو پچھاڑتے
ہین اور اونکو اونسے زیادہ قوی و زور آور اور مرغان شکاری شکار کرتے ہین اسلئے وہ فن
فریب بچاؤ کے اور مکر و کید شکار کرنے کے اور پرندون سے زیادہ تر جانتے پہچانتے ہین **حکمت**
یہ بھی کہتے ہین کہ وزرا مین بہتر حال اوس وزیر کا ہوتا ہے جو کہ ہر امر کے واسطے جسکا واقع ہونا
جائز و ممکن ہو تہیہ و تیاری کر رکھتا ہے کہ اگر وہ امر واقع ہوگا تو اوسکا بندوبست اس تدبیر سے

کرینگے پھر جسوقت وہ کام واقع ہوجاتا ہے تو اوسکا مقابلہ و مدافعہ اوس تدبیر سے کرتا ہے
جسکو ہونے سے پہلے تیار و مہیا کر رکھا تھا اور وزراء مین بدتر حال اوس وزیر کا ہے جو اپنے لطف
فطنت و دانائی و قوت حیلہ پر اعتماد و بھروسا کرتا ہے اور اپنی ممارست و مہارت کے علم و
درایت پر تکیہ فرماتا ہے اور حوادث کے حادث ہونے سے پہلے اوسکی تیاری و تدبیر سے غافل
رہتا ہے پہلے سے اوسکا ساز و برگ درست نہین کریتا ہے اسلیئے کہ اپنے نفس پر مطمئن و معتمد ہوتا
ہے یا اس بات مین اوس شخص کی مثل ہے جو کہ اپنی فصاحت و خوش بیانی و قوت بدیہہ و حُسن
ارتجال پر اعتماد کر کے پہلے سے بات کے بنانے درست و آراستہ و فکر و غور کرنے سوچنے سمجھنے کو
ترک کردیتا ہے کہ جب چاہونگا عمدہ طور پر بات بنا لونگا خطبہ پڑہ دونگا پھر عنقریب بعض مقامات
مین اوسپر درماندگی بستگی تنگدلی مستولی ہوجاتی ہے اور روقت پر ایسی زبان بند ہوجاتی ہے
کہ ایک حرف تک زبان سے نہین نکلتا بالکل عاجز و درماندہ ہوجاتا ہے خفت اوسکی اوٹھانی
پڑتی ہے یا یہ وزیر ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے بدن کی طاقت و قوت اور دل کی شجاعت
و بہادری پر بھروسا کر کے ہتھیار باندہنا چھوڑ دیتا ہے تو ایسے شخص پر بعض جگہہ مین اوسکا
دشمن فتحیاب ہوجاتا ہے کہتے ہین کہ وزیر سابور نے جو مکر و فریب کہ سابور کی رہائی کیواسطے
پہلے سے تیار کر رکھے تھے اونمین سے ایک یہ کید تھا کہ اوس نے مطران کے ساتھہ کھانے سے
انکار کیا اور یہ کہا کہ مین اوس کھانے کے ساتھہ جسکا توشہ بطرک نے مجھے عنایت کیا ہے اور
کھانے کو خلط ملط نہین کرسکتا ہون مین اوسی کھانے مین برکت کی امید رکھتا ہون
پس جسوقت مطران کا کھانا حاضر ہوتا تو وزیر اوس زاد مین سے نکالتا اور اوسمین سے تنہا
کھاتا غرضکہ قیصر اپنے لشکرون کو لیئے ہوئے جاتا رہا یہانتک کہ زمین فارس مین پہونچا اور وہان
بہت کچھہ قتل کیا عورتون مردون کو غلام لونڈی بنایا قید کیا پانی کو غائر کردیا کنوٴن کی تہ مین

پہونچا دیا درختون کو کاٹ ڈالا دیہات کو ویران کر دیا قلعون گڑہیون کو اوجاڑ دیا اور باوجود
اس سب کے پے درپے جلد جلد کوچ در کوچ کرتا تہا تاکہ سابور کی دار السلطنت پر مستولی ہوجاے
قبضہ کرے اور اوسین فرس کے جو سردار و رؤساہین اونکے سر پر ناگہان جا پہونچے پہلے اس سے
کہ وہ کسی آدمی کو اپنا پادشاہ بنائین اور فارسیون کا قصد و ارادہ نہ تہا مگر یہی دو امر ایک تو یہ
کہ اوسکے روبرو بہاگین یا قلعون گڑہیون مین اوس سے پناہ لین قیصر اپنی اوسی چال
پر چلتا رہا یہانتک کہ سابور کے شہر خاص او رمستقر سلطنت مین پہونچا اوسکو جندی سابور
کہتے تہے قیصر کے لشکرون نے اوسکا محاصرہ کر لیا اور اوسپر گوپہنین نصب کین سرداران
فارس جو اوسین تہے اونکے پاس اسکی دفع مین اس سے بڑہکر اور کوئی حیلہ نہ تہا کہ فصیلات
شہر پناہون کا حفظ وضبط رکہین اور اونپر سے لڑین اور ان سب باتون کو سابور پہلے ہی
سے تفصیلاً جان چکا تہا کیونکہ وزیر اوسکو سمجہایا کرتا اور اشارات ورموز وکنایات کو اپنے
قصون کہانیون مین درج کیا کرتا تہا جب سے کہ قیصر نے سابور کو اوس صورت مین قید کیا تہا
تب سے اوسنے اپنے وزیر سے کوئی کلمہ نہین سنا صرف انہین اشارات کنایات پر دار مدار تشفی
تسلی کا تہا جب سابور نے سمجہ لیا کہ جندی سابور واون پر قیصر کا دباؤ بہت بہاری ہوا ہے
اور گوپہنون کے مارے فصیلین چلنی ہوگئی ہین اور شہر قریب ہے کہ فتح ہوجاوے تو اوسکا
صبر کافور ہوگیا اور اپنے وزیر سے بدگمان ہوا گہبرایا نجات سے ناامید ہوا جو آدمی کہ اوسکے
کہانا لانے پر مقرر تہا جسوقت وہ کہانا لیکر آیا تو سابور نے اوس سے کہا کہ اس طوق نے
مجہے ایسی ایذا دی ہے کہ مین اوسکی برداشت سے عاجز ہوگیا ہون سو اگر تم میری جان کا
باقی رہنا چاہتے ہو تو جو ایذا مجہکو اوس سے پہونچتا ہے تم اوسکو دور کر دو اور مجہے آسائش
وآرام پہونچاؤ اوسکی اور میری گردن کے درمیان مین حریر کے پارچے لگا دو سو

شب وصل ست خواہم اندکی آہستہ تر گردی	فلک از کجرو یہایت نمیگویم کہ برگردی

وہ آدمی مطران کے پاس آیا سابور کی تقریر اوس سے کہی وزیر نے اوسکو سُن لیا جانا کہ سابور
بیشک گھبرا گیا اور بدگمان ہوگیا اور جو اوس نے قصد کیا تھا اوسکو سمجھ لیا جب رات آئی اور
وزیر بات چیت کرنے قصے کہانی کہنے کیواسطے بیٹھا تو مطران سے کہا کہ آج کی رات مجھے ایک
عجیب کہانی یاد آئی کہ اتنی اتنی برسون سے وہ مجھے یاد نہ آئی تھی کاش مین اوسکو اس سفر
سے پہلے بطرک کے روبرو بیان کرتا تو یہ مجھے بہت محبوب تھا مطران نے کہا اے حکیم راہب
مین رغبت رکھتا ہون کہ آجکی رات آپ وہ کہانی مجھسے بیان کرین وزیر نے کہا بہت خوب
مین بسر وچشم اوسکے بیان کرنے کو حاضر ہون پھر بآواز بلند بیان کرنا شروع کیا تاکہ سابور سُنے
حکایت وزیر نے کہا کہ جلیقہ مین ہمارے یہان ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت
تھی حُسن وجمال مین درجۂ کمال کو پہونچی تھی ٥

اوسمین ایک بات ہے ایسی کہ جوانسان مین نہین	وجد مین آنکے صوفی بھی یہ کہتا تہا کبھی

مرد کا نام عین الہلہ عورت کا نام سیدۃ النار تہا یہ دونون میان بی بی آپسمین الفت محبت
بہت رکھتے تھے اونمین سے ایک دوسرے کا بدل نہین چاہتا تھا ایک دن عین الہلہ اپنے
دوست آشناؤن کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا آپسمین بات چیت کر رہے تھے رفتہ رفتہ عورتون کا
ذکر نکلا اونمین سے کسی نے ایک عورت کی تعریف کی کہ وہ جمال بارع حُسن فائق ظرف
رائع دانائی عجیب رکھتی ہے اوسکا نام سیدۃ الذہب ہے یعنی سونا بی بی ٥

بجفت ابروان چون ماہ نو طاق	رخش چون مہر بے ہمتا در آفاق
ز لعلش جوہر یاقوت سیراب	ز رویش پرتو خورشید در تاب

اوسکے حسن وجمال کا وصف سنتے ہی عین الہلہ کو اوسکی طرف میل خاطر ہوا کسی نے خوب کہا ہے

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ۵	بسا کین دولت از گفتار خیزد

بیان کرنے والے سے اوسکی منزل ومسکن کا پتا پوچھا اور بہ زبان حال یون کہنے لگا ۵

ڈہونڈ ہون توکس پتے سے اوسے پاؤن ایخدا	عاشق ہون حسن ساذہ بے خط وخال کا

اوسنے کہا وہ ایک گانون مین رہتی ہے یہ گانون قریۂ عین اہلہ کے سوا تہا عین اہلہ اوس عورت کے حال مین غور وفکر کرنے لگا اوسکے حب اوسکی ہر رگ وپے مین شراب کی طرح سرایت کر گئی اوسکے عشق مین مخمور ومدہوش ہوگیا اسکے نفس نے نہایت درجہ اوسکی طرف تاک لگائی ہوش گیا بیہوشی آئی عقل کی چوکی اوٹھی ہوی وشہوت کی نوبت بجنے لگی بےچینی بیقراری انیس وہمدم ہوئی زبان عشق ترجمان سے یون کہنے لگا ۵

مجہسا ندے زمانے مین پروردگار دل	آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

حکمت حکما نے خوب کہا ہے کہ عقل ایسے ہے جیسے خاوند اور نفس جیسے بی بی اور جسم اون دونون میان بی بی کا گھر ہے جب عقل کا سلطان نفس پر مبسوط ہوتا ہے تو نفس جسم کے مصالح مین مشغول رہتا ہے جیسے بی بی کر خاوند نے اوسکو مقہور کیا دبایا اوسکی ذات واولاد وگھر وخاوند کی مصالح مین مشغول ومصروف کر دیا تو اب وہ اور سب گھر بار درست ہوگیا اور جسوقت سلطان نفس کا عقل پر مبسوط ہوجاتا ہے تو نفس کی سعی وکوشش فاسد ہوتی ہے اور اوسکی چیزین مذموم ہوتی ہین تباہی مین ڈلتے ہین جیسے وہ بی بی جسنے اپنے خاوند کو دبا لیا ہے اوسکو مقہور کر رکھا ہے غرضکہ عین اہلہ سے رہا نہ گیا اوس گانون کی طرف روانہ ہوا جسمین سونا بی رہتی بستی تھی وہان پہونچکر اوسکے منزل ومسکن کا پتا لگایا ۵

اس پتے سے پوچھنا قاصد مکان یار کو	چاندنی کہتے ہین جسکے سایۂ دیوار کو

یہانتک کہ اوسکو جان لیا اب اوسکے گہر کی طرف آمد ورفت شروع کی جاتے جاتے

ایک دن اوسکو دیکھہ لیا دیکھا تو اسکو نہایت ہی خوش شکل خوبصورت نظر آئی ؎

سرتا بپاے او ہمہ روحِ مجسم است		روحِ بدین لطافت و پاکیزگی کم ست

حالانکہ اسکی بی بی سے زیادہ تر حسین نہ تھی حکمت حکماء نے خوب کہا ہے نفس کو ضرور ہے کہ وہ منتقل احوال کیطرف مائل ہو اسلئے کہ ترکیب کے ساتھہ عالم کون کی طرف نقل کیا گیا ہے پھر یہ تفریق عالم فساد کی طرف منتقل ہوگا اور جس چیز کی ابتدا انتقال سے ہوئی اور خاتمہ بھی انتقال سے ہوگا تو اوسکے توسط کے ساتھہ زیادہ تر لایق حال یہی انتقال ہے کل جدید لذیذ ہر نفس کا قال ہے عین الہ کو اوسکے نفس نے اسطرف کھینچا کہ سونا بی کو بکثرت دیکھا کرے پس بحکم نفس بار بار اوسکے گھر کی طرف جانے کا التزام کیا اور اوسکے محاسن مین غور و تامل سے تمتع حاصل کرنے کو اپنی جان پر لازم سمجھا یہانتک کہ اوسکا خاوند اس بات کو سمجھہ گیا وہ ایک آدمی جلیقہ کا رہنے والا سخت طبیعت سخت قلب تندخو درشت مزاج سخت دباؤ والا تھا اوسکا نام ذئب تھا وہ عین الہ کی تاک مین بیٹھا یہانتک کہ اوسپر اسکا گزر ہوا جب ذئب نے اسکو دیکھا تو اسپر دوڑ پڑا حملہ کیا اسکے گھوڑے کو مار ڈالا کپڑون کی چندیان کردین ڈانٹا دبایا جھڑکا سختی کی اور اپنے دوستون سے مدد چاہی اونہون نے عین الہ کو اوٹھا کر ذئب کے گھر مین ڈالدیا گھر کی کسی کوٹھری مین ایک ستون سے باندھ دیا ذئب نے ایک بڑھیا ہاتھہ ناک کٹی کانی بدصورت بدحال کو اوسپر مقرر کیا جب رات آئی تو اوس بڑھیا نے عین الہ کے قریب آگ جلائی اور بیٹھکر تاپنے لگی عین الہ نے اپنی سلامتی و عزت و راحت و آرام کو یاد کیا جسمین کہ وہ تھا ایک سخت نعرہ مارا اور یون کہنے لگا ؎

من بودم و کنجے و حریفے و سرودے		غم راکہ نشان داد و بلا راکہ خبر کرد

بڑھیا اوس پر متوجہ ہوئی اور کہا اے جوان تیرا کیا گناہ ہے جس نے تجھے ذلت و شدت کے گھاٹ

پراوتارا عین اللہ نے جواب دیا مین نہین جانتا ہون کہ میرا کوئی گناہ ہو بڑہیا نے کہا اسیطرح گھوڑے نے سوٗر سے کہا تہا توسوٗر نے اوسکو سچا سنجانا پہر گھوڑے کے حال سے بحث کی توجو بات اوسے معلوم نہ تھی وہ ظاہر ہوگئی اور سوٗر کے گمان کا راست و درست ہونا اوسکو معلوم ہوگیا عین اللہ نے بڑہیا سے کہا اگر تیری راے ہو تو یہ قصہ مجھسے بیان کر کہ کیونکر ہوا تیرا مجھپر احسان ہوگا بڑہیا نے کہا حکایت کہتے ہین کہ کسی بہادر آدمی کا ایک گھوڑا تہا وہ اوسکو عزت و حرمت سے رکہتا اوسکو چاہتا اچھی طرح سے اوسکی خدمت کرتا اپنے مہمات کے لئے اوسکو تیار رکہتا تہا گھڑی بھر اوس سے صبر نہین کر سکتا تہا صبح کے وقت اوسکو سبزہ زار مین لیجاتا زین لگام اوتار ڈالتا اوسکی رسی لنبی کر دیتا وہ لوٹتا پوٹتا یہانتک کہ سورج بلند ہوجاتا پھر اوسے گھر لے آتا تہا ایک دن حسب عادت سبزہ زار کی طرف اوسکو لیکر نکلا اوسکے اوپر سے اوترا ابھی اوسکے دونون پانٗون زمین پر جمنے نہ پائے تھے کہ گھوڑے نے سرکشی کی بند کا زین و لگام لئے ہوئے بھاگتا چلا گیا سوار نے اوسکو تلاش کیا اوسکی جستجو مین بھاگتا پہرا آخر کو عاجز ہوا سورج ڈوبتے وقت اسکی آنکھہ سے غائب ہوگیا سوار ناچار ہوکے اپنے گھر لوٹ آیا ؎

	کاسپ وزن و شمشیر وفادار کہ دید		از اسپ و فا طمع نمے باید کرد	

جب طلب موقوف ہوئی اور رات آئی تو گھوڑے کو بھوک لگی چاہا کہ گھاس چرے لگام مانع آئی قصد کیا کہ کسی پہلو پر قرار پکڑے دونون رکابون نے روکا ارادہ کیا کہ لوٹے پوٹے خوگیر نے اس سے باز رکہا غرضکہ رات بہت ہی بُری طرح بسر کی جب صبح ہوئی تو چلا کہ اس بلا سے نجات ملے اس ایذا سے راحت نصیب ہو اتنے مین ایک ندی پیش آئی اوسمین گھسا تاکہ اوسکو قطع کرکے دوسرے کنارے کی طرف پہونچے وہ نہایت گہری نکلی تو اوسمین تیرنے لگا اسکا تنگ

اور پیش بند ایسے چمڑے کا تہا جو خوب پکا یا نہ گیا تہا جب نہر سے نکلا تو اون دونون کو دہوپ لگی وہ سوکہہ گئے اور سخت ہو گئے اسلیئے اوسکے سینے کا سرور م کر آیا تنگ کی جگہہ سوجہہ گئی اسکی تکلیف اوسپر بہت سخت ہوئی اودہر بہوک ادہر یہ ایذا عجیب مخمصے مین گرفتار رہا کئی دن تک یہی حالت رہی یہانتک کہ چلنے سے عاجز وضعیف ہو گیا ٹہیر گیا اتنے مین ایک سور کا اوسپر سے گزر ہوا اوسنے اسکے مار ڈالنے کا قصد کیا پہر اسکے ضعف وعجز کو دیکھکر مہربان ہو گیا اسکا حال پوچھا اسنے لگام وپیش بند وتنگ کی تکلیف جو اسکو تھی سور سے بیان کی اور اوس سے کہا کہ میرے ساتھہ احسان کر اور جس بلا مین کہ مین مبتلا ہون اوس سے مجھے رہائی دے سورنے گھوڑے سے پوچھا کہ تیرا کیا گناہ ہے جسکے سبب سے تو اس عقوبت کا مستحق ہوا ہے گھوڑے نے کہا میرا کوئی گناہ نہین ہے سورنے کہا ہرگز یون نہین ہے بلکہ تو جھوٹا ہے اپنے گمان مین یا تجھے اپنے جرم سے جہل ہے گھوڑے اگر تو جھوٹا ہے تو مجھے لائق نہین ہے کہ مین تجھسے تیری پہانسی دور کرون تیرے ساتھہ کسی احسان سے پیش آؤن تجھکو اپنا دوست بناؤن تیرے نزدیک شکر کا التماس کرون یا تجھمین اجر وثواب کا طالب ہون کیونکہ **حکمت** حکمانے کہا ہے کہ جب تو نفس کذاب کو دیکھے کہ اوسکو عالم فسادنے پکڑ لیا ہے تو تو اوسکو اوسی کے سپرد کردے اسلیئے کہ وہ بوجہ اپنے فساد ترکیب کے اوس کے ساتھہ لائق تر ہے نفس کذاب کی ترکیب کے فساد پر یہ دلیل ہے کہ وہ صدق وراستی سے معرض ہے حوادث مین حقیقت سے روگردان ہے عدم محض کی طرف مائل وراغب ہے تو عدم کو وجود اور باطل کو حق تصور کرتا ہے اور جو شخص کہ نفس کذاب کے دہوکے مین آتا ہے اوسکی بات کی طرف مائل ہوتا ہے اوسکے نفس مین اس بات کو متصور کر دیتا ہے یعنی اسکے کہا ماننے سے وہ بھی عدم کو وجود باطل کو حق تصور کرنے لگتا ہے **حکمت** یہ بھی کہا ہے کہ تو رذیل طبیعت والون کی مقاربت ومصاحبت سے پرہیز کر

تاکہ تیری طبیعت اونکی طبیعتون سے کوئی برائی چرا نہ لے اور تجھے خبر تک نہو **حکمت** یہ بھی
کہتے ہین کہ تو رذیل کمینے کے صالح و درست بنانے مین او راوسکی دوستی و مصافات حاصل
ہونے مین طمع نکر کیونکہ اوسکی طبیعت زیادہ تر صادق ہے اوسکے لئے تجھسے تو وہ ہرگز اپنی طبیعت
کو تیرے لئے ترک نکرے گا پھر سور نے کہا گھوڑے اگر تو اپنے جرم سے جاہل ہے جسکے سبب سے
تو اس عقوبت کا مستحق ہوا ہے تو تیرا جہل ساتھہ گناہ کے گناہ سے بڑا ہوا ہے کیونکہ جسکو اپنے
گناہون سے جہل ہوگا وہ اوسپر اصرار کریگا اور اپنی نجات و فلاح سے ناامید ہوگا **حکمت**
یہ بھی کہتے ہین کہ تو جاہل سے احتراز کر اسلئے کہ وہ خود اپنی جان پر جنایت کرتا ہے اور تو
اوسکو کچھہ اوسکی جان سے زیادہ تر محبوب نہین ہے **حکمت** یہ بھی کہا ہے کوئی چیز نہین ہے
کہ وہ زیادہ تر مشابہ ہو ساتھہ کذب کے جہل سے یعنی جہل کو کذب سے بہت ہی مشابہت ہے
وجہ اسکی یہ ہے کہ کذاب جان بوجھکر صورت محسوس اور قضیۂ محسوس کو بہلاتا ہے اور کذب
کو خیال مین لاتا ہے جو کہ ان دونون کی ضد ہے یہانتک کہ یہ خیال اوسکی عقل مین منطبع و
منتقش ہوجاتا ہے اور صواب و راست کو عمداً چھوڑتا اور غیر صواب کو اختیار کرتا ہے اور
جاہل اشیاء کو خلاف ما ہی علیہ پر دیکھتا ہے قبیح کو حسن حسن کو قبیح سمجھتا ہے جاہل و کذاب
مین فرق صرف اتنا ہے کہ کاذب تو وہ کام کرتا ہے جسمین اپنی خطا کو جانتا ہے اور جاہل
اس بات کو نہین جانتا ہی سو جاہل اپنی جان پر اور غیر کی جان پر کاذب سے بھی زیادہ تر جنایت کرنیوالا ہے
گھوڑے نے سور سے کہا تجھے یہ لائق ہے کہ تو احسان و نیکی کرنے مین بے رغبتی نکرے
سور نے کہا مین کچھہ اس بات مین بے رغبت نہین ہون لیکن **حکمت** حکماء فرماتے ہین
کہ عاقل اپنے احسان کے لئے اختیار و پسند کرتا ہے جیسے بیج بونے والا اپنے بیجون کے
لئے جنکو بوویگا وہ زمین اختیار کرتا ہے جو کہ پاک صاف پیداوار ہوتی ہے سوائے گھوڑے

تو مجھسے اپنا پہلا حال بیان کر جسمین تجھکو یہ بلا نازل ہوئی اور اس سے پہلے تیرا کیا حال
تہا تاکہ مین جانون کہ یہ بلا تجھکو کہان سے آئی ہے گھوڑے نے اپنا سارا حال بیان کیا
کہ مین سوار کے پاس اسطرح تہا اور اوس سے یون جدا ہوا اور راہ مین یہ تکلیف پہونچی یہانتک
کہ تجھسے ملاقات ہوئی سور نے کہا اب مجھے ظاہر ہوگیا کہ تو اپنے جرم سے جاہل ہے اور تیرے
چھہ جرم ہین اول یہ ہے کہ تونے اپنے سوار کو ذلیل و خوار کیا جسنے تیرے ساتھہ احسان کیا
اور تجھے اپنے مہمات کے لئے تیار کیا تہا دوسرا جرم یہ ہے کہ تونے اوسکے احسان کا کفران
کیا ناشکری سے پیش آیا تیسرا جرم یہ ہے کہ تونے اپنی طلب مین اوسکو ضرر پہونچایا چوتہا
جرم یہ ہے کہ تونے اوس چیز پر تعدی کی جو تیری ملک نہ تھی وہ زین و لگام ہے پانچوان
جرم یہ ہے کہ تونے اپنے نفس کے ساتھہ برائی کی اسلئے کہ تونے وحشت و نفرت اختیار کی
جسکا تو اہل نہ تھا نہ تجھکو اوسپر قدرت تھی چھٹا جرم یہ ہے کہ تونے اپنے جرم پر اصرار کیا اپنی
گمراہی مین پڑہتا رہا کیونکہ تجھے اسپر قدرت تھی کہ تو اپنے سوار کی طرف لوٹ جاتا اور جو بیوقوفی کہ
تجھسے صادر و سابق ہوئی اوسکی درگزر اوس سے چاہتا اپنا قصور معاف کراتا پہلے اس
کہ بھوک و لگام و تنگ و پیش بند تجھے ضعیف کردین اپنی تنگی سے تجھے ایذا پہونچائین گھوڑے
نے سور سے کہا اب جو تونے مجھکو میرے جرم معلوم کرادیئے اور جس بات سے مین غافل
ذاہل اور حجاب جہل و نادانی سے محجوب تہا اوس سے تونے مجھکو آگاہ و بیدار کردیا تو چلا جا
اور مجھے چھوڑ دے کیونکہ مین جس بلا مین مبتلا ہون اوس سے بھی کئی چند بلا و تکلیف کا
مستحق ہون سور نے کہا جبکہ تو اس عذر کو سمجھہ گیا اور اپنے نفس کو ملامت و توبیخ کرچکا
اور اپنے نفس کے لئے بہ سبب اوسکے جہل کے عقوبت اختیار کی اور اس حکمت کو برتاؤ مین لایا
جسکو یاد کی تو اب تو اس لایق ہے کہ تجھسے تیری تکلیف دور کی جاوے اور تجھے راحت و آرام

پہونچ پا جاے حکمت کہتے ہین کہ ادیب لوقانے اپنے گھر کے دروازے پہ حکیت لکھ دی تھی کہ اوسکی حکمت سے نفع نہ پائیگا مگر وہ شخص جسنے اپنے نفس کو پہچانا اور اوسکو اوسکی قدر و انداز سے کے پاس کھڑا کیا سو جو شخص اس صفت کا ہو تو وہ داخل ہو ورنہ لوٹ جاے یہانتک کہ اس صفت کا ہو جائے پھر سوار نے لگام کی باگ کاٹ ڈالی وہ گر پڑی تنگ کو کاٹ دیا گھوڑے کو راحت پہونچی اندا دور ہوئی وزیر نے کہا جبکہ عین الہ نے بڑھیا کی بات چیت کو سُنا اور جو مثلین کہ اوس نے بیان کین اونکو سمجھا بوجھا تو بڑھیا پر متوجہ ہوا اور کہا تو نے جو بات کہی تو اوسمین سچی ہے اور جو مثال میرے لئے بیان کی وہ ٹھیک ہے تو نے مجھپر میرے کام کی حقیقت کھولدی اور مجھکو ایسی حکمتون کا فائدہ دیا جنکا مثل و نظیر نہین ہے اور تو نے مجھے ادب سکھایا تو مین مؤدب ہو گیا مجھے تو نے وعظ کیا مین نے تیری نصیحت قبول کی پھر بڑھیا سے اپنا قصہ بیان کیا اور اس بات مین اوسکی طرف رغبت کی کہ وہ احسان کی اسپر منت رکھے اور اوسکو رہا کردے جسطرح کہ سوار نے گھوڑے کے ساتھ کیا بڑھیا نے اوس سے کہا کہ تو ناتجربہ کار ہے تجھے اکثر امور کی بصیرت و سمجھ نہین ہے جس بات کا تو مجھسے سوال کرتا ہے مجھے اسوقت اوسکے کرنے کا مقدور نہین ہے شاید آیندہ مین تیرے لئے کوئی کشائش و نکاسی اوس بلا سے جسمین تو مبتلا ہے پاؤن سو تو اب صبر اختیار کر یہ کہکر بڑھیا عین الہ کے بات کرنے سے رُک گئی جب وزیر اپنی کہانی مین یہانتک پہونچا تو سطران پر متوجہ ہوا اور اوس سے کہا کہ مجھے سر مین درد معلوم ہوتا ہے اور اعضا مین فتور و سُستی محسوس ہوتی ہے آج کی رات مجھسے نہین ہو سکتا ہے کہ مین اس قصے کو تمام کرون شب آیندہ مین شاید میری طبیعت شگفتہ و درست ہو گی تو مین اوسکو کہہ سکونگا اوسکو پورا بیان کر کے آپ کی مسرت و خوشی کو کامل کردونگا وزیر تو یہ کہکر اپنی خوابگاہ کی طرف چلا گیا سابور اپنے وزیر کی کہانی

مین غور و فکر کرنے لگا جن امثال سے کہ وزیر نے کہانی کو وضع و مزین کیا تہا اونمین تامل فرماتا رہا بعد فکر و تامل کے یہ سمجہا کہ وزیر نے عین اہلہ کے ساتھہ اوس سے کنایہ کیا کیونکہ فارس کا بادشاہ ہے اور اوسکی مملکت و اقلیم بابل سے سیدۃ النار کے ساتھہ اشارہ کیا اسلئے کہ اوسکی رعیت آگ کو پوجتی ہے اور بلاد روم سے سیدۃ الذہب کے ساتھہ کنایہ کیا اور قیصر سے ذئب کے ساتھہ اشارہ کیا جسکے حقمین کہا تہا کہ وہ سیدۃ الذہب کا خاوند ہے اور سابور کا نفس جو کہ طرف دیکہنے مملکت روم کے مائل ہوا اس سے یہ کنایہ کیا کہ عین اہلہ کا جی سیدۃ الذہب کے دیکہنے کو مائل ہوا اور ذئب نے جو عین اہلہ پر قبضہ کیا یہ کنایہ ہوا اس سے کہ قیصر نے سابور کو پکڑ لیا اور امثال حکیمہ جو بیان کین اونمین تادیب ہے اوسکو اوسکی حرص و شرہ پر اور اسپر کہ اوسنے اپنی جان کو دہوکے مین ڈالا اور اپنے ناصحین کی مخالفت کی رہی ٹرہیا ہا تہہ ناک کٹی کانی بدصورت سو یہ خود وزیر نے اپنے نفس سے کنایہ کیا کہ مین اسیطرح عاجز و حزین و غمگین و ذلیل معطران کی خدمت مین ہون اسکی خوشی و رضا کو طلب کرتا ہون اسکی خوشامد و چاپلوسی مین ہون اور یہ بہی سمجہا دیا کہ اسوقت اوس سے اوسکا رہا کرنا ممکن نہین ہے اور وہ اوسکی رہائی مین ساعی ہے سابور نے جب یہ سب باتین سمجہہ لین تو اوسکے جی کو تسکین ہوئی اور پہر اپنے وزیر پر اعتماد ہو گیا اور کشائش و نجات کی ہوا پائی اور اسی بات پر ساری رات اور اوسکی صبح کو شب آیندہ تک قائم رہا جب شب آیندہ کو معطران کہانے پینے سے فارغ ہوکر مجلس مسامرت و منادمت مین بیٹہا تو وزیر سے کہا اے حکیم راہب تم مجہے خبر دو کہ عین اہلہ کا کیا حال ہوا اور اوسکی شدت و ایذا کا انجام کیونکر ہوا اور بڑہیا نے اوسکو ذئب کی قید سے رہا کیا یا نہین میرا نفس اسکے جاننے کا منتظر و متطلع ہے مین آجکی رات تمہارے حال کو اچہا دیکہتا ہون وزیر نے کہا مین نے آپ کے فرمانے کو بسمع قبول سنا مین آپکے حکم کی بجا آوری کو حاضر ہون پہر

مطران پر متوجہ ہوا قصہ بیان کرنا شروع کیا کہا کہ عین الملہ اوس رات کو تمام شب اپنی حالت
پر بندھا بندھا یا رہا جب صبح ہوئی تو زمب آیا اور عین الملہ کو قتل کی دھمکی دی اور بندہ جو و بندھے
ہونے کے ایک بھاری بیڑی اور ڈال گیا اور اوسکے پاس سے چلدیا عین الملہ نے دو دن اپنا آرزو
تمنائین کر کے تمام کیا جب رات آئی تو گھبرایا بیچین ہوا وحشت نے گھیر لیا رونا چلایا نالہ و فریاد کی

جان غم فرسودہ دارم چون ننالم آہ آہ	بحت خواب آلودہ دارم چون نگریم زار زار

وہی بڑہیا آئی اسکے قریب آگ جلائی تاپنے بیٹھی پھر عین الملہ پر متوجہ ہوئی اور کہا کہ تو اپنے
جی کو تسلی دلاسا دے صبر کر لوگون کی مصائب کو یاد کر اونکی پیروی و تاسی اختیار کر اور تیری
جان جو ابھی تک باقی اور محفوظ ہے یہ ایک بڑی نعمت ہے اس سے غافل و اہل نہو عین الملہ نے
اوس سے کہا کہ کہنے والے نے سچ کہا ہے ھان علی الطلیق صالقی الاسیر یعنی قیدی کو جو ایذا
ہوتی ہے وہ اوس شخص کو جو قید نہین ہے سہل و آسان معلوم ہوتی ہے بڑہیا نے کہا کہ اے جوان
تجھے تیری نوعمری نے بہت سے حقائق کے دریافت کرنے سے قاصر رکھا ہے کیا تو ایک قصہ
سنتا ہے جسمین تجھکو تسلی ہو عین الملہ نے کہا ہان تو اوسکے بیان کرنے کا مجھپر انعام کر بڑھیا نے
اوس سے کہا **حکایت** کہتے ہین کہ ایک تاجر بڑا دولتمند تھا اوسکا ایک بیٹا تھا اوسکے سوا
اور کوئی اولاد نہ تھی اوس سے بہت محبت رکھتا تھا اوسپر بغایت فریفتہ و شیدا تھا اوسکے کسی
دوست ملاقاتی نے ایک چھوٹا بچہ ہرن کا چلتا پھرتا ہوا اوسکو تحفہ مین دیا تاجر کے بیٹے کا
دل اوس سے متعلق ہوا دم بھر اوس سے جدا نہ ہوتا تھا گھر والون نے اوسکو عمدہ نفیس زیور پہنایا
اوسکے دودہ پلانے کو ایک بکری باندہ دی یہانتک کہ جب بچہ قوی ہوا اور اوسکے سینگ نکلے
تو ولدتاجر نے اپنے گھر والون سے کہا کہ ہرن کے بچے کے سر مین یہ کیا چیز ہے اونہون نے
کہا یہ اوسکے سینگ ہین اونکی سیاہی و چمک لڑکے کو بہت ہی پسند آئی اونہون نے کہا کہ وہ عنقریب تیرے سینگے

دراز ہون گے اونکی صفت ایسی ویسی ہوگی لڑکے نے اپنے باپ سے کہا مین چاہتا ہون کہ ایسا
ہرن دیکھون جسکے دو سینگ بڑے بڑے ہون اوسکے باپ نے حکم دیا تو اوسکے لئے ایک ہرن
شکار کرکے لائے جسکے اگلے دو دانت اوگ چکے تھے قوت و نمو اوسکا پورا ہوچکا تھا لڑکے کو وہ
پسند آیا گھر والون نے اوسکی آو بھگت کی اوسکو زیور پہنایا مانوس کیا وہ مانوس ہوگیا اور بسبب
مجانست طبیعت کے ہرن کے بچے سے اوسکو الفت ہوگئی بچے نے ہرن سے کہا کہ تیرے دیکھنے
سے پہلے مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ زمین مین میرے اور ہمشکل بھی ہین پھر جب مین نے تجھکو دیکھا
تو میرے جی مین آیا کہ تیرے سوا اور بھی ہمشکل میرے ہین ہرن نے کہا ہان تیرے ہمشکل تو بہت ہین
بچے نے کہا وہ کہان ہین ہرن نے اوس سے کہا کہ وہ وحشی ہین آدمیون سے علیحدہ جنگلون
مین رہتے بستے ہین لوگون سے بھاگتے پھرتے ہین اور بیان کیا کہ اونکی چراگاہین اور پانی پینے
کے گھاٹ اور اونکے جوڑے ہین اونکے بچے کچے ہوتے ہین جب بچے نے ہرن سے یہ سب تقریر سُنی تو
خوش ہوا اور تمنا کی کہ اونکو دیکھے اونکے ساتھ رہے ہرن نے اوس سے کہا کہ یہ ایسی تمنا ہے کہ
اسمین تیرے لئے کوئی خیر نہین ہے تو نے عیش و آرام و امن و بے خوفی مین پرورش پائی ہے تو
اسکے سوا اور کچھ نہین جانتا پہچانتا ہے اور اگر تیری تمنا پوری ہوجاوے اور تو وہان پہونچے تو
تجھے تکان و ایذا ہوگی **حکمت** حکماء کہتے ہین تین چیزین ہین کہ جو کوئی اونکو اونکی جگہہ مین
نہین اوتارتا ہے اور اونکے حقوق کی رعایت نہین کرتا ہے تو بہت جلد وہ اوس سے جدا
ہوجاتی ہین اور اوسکے قرب سے نقل کرجاتی ہین ایک ملوک و پادشاہ دوسری علماء تیسری
نعمتین **حکمت** یہ بھی کہتے ہین کہ امانی و تمنائین شدت و تکلیف مین تو ارتیاح و راحت ہوتی
ہین اور رخاء و فراخی مین جماح و سرکشی تو عاقل کو لائق نہین ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے آمال
و امانی کا اذن دے مگر اوسقدر مین اذن دے جس سے وحشت کو اُنس ہو اور کربت و تکلیف سہل و آسان پڑجاے

اسلئے کہ غلبہ امانی کا نفوس پر ایسا ہوتا ہے جیسے امیر ہنجا تا سفلون کمینون کا کہ وہ سرون کو دم اور دمون کو سر کر دیتے ہین او قلب اعیان مین سعی کرتے ہین اور صواب کی صورت بگاڑ لیتے ہین سعی و کوشش فرماتے ہین ہرن کے بچے نے ہرن سے کہا کہ مجھے تو ضرور ہے کہ مین اپنے ہمشکلون مین جا ملون جب ہرن نے دیکھا کہ غزال باز نہین آتا ہے اور اوسپر اس بات سے ڈر گیا کہ مبادا کہ ہیر کوئی بلا واقع نہ ہو جاوے قبل اسکے کہ وہ اپنی مراد و تمنا کو پہونچے کیونکہ وہ ناتجربہ کار ہے اسلئے زمانہ کے مکرون فریبون سے بچاؤ کرنا نہین جانتا ہے تو اوسکی پیروی کرنے اور اوسکے ساتھ رہنے سے کوئی مخلصی نہ پائی تاکہ اوسکی الفت کی حرمت کا حق ادا کرے سو اوس نے ایسا ایک وقت تاکا جسمین بھاگنا ممکن ہو پھر دونون ساتھ نکلے یہانتک کہ جنگل مین پہونچے غزال نے جو وقت جنگل کو دیکھا تو خوش ہوا اور اکڑ کر چلا اور دوڑنے لگا کوئی شئے اوسکو باز رکھنے والی نہ تھی اسلئے ایک تنگ کھائی مین گر پڑا اوسکو سیل نے کاٹ ڈالا تھا اوسمین پھنس گیا اور انتظار کیا کہ اوسکے پاس ہرن آوے تاکہ اوسکو اوس گڑھے سے نکالے نجات دے سو وہ اوسکے پاس نہ آیا ہرن کا بچہ اوسی گڑھے مین رہا تاجر کا بیٹا جب صبح کو اوٹھا تو ہرن کے بچے کو اور ہرن کو گم پایا اونکے گم ہونے سے گھبرایا اوسکے باپکو اوس پر خوف ہوا یعنی مارے رنج کے کہین جان نہ دیدے تو اوس نے جو لوگ اوس شہر مین شکار کرتے تھے اون سب کو بلایا اور سارا قصہ کہا اور اونکو تکلیف دی کہ ہرن کو اور ہرن کے بچے کو تلاش کرین اور جو کوئی اون دونون کو پائے اوسکو بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا وہ سب نرم سخت زمین مین پھیل پڑے اونکو تلاش کرتے پھرتے تھے اور تاجر خود اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے نوکر چاکرون کو شہر کے دروازے پر متفرق کر دیا کہ انتظار کرین کہ شکاریون مین سے کون آتا ہے پھر وہ اور اوسکے دو غلام چلے یہانتک کہ جنگل مین پہونچے تاجر نے دور سے دیکھا کہ کوئی آدمی کسی چیز پر جو اوسکے روبرو ہے سرنگون ہو رہا ہے یہ اوسکی طرف دوڑا تا کہ وہ

ایک صیاد تھا کہ اوس نے ایک ہرن کو باندھا تھا چاہتا تھا کہ اوسے ذبح کر ڈالے تاجر نے اوسکو
غور سے دیکھا تو وہی ہرن تھا جسکو طلب کرتا تھا صیاد کے ہاتھہ سے اوسکو چھڑایا اور اپنے
خادمون کو حکم دیا کہ اوسکی جامہ تلاشی کرین اونھون نے تلاشی کی تو اوسکے پاس وہ زیور پایا
جو اوس ہرن پر تھا اوس سے پوچھا کہ یہ ہرن تیرے ہاتھہ کسطرح لگا اور اوسکو کہان پایا اوسنے
کہا کہ مین رات کو جنگل مین شکار کرتا تھا مین نے جال نصب کیا اور اوسکے قریب گھات مین
بیٹھا جب صبح ہوئی تو یہ ہرن آیا اور اسکے ساتھہ ایک بچہ تھا سو بچہ تو دوڑتا کودتا پھاندتا ایک
جانب کو چلا گیا وہ جانب جال کی نہ تھی اور یہ ہرن چلتا ہوا آیا یہانتک کہ جال مین پھنس گیا
مین نے اوسکو پکڑ لیا اور قصد کیا کہ اوسکو شہر مین لیجاؤن جب مین اسجگہہ پہونچا تو مجھے یہ بات
ظاہر ہوئی کہ مین جو اس ہرن کو شہر مین لئے جاتا ہون مین اس بات مین خطا کار ہون اسلئے
کہ مین نے جانا کہ اسکو جب دیکھینگے تو جو زیور اسپر تھا اوسکا مطالبہ مجھسے کرینگے سو مین نے
چاہا کہ اسکو ذبح کرکے اسکا گوشت شہر مین لیجاؤن یہ میری خبر ہے تاجر نے اوس سے کہا بیشک
تیری شح وحرص و دلیدہ پن نے تجھپر خیبت وحرمان کی جنایت کی تیرا کیا بگڑتا کیا نقصان ہوتا
اگر تو اسکو چھوڑ دیتا اور جو زیور و زینت کہ اوسپر تھی اوسکو لے لیتا مقرر کہنے والے نے سچ کہا ہے
کہ نہین داخل ہوتی ہے شرہ کسی مدخل مین مگر اوسکے پیچھے محرومی ہوتی ہے اور نہین داخل ہوتا
ہے بخل کسی مدخل مین مگر اوسکے عقب مین حسرت ہوتی ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ جس شخص کو بخل
و شرہ ایسے لقمے کے کھانے پر باعث ہوا جس سے اوسکے نفس نے گھن کی تو اوسنے محرومی سے
تعرض کیا جو کھایا ہے اوسکو قے کر دیگا اور اوسکے جدا ہوتے وقت اوسپر حسرت ہوگی پھر تاجر نے
اوس ہرن کو ہمراہ ایک غلام کے اپنے لڑکے کی طرف روانہ کیا اور اوس صیاد سے کہا کہ تو میرے ساتھہ
لوٹ چل مجھے وہ طرف بتا کہ جسطرف تو نے ہرن کے بچے کو دوڑتا ہوا دیکھا ہے صیاد تاجر کو

اوسطرف لوٹالایا صیاد نے تلاش کرنا شروع کیا اونچی اونچی جگھون پر چڑہتا پھرتا تہا اور تاجر
اوسکے قدم بقدم تہا اتنے مین تاجر نے ہرن کے بچے کی آواز سنی اور اسکو آواز دی جب اوسنے
تاجر کی آواز سنی تو اسکو پہچانکر آواز دی تاجر اوس آواز کے پیچھے گیا یہانتک کہ اوسپر جا کھڑا ہوا
دیکھا تو ایک تنگ کھائی مین پھنسا پڑا ہے تاجر نے اوسکو پکڑ لیا اور صیاد کو پکارا اوسکو چند روپئے
دیئے اور اوسکو لوٹا دیا پھر تاجر غزال کو لیکر اپنے لڑکے کی طرف لوٹ آیا لڑکے کی خوشی پوری
ہوگئی اب اس قصے کے بعد سے غزال ہرن سے کنارہ کرنے لگا جب اوسکو دیکھتا تو اوس سے علیحدہ
ہوجاتا اوس سے الفت نکرتا جیسی کہ پہلے الفت کرتا تہا جسوقت کسی جگہہ مین دونون جمع
ہوجاتے تو غزال ہرن سے سخت نفرت کرتا وہان سے بھاگ جاتا ان دونون کے آپسمین
مالوف نہونے سے لڑکے کا مسرت منغص ہوگئی اوسکے گہروالون نے ہرچند سعی وجہد کی ہر طرح
کے حیلے کئے کہ غزال وہرن کو حالت الفت وسکون پر جمع کرین لیکن اونسے یہ نہوسکا ایک
دن غزال کسی گہر مین سورہا تہا کہ اتنے مین ہرن اوسپر داخل ہوا اوسپر عتاب کیا کہ تو مجھہ سے
کیون نفرت کرتا ہے اور مدت دراز ہوئی کہ تو نے مجھکو چھوڑ دیا غزال نے اوس سے کہا کیا تو
اپنے غدر و بے وفائی کو بھول گیا جسوقت کہ مین تیری مدد کی طرف نہایت حاجتمند اور تیری
نصرت پر بغایت اعتماد و وثوق کئے ہوئے تہا تو نے اوسوقت میرے ساتھہ بدعہدی بیوفائی
کی ہرن نے اوس سے کہا کہ مین نے نہ غدر کیا نہ بدعہدی بیوفائی کی نہ خیانت کی لیکن تو
ابھی ناتجربہ کار ہے علم تجربہ مین تجھکو رسوخ نہین ہوا ہے اسلئے تو بری بیگناہ پر تہمت لگاتا ہی
اور جس بلا مین کہ تو پھنس گیا تہا مین اوس سے تیرے رہا کرنے کے واسطے پیچھے نہین رہا مگر مین
پیچھے رہنے کی طرف مضطر تہا مین تیری طرف جلد آنے سے عاجز و ناچار تہا اور اپنا قصہ
اوس سے بیان کیا اور کہا کہ مین صیاد کے جال مین پھنس گیا تہا جب یہ تقریر ہرن کی

ہرن کے بچے نے سُنی تو اوسکا عذر معلوم کیا اور پھر دونون سابق الفت پر مالوف ہوگئے
جب عین اہلہ نے بڑھیا کی حکایت سُنی اور اوسکی مراد سمجھی کہ اسکی رہائی سے عاجز ہے تو بڑھیا
کی بات چیت کرنے سے رک گیا کہتے ہین وزیر سابور جسوقت کہانی کہتے کہتے یہانتک پہونچا
تو چپ ہو رہا سطران نے اوس سے کہا اے حکیم راہب یہ کیا سکوت ہے شاید آپ چاہتے ہین
کہ انجام عین اہلہ کے خبر دینے سے تاخیر کرین اور جو کچھ کہ اوسکو ذئب سے پہونچا اور جو کچھ کہ
بڑھیا نے اوسکے ساتھہ کیا اسکے بیان کرنے مین دیر فرمائین وزیر نے کہا مین اپنے اعضا مین
سُستی پاتا ہون اسلئے اوسکے بیان کرنے سے اسوقت عاجز ہون سطران نے اوس سے
کہا کہ آپ ایسا نکرین کیونکہ یہ بات مجھے بُری معلوم ہوتی ہے اوسکی برداشت مجھپر شاق
گذرتی ہے آپ آج رات میرے لئے اپنی جان پر تکلیف گوارا کرین اسلئے کہ مین آپ کی
تانیس مین راغب آپکی کہانیون پر فریفتہ ہون وزیر نے کہا اگر یون ہے تو مین آپکی رضا جوئی
کے واسطے بیان کرتا ہون اے سطران اگر آپ جانتے جو عجائب اخبار و غرائب اسمار کہ مین نے
آپ کے لئے ذخیرہ کر رکھی ہین تو آپ نہایت ہی اوس سے تعجب کرتے پھر کہانی کہنا شروع
کیا کہا کہ عین اہلہ نے جسوقت بڑھیا کا قصہ سُنا اور اوسکی مراد کو سمجھہ گیا تو اوسکی بات چیت کرنے
سے رُک گیا اور رات بہت بُرے حال سے کاٹی جب صبح ہوئی تو اوسکے پاس ذئب آیا اوسکو
بہت بُرا بھلا کہا سختی و درشتی سے پیش آیا تہدید و توبیخ کی مار ڈالنے کی دہمکی دی بیری پر بیری اور بُرائی

آہ زین طالع برگشتہ کہ ہر روز مرا	۵	رہ بجائے بنماید کہ بلا بیشتر ست

اور اوسکو جتا دیا کہ اب نہ اوسکا کوئی مددگار ہے نہ اوسکے ہاتھہ سے کوئی اوسکا چھڑانیوالا ہے
یہ کہکر چلدیا عین اہلہ اپنی جان کو بقیۂ روز مین پھسلاتا اور اوسکو کشائش کی تمنا و آرزو دیتا تھا
جب رات آئی تو وحشتناک ہوا اور افکار مرضہ نے اوسکو گھیرا منتظر بیٹھا کہ وہی بڑھیا اوسکے

پاس بیٹھے یا اوس سے بات چیت کرے ٥

آب حیوان تیرہ گون شد خضر فرخ پی کجاست		خون چکید از شاخ گل باد بہاران را چہ شد

سوٹہ بیانہ بیٹھی نہ اوس نے بات چیت کی اور جس گہر مین کہ عین اہلہ تھا اوسمین آتے جاتے کثرت سے آمد و رفت کرتی ٹھیرتی نہین عین اہلہ اوس سے بدگمان ہوا اور ہلاکت کا یقین کر لیا اور اسمین کچہ شک نہ کیا کہ ذئب اوسکو اوس رات مار ڈالیگا تو رونا شروع کیا یہانتک کہ اول حصہ رات کا گزر گیا ٥

عیش کا نام نہ لیتا کبھی دنیا مین کوئی		ہمسے دو چار بھی ہوتے جو رلانے والے

ہر چند عین اہلہ نے اپنی جان کو سمجھایا آرزو و تمنا سے بہلایا مگر بلا ایسی سخت تھی کہ آخر کو نا اسید ہوا بول اوٹھا تسلیم و رضا سے کترانے لگا ٥

سخت مشکل ہے شیوۂ تسلیم		ہم بھی آخر کو دل چرانے لگے

پھر عین اہلہ نے بڑھیا سے کہا تجھے کیا ہوا ہے کہ تو آج کی رات مجھے انس نہین دیتی میری مونس نہین بنتی اپنی بات چیت سے تسلی بخش نہین ہوتی نہ تو میرے پاس بیٹھتی وہ بیٹھہ گئی اور اوس سے کہا کیا تو نے مجھے نہین دیکھا کہ میرے ہاتھہ ناک کٹے ہین کانی ہون بدصورت بدحال ہو رہی ہون میری بُری حالت کا دیکھنا کیا تجھے تاسی و تسلی پر باعث نہین ہوا تو تو اللہ سبحانہ وتعالے کی حمد کر اوسکا شکر ادا کر کہ اوس نے تیرے نفس کو صحیح سالم رکھا تیری بلا سے بہو بلا کہ زیادہ تر بڑی تھی اوس سے تجھے عافیت بخشی یہانتک کہ تو نے یہ کہا ہان علی الطلیق ما لقی الاسیر اگر تو ظاہر حال سے میرے باطن حال کا قیاس کرے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ میری یہ قید تیری قید سے زیادہ تر سخت ہے لے سن مین اپنا قصہ تجھے بیان کرتی ہون وہ یہ ہے کہ مین ایک سوار کی بی بی تھی وہ میرے ساتھہ احسان و نرمی کرتا مجھسے محبت رکھتا تھا مین اوسکے ساتھہ عیش

واسع وخوشگوار وراحت وآرام مین تھی ایک مدت دراز تک اسی حالت پر رہی مینے اوسکے
واسطے بہت سی اولاد لڑکے لڑکیان جنین اونہون نے عیش ونعمت مین پرورش پائی بڑے
ہوئے پادشاہ میرے خاوند پر خفا ہوا کوئی بات اوس سے ہوگئی تھی اوسکو مار ڈالا اور اوسکی اولاد
ذکور کو قتل کیا اور مجھکو اور میری بیٹیون کو متفرق بیچڈالا مجھے اس سوار نے جس نے تجھپر ظلم و
زیادتی کی خرید لیا اور اس گانوٗن مین اوٹھالایا میرے ساتھہ برائی کی اور ایسے کام کی مجھے تکلیف
دی جسکی مجھے طاقت وقوت نہین ہے اور بدون کسی گناہ کے مجھپر بہت کچھہ ظلم کیا اسلئے کہ یہ
سختی ودرشتی وقساوت پر مجبول ہوا ہے اسکی فطرت مین ظلم وزیادتی رکھی گئی ہے مین نے
کئی بار اوس سے سوال کیا کہ میرے ساتھہ نرمی ورفق کا برتاؤ کرے اوسکے بھائی بندون سے
اور جنکا وہ لحاظ کرتا ہے اونسے سفارش کرائی کہ مجھسے کام کی تخفیف کرے یا مجھے بیچڈالے سو
میرے سوال نے اور سفارشون نے سوائے سختی و ایذا دہی کے اور کچھہ زیادہ نہ کیا آگے سے
بھی زیادہ ظلم وسختی کرنا شروع کردیا سات برس تک اسی حالت مین رہی پھر مین بھاگ گئی تو
وہ میرے پیچھے لگا مجھے پکڑلایا میری ناک کاٹ ڈالی پھر وہی سختی و ایذا دہی کرنے لگا پھر مینے
سوال کیا سفارش چاہی وہ اوسی اپنی حالت پر رہا سات برس اور اسی حال پر بسر کئے پھر
بھاگی اب بھی پکڑلایا ایک آنکھہ پھوڑ ڈالی اور وہی ظلم کرنے لگا سات برس اور اسی حالت پر
بسر کئے پھر بھاگی پھر پکڑلایا ایک ہاتھہ کاٹ ڈالا اور کہا کہ اب صرف تیرے اعضا سے جنسے
مین نفع لون ایک آنکھہ ایک ہاتھہ دو پاؤن باقی رہگئے ہین سو اگر تو اسکے بعد بھاگے گی تو مین
تیرے دونون پاؤن کاٹ ڈالونگا اور تجھکو باقی رکھونگا تیری ایک آنکھہ سے حراست
نگھبانی کا نفع لونگا او تیرے ہاتھہ سے کام کاج کا فائدہ اوٹھاؤنگا اور اس بات پر سخت
سخت قسمین کھائین اور وہی ظلم وجور وضرر وایذا پھر کرنے لگا اب مین نے اسپر عزم کرلیا ہی

کہ آجکی رات تجھکو رہا کر دون اور جس بلا مین کہ مین مبتلا ہون اوس سے راحت و آرام چاہنے
کے لئے اپنی جان کو اپنے ہی ہاتھہ سے قتل کر ڈالون اور اسی لئے تو نے مجھکو دیکھا ہے کہ مین
بکثرت تیری طرف آتی ہون اور چلی جاتی ہون اور یہ میری آمد و رفت صرف اسلیئے ہے کہ مین
موت سے حیرت و گھبراہٹ مین ہون حال آنکہ میرا جی موت پر خوش ہے پھر اوس نے
عین اہلہ کی بیڑیان کھولین اور اوسکے بند مین کاٹے اور ایک چھری لی عین اہلہ نے اوس سے
کہا اگر مین تجھکو چھوڑون کہ تو اپنی جان کو قتل کر ڈالے تو مین تیرے خون مین تیرا شریک
ہوا یہ کہکر وہ چھری اوسکے ہاتھہ سے چھین لی اور کہا کھڑی ہو میرے ساتھہ چل تا کہ ہم دونون
معا نجات پائین یا دونون ایک ساتھہ ہلاک ہو جائین بڑھیا نے اوس سے کہا کہ میرا بڑھاپا
اور میرے بدن کی کمزوری یہ دونون تجھکو تیری پیروی کرنے اور تیرے ہمراہ بھاگنے سے
مانع ہین عین اہلہ نے اوس سے کہا کہ ابھی رات مین وسعت ہے اور وہ جگہہ کہ جسوقت ہم
وہان پہونچ جائین گے تو امن مین ہو جاوینگے قریب ہے اور مجھے تیری اوٹھانے لادنیکی
کی قوت ہے بڑھیا نے کہا جسوقت کہ تو نے اسپر عزم کر لیا ہے تو مین تجھے میری اوٹھانے
کی طرف حاجتمند نکرونگی جب تک کہ مجھہ مین کچھہ بھی قوت باقی رہیگی اسکے بعد دونون ساتھہ
نکلے ابھی رات پوری نہونے پائی تھی کہ دونون اوس جگہہ پہونچگئے جہان اونکو امن و
بیخوفی حاصل ہوئی عین اہلہ نے بڑھیا کو اوسکے احسان کی جزاے خیر دی اور اوسکو مان
بنایا اوسکی بات سُنتا اوسکا کہا مانتا تھا وزیر نے کہا یہ قصہ ہے جو مجھے پہونچا سطران نے کہا

اے نطق تو کلید نہانخانۂ کمال	تقریر تو نتیجۂ تائید ذوالجلال

حکیم صاحب آپکی کیا عجیب کہانیان ہین مین دوست رکھتا ہون کہ آپسے کبھی جدا نہون اور
یہ سفر میرا دراز ہو جاتے تا کہ میرا نفع حاصل کرنا آپ سے طویل ہو اور میری بہرہ مندی آپ کے انس سے

عظیم ہوجائے اہل وطن کی مفارقت آپکے قرب کی وجہ سے مجھے شیرین وخوشگوار ہوگئی ۹

زہے تقریر دلجوئی تماشاگاہ روحانی	بیانِ شافیت نزہت فزاے روح انسانی

پھر ہر ایک اوس زمین سے اپنی اپنی خوابگاہ کی طرف اوٹھہ کھڑا ہوا سابور رات بھر اپنے وزیر کی باتون مین غور وفکر اور اوسکی امثال مین تامل وسوچ کرتا رہا سمجھا کہ غزال تو مثال سابور کی اور ہرن مثل وزیر کے ہے اور نکلنا ہرن کا ہمراہ غزال کے طرف جنگل کے یہ مثال ہے صحبت سابور کی اور اوسکے وزیر کی یہانتک کہ سابور قیصر کی قید مین گرفتار ہوا اور نفرت غزال کی ہرن سے مثل ہے سابور کی بدگمانی کی وزیر سے بسبب اوسکی تاخیر کے اوسکی رہائی سے اور یہ بھی سمجھ گیا کہ وزیر نے عزم کر لیا ہے کہ اوسکو رہا کرے اور رات کے وقت اوسکو شہر کی طرف لیجاوے اور شہر اون دونون سے قریب ہے اور اگر وہ چلنے سے عاجز ہوگا تو وزیر اوسکو اپنی پیٹھہ پر لادلیگا اب سابور کو یقین ہوگیا کہ کشائش ونجات قریب ہے غرضکہ جب شب آیندہ آئی تو وزیر آہستہ سے بحالت تنہائی اوس خیمے مین گیا جسمین مطران اور پہرے والون کا کھانا پکتا تہا پس ساری کہانے مین ایک دوا النوم آور قوی الفعل ڈالدی کہ جو کوئی اوس کھانے کو کھائے اوسپر نہایت غفلت کی نیند طاری ہوجاے جب مطران کا کھانا آیا تو وزیر حسب عادت علیحدہ ہوگیا اور اپنے ساتھہ کے کھانے مین سے کھالیا گھڑی بھر گذری تہی کہ اوس دوانے سب پر غلبہ کیا سب کے سب اپنی اپنی جگہہ پر گر پڑے پہرے والا اپنی جگہہ گر پڑا جو بچھونے پر تہا وہ اوسی جگہہ بیہوش ہوگیا غرضکہ ایسی نیند طاری ہوئی کہ کسی کے ہوش حواس باقی نہ رہے وزیر جلدی سے دوڑا سابور کی صورت کا دروازہ کہولا اور اوسکو نکال لیا طوق کو اوسکی گردن اور ہاتہون سے جدا کیا اور آہستہ آہستہ چلا یہانتک کہ سابور کو قیصر کے لشکر سے نکال لیگیا اور جلدی سابور کی طرف لیچلا یہ سابور کا دارالسلطنت تہا پھر دونون معًا اوسکی شہر پناہ تک

پہونچے شہرپناہ کے محافظ و نگہبان انپر چلائے وزیر اونکی طرف بڑہا اور اونکو حکم دیا کہ اپنی آواز پست کرین اور اونکو اپنے آپکو پہچنوادیا اور اونکو خبر دی کہ تمہارا بادشاہ صحیح سالم ہے وہ جلد دوڑے اور ان دونون کو شہر کے اندر لیگئے اب شہر والون کے دل قوی ہوگئے سابور نے اونکو جمع ہونے کا حکم دیا وہ سب جمع ہوگئے اونکو ہتھیار تقسیم کئے اور اونکو تاکید کردی کہ اپنے سازوسامان سے تیار رہین روم والے جسوقت پہلی بار ناقوس بجائین تو شہر سے نکلین اور لشکر روم کے قریب ہون اونمین متفرق ہوجائین اور آراستہ وتیار کھڑے رہین یہانتک کہ وہ جب دوسری بار ناقوس بجائین تو سب کے سب حملہ کرین ہر فرقہ اپنے پاس والون پر حملہ کرے اونہون نے امتثال حکم کیا اور خود سابور نے اپنے لئے ایک بڑا لشکر منتخب کیا اومین بڑے بڑے بہادر و شجاع اسوار تھے اونکو اپنے ساتھہ لیکر اوس جہت کے متصل کھڑا ہوا جسمین قیصر کے خیمے تھے جسوقت رومیون نے دوسری بار ناقوس بجایا تو فارسیون نے ہر طرف سے اونپر حملہ کیا اور سابور نے قیصر کے خیمون کا قصد کیا رومی کچھہ آمادہ و آراستہ وتیار تو ہوئے نہ تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ فارسی کمزور رہین اونکے مقابلے سے عاجز ہین حالانکہ فارسیون نے اپنے شہر کے دروازے درست و محکم کرلئے تھے سو رومیون کو کچھہ علم و شعور نہوا یہانتک کہ فارسی ناگہان اونپر آپڑے اور سابور نے قیصر کو پکڑ کر قید کرلیا اور اوسکے سارے لشکر کو لوٹ لیا اور اوسکے خزانون پر قبضہ کرلیا اور اوسکے لشکرون سے کوئی نہ بچا مگر جو بھاگ نکلا سابور اپنی دارالسلطنت کی طرف لوٹ آیا غنیمت کو اپنے لشکر والون مین تقسیم کیا اور جو لوگ کہ اوسکے شہر مین تھے اون سب کو بقدر اونکے حال و رتبے کے عطا و صلہ دیا اور حافظین ملک پر احسان کیا اونکی تعظیم و تکریم کی اور اپنے سارے امور وزیر کے سپرد کئے جسنے اوسکو دشمن کی قید سے چھڑایا نجات بخشی اور بزبان حال یون کہنے لگا ؎

هنوز در دو جهان شرمسار روے باشم	اگر بہر دو جہانش بہا کنم موئے

پہر قیصر کو اپنی روبکاری مین بلایا اوسکا اکرام کیا اوس سے نرمی و ملاطفت کی اور کہا کہ مین تجہپر رحم کرتا ہون جیسا تونے مجہپر رحم کیا یعنی تجہے جان سے نہ مارونگا جیسے تونے مجہے نہ مارا اور جو تونے میرے محبس کو تنگ کیا تہا اوسکا بدلہ مین تجہسے نہ لونگا لیکن مین تجہہ سے یہ مواخذہ کرونگا کہ میرے جمیع ممالک مین جو کچہہ تونے بگاڑا ہے اوس سب کی تو اصلاح و درستی کردے جو تونے ڈہا دیا ہے اوسکو بنادے اور ہر کہجور کی جگہہ جسکو تونے کاٹ ڈالا ہے ایک ایک زیتون کا درخت لگادے اور تیری مملکت مین جسقدر فارس کے قیدی ہون اون سب کو رہا کردے قیصر ان سب باتون کا سابور کے لئے ضامن ہوا اور جو وعدہ کیا تہا اوسکو پورا کردیا جب اصلاح و درستی کرتے کرتے یہانتک پہونچا کہ شہر جندی سابور کی شہر پناہ جو کہ رخنہ دار ہوگئی تہی اوسکی اصلاح و درستی کری تو سابور نے قیصر سے کہا کہ اسکو تو اپنے ہی بلاد کی مٹی سے بنا قیصر نے اپنی رعیت روم کو حکم دیا کہ اپنے بلاد سے جندی سابور کی طرف مٹی اوٹہا لاوین وہ روم کی مٹی لائے پہر جو کچہہ کہ فصیل جندی سابور سے رخنہ دار ہوگیا تہا وہ روم کی مٹی سے درست کیا گیا جو باتین کہ سابور نے قیصر سے چاہی تہین جب اون سب کو قیصر کامل کرچکا تو سابور نے قیصر پر احسان کیا اور اوسے اوسکی دار السلطنت کی طرف رہا کردیا بعد اسکے کہ اوس سے یہ کہدیا کہ تو اپنی تیاری کر اور ساز و سامان سے مستعد ہوجا مین عنقریب تیری زمین پر چڑہائی کرنے والا ہون قطعہ

بہیچ وجہ ملالے بجالِ او نرسد	ہر آنکسے کہ کند پیروی اہل خرد
غبار نقص بر دے کمالِ او نرسد	بآب تجربہ چون گرد فتنہ بنشاند
خلل برتبۂ جاہ و جلالِ او نرسد	بنائے رفعت اگر بر اساس حزم نہاد

تیسرا سُلوانہ سُلوانہ صبر ہے

صبر تاسّی کا ثمرہ ہے یعنی جب آدمی اپنی تکلیف کے وقت دوسرون کی تکلیف مین غور کرتا ہے
تو سمجھتا ہے کہ یہ کچھہ نئی بات نہین ہے بلکہ جب اپنی تکلیف کا اونکی تکالیف سے موازنہ و
مقابلہ کرتا ہے اور اوسکو اونسے خفیف پاتا ہے تو صبر و شکر کرتا ہے صبر اسپر کہ یہ کچھہ نئی نہین
ہے اور بھی اسمین شریک ہین اور اونھون نے صبر کیا تو مین بھی صبر کرون اور شکر اس پر
کہ اسکی تکلیف اونکی تکلیف سے اخف ہے سو یہ خفت ایک نعمت ہے اسکا شکر کرنا چاہیے
دلائل صبر کے قرآن پاک سے یہ ہین کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول کریم نبی رؤف رحیم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے یون ارشاد فرمایا واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن
علیهم ولا تك فی ضیق مما یمکرون یعنی تو صبر کر اور تجھسے صبر ہوسکے اللہ ہی کی مدد سے
اور نہ غم کہا اونپر اور مت خفا رہ اونکے فریب سے یہ حکم اللہ سبحانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اوسوقت دیا تھا کہ کافر مبطل لوگ آپ پر جمع ہوئے تھے اور یہ قصد کیا تھا کہ آپ سے
مکر و فریب کرین آپکو ایذا پہونچائین چنانچہ اسکی خبر اللہ پاک نے اپنے کلام پاک مین یون دی
ہے واذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك یعنی جب فریب
بنانے لگے کافر کہ تجھکو بٹھا دین یا مار ڈالین یا نکالدین رؤسا قریش دار ندوہ مین سب کے
سب جمع ہوئے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین مشورہ کرین اونکے پاس ابلیس
لعنہ اللہ صورت مین ایک شیخ بدوی کے آیا اونھون نے اپنے درمیان سے اوسکا نکالنا چاہا
تو اوسنے کہا کہ مین اہل نجد سے ہون کچھہ تم پر جاسوس نہین ہون مجھے تو وہ بات پہونچی ہے
جسکے واسطے تم جمع ہوئے ہو امید ہے کہ تم میری حاضری مین خیر و بھلائی کو گم نہ کرو جب

اوس نے یہ کہا تو وہ اپنے مشورے مین لگے عتبہ نے کہا میری یہ راے ہے کہ تم اوسکو
اپنے درمیان سے نکالدو کیونکہ اگر وہ فتحمند ہوا تو اوسکی ظفرمندی تمہارے لئے بہرہ مند ہوگی
اور اگر وہ مارا گیا تو تم اوسکے خون سے کفایت کئے گئے ابلیس نے کہا یہ کچھ راے نہین ہے
کیا تمنے اوسکی شیرین زبانی نہین سُنی ہے کہ اوسکی تقریر دلپذیر کسطرح دلون کو پکڑ لیتی ہے
سو تم اس سے بیخوف نہو جاؤ کہ وہ کسی قبیلے مین قبائل عرب سے جا پڑے اونکی اہوا و
آرا و مذاہب کو بگاڑ ڈالے اور اونکو لیکر تم پر چڑہائی کرے یہانتک کہ تمہاری جمعیت
کو متفرق کر ڈالے دوسرے نے کہا میری راے یہ ہے کہ اوسکے بیڑیان ڈالیجاوین اور قید کیا جاوے
یہانتک کہ اوسکو اوسکی اجل و موت آجاے اور وہ اپنی قید مین ہو ابلیس نے کہا یہ بھی کچھ راے
نہین ہے کیا تم نہین جانتے کہ اوسکے اہل بیت و گھروالے اور فرمان بردار لوگ ہین وہ تمسے
اس بات کو پسند نکرینگے تو تمہارے اور اونکے درمیان مین لڑائی پڑے گی اور تمہارا کام
سُست و ضعیف ہو جائیگا پھر کبھی گردش زمانے کی تم پر ہو جائے تم مغلوب وہ غالب ہوجاے
ابوجہل نے کہا میری راے یہ ہے کہ قبائل قریش کے ہر قبیلے مین سے ایک ایک جوان قوی
بہادر لو اور ہر آدمی کو اونمین سے ایک ایک تلوار دیجاے اور وہ سب کے سب اوسکی خوابگاہ
مین آئین پھر اوسکو سب ملکر مثل ایک آدمی کے تلوارین مارین پس جب اوسکا خون سارے
قبائل مین متفرق ہو جائیگا تو اوسکے گھروالون کو یہ قدرت نہوگی کہ وہ سب قبائل سے اوسکے
خون کا مطالبہ کرسکین ابلیس نے کہا یہ راے صواب ہے لوگ ابوجہل کی راے پر متفرق
ہوگئے یہی راے قرار پاگئی ادہر تو یہ ہوا اودہر اللہ سبحانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف وحی بھیجی کفار کا مکر معلوم کرادیا اور آپکو مدینۂ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا
حکم دیا وہ لوگ جنکو قبائل مین سے آپکے ناگاہ قتل کرنے کے لئے منتخب کیا تھا اول رات

سے آپکے مکان شریف کی طرف آگئے آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم دیا کہ وہ آپ کی
سبز چادر اوڑھ لیں اور آپکے بستر پر سو رہیں اور اونکو جتلا دیا کہ قریش کی طرف سے اونکو کوئی
بُرائی نہ پہونچیگی پس علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبز چادر اوڑھ لی اور
آپ کے بستر پر سو رہے اور آپ اپنے گھر سے نکلے حال آنکہ لوگ دروازے پر تھے آپنے اوائل
سورۂ یٰس والقرآن الحکیم پڑھا اور ایک مٹھی مٹی لی اوسکو کفار کے سروں پر بُربُرانے لگے اور
وہ آپکو نہ دیکھتے تھے اور آپ غار کی طرف تشریف لیگئے اور مشرک لوگ علی رضی اللہ عنہ کی
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر میں دیکھتے رہے کہ اوپر سبز چادر رہی کہتے
رہے کہ یہ محمد سوتے ہیں یہانتک کہ صبح ہوگئی اور علی رضی اللہ عنہ اوٹھکھڑے ہوئے مشرکوں
نے اونکی طرف دیکھا پھر اونکے پاس آئے اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں اونہوں نے
کہا میں نہیں جانتا ہوں تمہیں نے اونسے نکلنے کو کہا تھا سو وہ نکل گئے مشرکوں نے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو گھڑی بھر مسجد میں روک رکھا پھر اونکو چھوڑ دیا یہ تو بیان صبر کا قرآن شریف سے
تھا رہی حدیث شریف سو وہ یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے
کہ آپنے فرمایا علم مؤمن کا خلیل و دوست ہے اور حلم اوسکا وزیر ہے اور عقل اوسکا دلیل
و رہبر ہے اور عمل اوسکا قائد کھینچنے والا ہے اور رفق و نرمی اوسکا والد ہے اور برّ ولعان
و نیکی اوسکا بھائی اور صبر اوسکے لشکروں کا امیر و سردار ہے پس ایسی خصلت کے فضل و شرف
کا کیا پوچھنا ہے جو کہ ان سب خصال پر امیر ہوا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ علم و عقل وغیرہ
خصال پر صبر کو فضیلت ہے لیکن مراد یہ ہے کہ جو شخص ان صفات کے ساتھ متصف ہوتا ہے
اوسکو ان صفات پر ثبات صبر ہی سے ہوتا ہے کیونکہ معنی صبر کے ثبات و حبس و امساک
و روکنا ہے سو جو شخص کہ ان خصال میں سے کسی خصلت کے ساتھ متصف تو ہوا اور

اوسپر صبر و ملازمت کرنے کے ساتھہ متصف نہوا تو جسوقت وہ خصلت زائل ہوجائیگی
تو وہ مثل اوس شخص کے ہوجائیگا جو کہ اوس خصلت کے ساتھہ متصف نہین ہوا ہے پس
صبر ان خصائل و خصائص شریفہ کے واسطے ایک ضابط و حافظ و نگہبان ہے کہ وہ
ان خصلتون کا ضبط کرتا ہے اونکو اپنی جگہہ سے ہٹنے نہین دیتا ہے جیسے امیر و سردار
اپنے لشکرون کو ضبط کرتا ہے کہ وہ اپنے مرکزون اور جمے رہنے کی جگہون سے ادہر ادہر
نہ ہونے پاوین اور جس دفع و نفع کے لئے اونکو کہڑا کیا ہے اوسمین چل پہل کرکے خلل اندازی
نہ کرین اپنی جگہہ پر قائم دائم ثابت رہین *

حکمت حکماء بیان مین صبر کے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ صبر ایک ایسی سواری ہے کہ ٹھوکر نہین کہاتی
ہے کہتے ہین کہ صحیفۂ زرد جو کہ اعظم ہیاکل فرس مین معلق ہے اور اوسمین جو کچہہ لکہا ہے اونمین
سے ایک یہ حکمت ہے کہ جیسے لوہا مقناطیس پر عاشق ہے اسیطرح ظفر و فیروزی صبر پر عاشق
ہے سو تو صبر کر فتحمند ہوگا یہ بہی جان رکہہ اللہ تجہپر رحم کرے کہ صبر کا سایہ گہنا سا یہ ہے
اور جسنے صبر کو گم کیا وہ ذلیل و خوار ہے اور صبر ایک زینہ ہے کہ جو کوئی اوسپر چڑہتا ہے وہ
اوسکو طرف کشائش و نجات کے پہونچا دیتا ہے بلا پر صبر کرنے کے فائدون مین کم سے کم
فائدہ یہ ہے کہ جو شخص بلا پر صبر کرتا ہے وہ اپنے دشمن کی لذت کو منغص کردیتا ہے اور جو اوسکا
شامت و تشفی ہوتا ہے اور اوسکی بلا سے شادان و فرحان ہوتا ہے اور اپنے دل کو تسلی
و تشفی دیتا ہے اوسکی لذت و مزے کو بگاڑ دیتا ہے کیونکہ دشمن تو یہی چاہتا ہے کہ یہ کسی بلا
مین مبتلا ہو اور جزع و فزع و بے صبری کرے گہبرلے اور وہ اسکو دیکہکر خوش ہو اپنا

دل ٹھنڈا کرے اور جب اس نے صبر کیا گھبرایا نہین جما رہا استقلال رکھا بلا کو خود پر درسنے ندیا تو اسنے دشمن کی لذت کو خاک مین ملا دیا سارا مزہ اوسکا ناس کردیا اوسکے شراب سرور مین صبر کا نمک ڈالدیا وہ جیسا کہ اسکی بلا پہونچنے سے پہلے سرکہ جبین تھا اب بھی بسبب اسکے صبر کے ویسا ہی سرکہ جبین رہا نہ پہلے بشاشت تھی نہ اب بشاشت و نضارت آئی خسر الدنیا و الاخرہ نے کسیوقت مین بھی جان نہ چھوڑی قل موتوا بغیظکم گلے کا ہار ہوا والحمد للہ علی عونہ وصونہ فی الدنیا و الاخرہ صبر دو قسم ہے ایک تو صبر عام لوگون کا یہ کام اشباح و اجسام کا ہے دوسرا صبر خاص لوگون کا ہے یہ ارواح کا عمل ہے اس معنی کو حبیب بن اوس طائی شاعر نے خوب محکم باندہا ہے ؎

وللبٰس سرح الصبر مدرع لہ	فی الحادثات کلبس درع اللأم
والصبر بالارواح یعلم فضلہ	صبر الملوک ولیس بالاجسام

یہ شاعر اپنے ممدوح کے صبر کی مدح کرتا ہے کہ جب کوئی حادثہ اوسپر نازل ہوتا ہے تو وہ صبر کی زرہ پہنتا ہے جسطرح کہ سلاح و زرہ پہنتے ہین اور روحون سے صبر کرنا جسکی فضیلت معلوم و مشہور ہے وہ پادشاہون کا صبر ہے یہ صبر جسمون سے نہین ہوتا ہے اور یہ بھی حبیب نے خوب کہا ہے ؎

واذا رایت اسی امرئ او صبرہ	یوما فقد ابصرت صورۃ رأیہ

یعنی جسوقت تو نے کسی آدمی کے حزن و رنج کو یا اوسکے صبر کو ایک دن دیکھ لیا تو تو نے اوسکی عقل و رائے کی تصویر دیکھ لی نہشل بن جری نے کہا ہے ؎

ویوم کان المصطلین بحرہ	وان لم تکن نارہ قیام علی الجمر
صبرنا لہ حتی یبوخ و انما	تفرج ایام الکریہۃ بالصبر

یعنی بہت سے دن حرب و ضرب کے ایسے ہین کہ جو لوگ اوسکی گرمی سے تاپنے والے ہین وہ گویا

انگاردون پرکھڑے ہین اگرچہ ناروآگ نہین ہے ہم نے اونکے لئے صبر کیا ثابت قدم رہے گہبرائے نہین یہانتک کہ وہ دن نکلگئے سختی کے دن صبر ہی سے کٹتے ہین صبر ہی سے کشائش نصیب ہوتی ہے کسی اور شاعر نے اس باب مین خوب کہا ہے ؎

الصبر اولی بوقار الفتی	من قلق یہتك ستر الوقار
من لزم الصبر علی حالہ	کان علی ایامہ بالخیار

یعنی جوان آدمی کے وقار و بردباری و آہستگی کے ساتھہ صبر ہی زیادہ تر لائق ہے اوس بیقراری بے چینی سے جو کہ اوسکے وقار کے پردے کو اوٹھادے جو شخص صبر کو اپنے حال پرلازم پکڑتا ہے وہ اپنے ایام و زمانے پر مختار رہتا ہے صاحب سلوان نے بھی اس باب مین خوب کہا ہے ؎

علی قدر فضل المرء تأتی خطوبہ	ویعرف عند الصبر فیما یصیبہ
ومن قل فیما یتقیہ اصطبارہ	فقد قل مما یرتجیہ نصیبہ

یعنی آدمی پر حوادث بقدر اوسکے فضل کے آتے ہین اور جو بلا کہ اوسکو پہونچتی ہے اوسپر صبر کرنے کے وقت اوسکا فضل پہچانا جاتا ہے اور جو شخص کہ اوسکا صبر اوس چیز مین کم ہوتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے بچتا ہے تو اوسکا حصہ و نصیب اوس شئے سے کم ہوتا ہے جسکی وہ امید رکھتا ہے عمرو نے کہا ہے ؎

ومقعد کربۃ قد کنت منہ	مکان الاصبعین من القبال
صبرت لہا وکنت اخا حفاظ	اذا حام اللئام علی النزال
فہذا والمنیۃ من ورائی	ستطرقنی بہا احدی اللیالی

یعنی مجلس کربت و شدت سے مین اسقدر قریب تہا کہ جسقدر جوتے کا تسمہ دونون انگلیون سے نزدیک ہوتا ہے مین نے اُس سختی کے لئے صبر کیا ثابت قدم رہا اور عار و حمیت و ننگ والا

رہا جسوقت کہ ناکس نالائق کمینے لوگ اپنی سواریون سے اوتر کر حرب و ضرب کے لئے ارد گرد پھرنے لگے
یہ شدائد تو صبر و ثابت قدمی سے رفع و دفع ہوگئے رہی موت سو وہ میرے پیچھے ہے ایک نہ ایک
رات اوسکو میرے پاس لے آئیگی یعنی جب موت تو کسی نہ کسی دن ضرور ہی آئیگی وہ کسی کے
ٹالے نہ ٹلیگی تو پھر جبن و نامردی سے کیا حاصل جنگ کے وقت صبر کرے ثابت قدم رہے اگر موت
نہین آئی ہے تو صبر کی برکت سے ضرور ہی فتح نصیب ہوگی دشمن خائب خاسر ہونگے اور اگر
پیمانۂ عمر بھر گیا ہے تو کچھہ نامردی سے عمر زیادہ ہونے والی نہین ہے کیون نامردی کا دہبہ
اپنے اوپر لگائے بہادری و شجاعت ہی سے کیون نہ پیش آئے کہ صفحۂ ہستی پر نیکنامی کا نقش ابدالآباد

جمارہے ؏

شکست و فتح نصیبون سے ہی و لے اے میر	مقابلہ تو دلِ ناتوان سے نے خوب کیا

صبر کے باب مین جو کچھہ کہا سنا گیا ہے اوسمین سے یہ بطور نمونہ کے ہے اب صبر کے انواع و
اقسام سنو صبر کی کئی قسمین ہین وہ قسم صبر کی جو اس کتاب کے مناسب ہے پادشاہون کا صبر ہے
یہ تین قوتون سے عبارت ہے پہلی قوت تو قوت حلم ہے اسکا ثمرہ عفو ہے دوسری قوت
قوتِ حفظ و نگہبانی ہے اسکا ثمرہ مملکت کی آبادی ہے تیسری قوت قوتِ شجاعت و بہادری
ہے اسکا ثمرہ بادشاہون مین ثبات و استقلال ہے اور اسکا ثمرہ مملکت کی حمایت کرنے والون
حفاظت کرنیوالون لڑنے والو تمین اقدام و پیشقدمی ہے معارک و حروب مین پادشاہ سے یہ مقصود
نہین ہے کہ وہ خود پیشقدمی کرے اپنی ذات سے لڑے بھڑے اسلئے کہ یہ بات پادشاہ کے
حقمین تہور یعنی بے باکانہ کسی چیز مین جا پڑنا اور سبکی و تغریر یعنی اپنے آپ کو خطر مین ڈالدینا
ہے پادشاہ کی شجاعت صرف اوسکا ثبات ہے یہانتک کہ وہ لڑنے بھڑنے والون کے واسطے
قطب اور بھاگنے والون کے لئے جائے پناہ و قلعہ و گڑھی ہو تاکہ اسکے ثبات و استقلال سے

ان لوگون کو قوت و تسلی رہے اور یہ ثبات پادشاہ کا جبتک ہے کہ اوسکے حضور مین وہ لوگ ہون جنکے دفع و رفع و حمایت پر اوسکو وثوق و اعتماد ہو کہ وہ ضرور پادشاہ کی حمایت و حفاظت کرینگے اوس تک کسی کو پھٹکنے نہ دینگے **حکایت** فارس والون سے نقل کرتے ہین کہ ایک ہاتھی مست ہوگیا کسریٰ نوشیروان کے محل مین آگھسا ہاتھی کا قاعدہ ہے کہ جسوقت وہ مست ہوتا ہے تو اپنے خدمت کرنے والون سے انجان ہو جاتا ہے اور جو کوئی چیز اوسکے لئے قائم رہتی ہے اوسی پر وہ آجاتا ہے کہتے ہین کہ یہ ہاتھی اوس مجلس کی طرف آیا جسمین کسریٰ بیٹھا تہا اور اوسکے ساتھہ ایک جماعت اسکے بہادر مصاحبون سے تھی جسوقت کسریٰ کے مصاحبون نے دیکھا کہ ہاتھی نے اونکا قصد کیا تو وہ مجلس سے بہاگ اوٹھے اور کسریٰ اپنے تخت پر جما رہا اور ایک سوار اوسکے سوارون مین سے اوسکے ساتھہ رہا یہ سوار کسریٰ کے نزدیک صاحب قدر تہا اوسکے ثبات پر اوسے اعتماد تہا وہ سوار کسریٰ کے تخت کے روبرو کھڑا ہوگیا اوسکے ہاتھہ مین تبرزین تہا اوس سے ہاتھی کا قصد کیا وہ اوسکے لئے ٹہیر گیا یہانتک کہ سوار نے اوسکو جا ڈانٹا تبرزین اوسکی سونڈ پر مارا ہاتھی جس جگہہ سے آیا تہا اوسی جگہہ لوٹ گیا یہ ضرب اوسکو بہت ہی کاری لگی یہ سب کچھہ ہوا کسریٰ اپنی مجلس سے نہ ہلا نہ اوسکی ہیئت متغیر ہوئی اور نہ اوسکے دبدبہ و ابہت نے اوس سے مفارقت کی جس شان و شوکت سے بیٹھا تہا اوسی طرح بیٹھا رہا یہ غایت درجے کی شجاعت ہے جو کہ پادشاہ سے مطلوب و مقصود ہے پہر جسوقت پادشاہ کے حضور مین ایسا شخص نہو کہ جسکے دفع پر اوسکو وثوق ہو تو اوسوقت بہتر یہ ہو کہ خود پادشاہ اپنی ذات سے دفع کرے یا تو دشمن پر اقدام و پیشقدمی کرے اگر اوسکو ظن غالب ہو کہ اوسپر پیشقدمی کر کے اوس سے بچ جائیگا یا بہاگ جاے اگر اوسکو ایسا امر پیش آئے جسکے مقابلے کی اوسکو طاقت نہو اور اس بات سے ڈرتا ہو کہ اگر وہ ہلاک ہو جاے گا تو اوسکی رعیت بھی ہلاک و تباہ ہو جاے گی

حکایت کہتے ہین کہ موسی ہادی ایک دن اپنے باغ مین تھے اور اونکے ہمراہ اون کے گھر والے اور خاص مصاحب بھی تھے اور موسی ایک گدہے پر سوار تھے اونکے پاس کوئی ہتھیار نہ تہا اتنے مین اونکا دربان آیا عرض کیا کہ ایک خارجی کو قید کرکے لائے ہین ہادی کو اوسکی گرفتاری پر بہت حرص تھی حکم دیا کہ اوسکو میرے سامنے لاؤ اوسکو دو آدمیون کے درمیان مین لائے وہ دونون اوسکے ہاتہہ پکڑے ہوئے تھے خارجی نے جسوقت ہادی کو دیکہا تو اپنے ہاتہہ اون آدمیون سے کہینچے جو اوسکو پکڑے ہوئے تھے اور اونمین سے ایک کی تلوار کہینچی اور ہادی کی طرف دوڑا جبکہ ہادی کے گھر والون اور مصاحبون نے جو اونکے اردگرد تھے یہ حال دیکہا تو وہ سب بھاگ گئے ہادی تنہا رہگئے اپنے گدہے پر اوسی جگہہ جمے رہے یہانتک کہ جسوقت وہ خارجی اونکے قریب آیا لگتا تہا کہ تلوار لئے ہوئے اونپر چڑہ آوے تو اونہون نے کہا اے غلام اسکی گردن اوڑا دے خارجی نے جب یہ سُنا تو پھر کر دیکہا اور ہادی زین پر سے کود پڑے ناگاہ وہ خارجی پر تھے اور وہ اونکے نیچے گر پڑا اونہون نے اوسکا ہاتہہ پکڑا اور تلوار اوس سے چھین لی اوسکو ذبح کر ڈالا پھر فوراً اپنے گدہے کی پیٹہہ پر آگئے اونکے مصاحب اور گھر والے سٹکتے ہوئے اونکی طرف لوٹ آئے اور ہادی کے رعب وخوف وحیاء وشرم سے بھرے ہوئے تھے ہادی نے اونسے اس باب مین ایک حرف تک نہ کہا بعد اس واقعے کے اونسے اونکی تلوار جُدا نہوتی تہی اور نہ سوا ے گھوڑے کے اور کسی سواری پر سوار ہوتے اللہ تعالی نے جو ثبات وشجاعتِ قلب واصابتِ رائے وشدتِ کید وقوتِ بدن کہ موسی ہادی کو عنایت فرمائی تہی اور ان صفات شریفہ سے اونکو مؤید کیا تہا وہ اس قصے سے تمکو خوب ظاہر ہوگئی رحمہ اللہ تعالی ورضی عنہ

روضۂ رائقہ وریاضتِ فائقہ

حکایت کہتے ہین کسری نوشیروان سے بیان کیا گیا کہ ایک زمین سرحدات ہند سے

متصل سرحد اقلیم بابل کے ہے اوسکا وصف کیا کہ وہ دیکھنے مین بہت اچھی ہے نہایت خوش آب وہوا ہے نہرین کثرت سے ہین میوے خوب پکتے ہین ٥

ہواے خوش و بیشہاے فراخ	درختان بار آور وسبز شاخ
نسیم گل و نالۂ فاختہ	چو یاران محرم بہم ساختہ

اوسمین بہت سی عمارتین ہین قلعے اور گڑھیان مضبوط ومستحکم ومحفوظ ہین اور اوس زمین کے رہنے والون کی یون صفت کی کہ وہ جسم کے بڑی سمجھ کے بودے دل کے بہادر وشجاع بدن کے قوی عمارت وملازمت طاعت پر صابر ہین کھینچنے مین نرم ہین یعنی جلد رام وفرمان بردار ہوجاتے ہین کسریٰ کے نفس کو سخت حرص ہوئی کہ اوس زمین کا مالک ہوجائے اوس زمین کے رہنے والون سے رعیت کی کثرت حاصل کرے **حکمت** کہتے ہین کہ شرہ[۱۵] اعرق الخصائل ہے لوم وملامت مین یعنی سب خصلتون سے لوم وملامت مین شرہ کی زیادہ تر ریشہ دوانی ہے اسکا رشتہ اوس سے یہ نسبت اور کے بہت قریب ہے سو حرص تو اوسکا باپ ہے جو اوسکو جنتا ہے اور بغی اوسکا بیٹا ہے جسکو اوسنے جنا ہے اور طمع اوسکا حقیقی بھائی ہے اور ذلت اوسکا رفیق ودوست ہے اور کہتے ہین کہ جسنے شرہ کی وہ اوسمین پڑا جسکو مکروہ رکھتا ہے اور کہتے ہین کہ شرہ ایک شرّہ یعنی بدی ہے کہ طبیعت اوسکی منتج ہوتی ہے اور طمع اوسکو ہیجان مین لاتی ہے کہتے ہین کہ جب کسریٰ کا نفس اوس زمین کے مالک ہونے کی طرف نگران ہوا تو اوسکے بادشاہ کا پوچھا اوسکو خبر دی کہ وہ ارا کنہ[۱۶] ہند سے ایک بڑا شخص ہے اور ایک جوان نوعمر ہے اپنی شہوتون خواہشون کا مطیع ومنقاد ہے اپنی لذتون مزون پر جھکا ہوا ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ عدل کی ایک ایسی راہ راست پر چلتا ہے جو کہ مائل نہین ہوتی ہے اور بذل وعطا وسخا کے ایک ایسے چشمے کا مالک ہے کہ وہ گہرا نہین ہوتا ہے بھرپور رہتا ہے

[۱۵] زبان درفتن شق

[۱۶] قاموس مین سرکا دار سکون یعنی بادشاہ ترکان غلیم ۱۲

کبھی ٹوٹتا نہین ہے یعنی باوجود نوعمری و اتباع شہوات کے وہ صفتین اوسمین پوری پوری ہین ایک تو عدل و انصاف دوسری بذل و عطا اور اپنی رعیت پر رافت و رحم کرتا ہے اوسکی محبت و دوستی اونکے دلون مین پلا دی گئی ہے اور جو کچھہ اوسکے پاس مال و متاع ہے اوسکی طرف اونکے آمال پہیر دیے گئے ہین یعنی لوگون کی امیدین برلاتا ہے آرزوئین تمنائین پوری کرتا ہے اوسکا مال انہین کامون مین صرف ہوتا ہے کسریٰ نے اوسکے واسطے ایک شخص کو اپنے معتمد مصاحبون سے بلایا اس شخص نے پادشاہون کے آداب و طریقے سیکھے تھے اور اون قاعدون کو اونکی سیاست مین جاری و رائج کرچکا تھا زیرک ہوشیار کاردان صاحب مکر و حزم و فکر تھا کسریٰ نے اس شخص کو حکم دیا کہ اوس زمین کے مسالک و طرق مین تامل کرے اوسکے سرحدات و قلعجات کو تلاش کرے اوسکا ناکا اور اوسکے پادشاہ کے اخلاق اور اوسکے رہنے والون کے عادات دریافت کرے اور ایک خط ارکن کے نام لکھکر اوسکو دیا اس خط مین ارکن کو اپنی طاعت و فرمان برداری کی طرف بلایا تعرض و مقابلہ کرنے سے اوسکو ڈرایا اپنے صولت و دبدبہ سے دہمکایا اگر وہ اوسکی مخالفت کرے اور طاعت سے مونہہ موڑے یہ قاصد روانہ ہوا ارکن کے پاس پہونچا اوسنے قاصد کی مہمانداری خوب کی اوسکے احسان و تعظیم و تکریم مین مبالغہ کیا اور خبر لگانے سے اوسکو غافل رکھا چلنے پھرنے سے اوسکو روکا لوگون کو اوسکے ملنے جلنے ملاقات کرنے سے باز رکھا اس باب مین خوب ہی اہتمام کیا اور آپ نے اوس سے حجاب کیا اور کسریٰ کا خط اوس سے نہ مانگا اپنے کاردان ہوشیار مصاحبون مین سے ایک آدمی کو بلایا کہ کسریٰ کے قاصد کا امتحان کرے اور جو اوسکا قصد ہے اوسکو دریافت فرمائے اوسکو حکم دیا کہ قاصد کے اخبار کا تجسس و تفحص کرے اور بہ نرمی و آہستگی و لطف اوسکے کاروبار مین دخل پائے اور اوسکو فریفتہ کرے یہ جاسوس

چلا قاصد کے جوار مین ایک دکان کرایہ لی اور اوسمین مٹی کے برتن بھر دیئے اس قاصد کا ایک چھوکرا تھا اوسکے کام کاج مین رہتا اندر باہر آتا جاتا ہاٹ بازار کا سودا سلف کرتا تھا جاسوس نے یہ شروع کیا کہ جب اوس چھوکرے کو دیکھتا ہشاش بشاش ہوتا بکشادہ پیشانی اوس سے پیش آتا اوسکی آؤ بھگت کرتا اوسکا حال پوچھتا کہ کوئی حاجت ہے کچھہ کام ہے یہانتک کہ وہ چھوکرا جاسوس سے مانوس ہوگیا اوسکے پاس بیٹھتا اپنے کام کاج پر اوس سے مدد لیتا ایک مدت تک جاسوس کی یہی کیفیت رہی کبھی اوسکے میان کا حال کچھہ بھی پوچھتا جب چھوکرے کو جاسوس سے خوب مضبوط اُنس ہوگیا تو ایک دن جاسوس نے اوس سے کہا کہ تو کون ہے اور اس گھر مین جسمین تو آتا جاتا ہے تیرا کون شخص ہے چھوکرے نے کہا تو اتنی اتنی مدت سے میری صحبت مین ہے اور تو مجھے نہین پہچانتا ہے جاسوس نے کہا مین کیا جانون چھوکرے نے کہا مین کسری کے قاصد کا چھوکرا ہون میرا میان اس گھر مین ہے جاسوس نے کہا کون کسری اور کون اوسکا قاصد غلام نے کہا کسری بادشاہ بابل نے میرے میان کو تمہارے ملک کے بادشاہ کے پاس بھیجا ہے جاسوس نے کہا مین سمجھہ گیا جبکہ تو نے بابل کا ذکر کیا کیونکہ مین لڑکا پن مین ایک شخص کا اہل بابل سے مزدور تھا پھر کئی روز تک غلام سے سکوت کیا کوئی بات نہ پوچھی **حکمت** حکما کہتے ہین کہ سفیر نغیر ہے یعنی قاصد و میانجی ایک گروہ ہوتا ہے کہتے ہین کہ شہرون شہرون بھاگتے پھرنا خردمند و دانشمند کو شک مین ڈالتا ہے یہ بھی کہتے ہین کہ جس شخص نے امانت کی طرف سرعت کی پھر جس شخص نے اوسپر ضائع کرنے کی تہمت لگائی تو اوسپر کسی طرح کی ملامت نہین ہے اور جس آدمی نے بھید مین حرف مشارکت کے جلدی کی یعنی اوس سر مین کسی اور کو بھی شریک کرلیا تو جو کوئی اوسپر شہرت کی تہمت کرے اوس پر کچھہ ملامت نہین ہے اور جس

شخص نے نصیحت کے پہلے اس سے کہ کوئی اوس سے نصیحت طلب کرے پہر جو شخص اوسکو
مکروفریب کے ساتہہ تہمت کرے تو اوسپر کچہہ ملامت نہین ہے اور جس شخص نے قصد کیا کہ جو چیز
اوس سے چُھپائی گئی ہے اوسکا کشف کرے تو جو شخص اوسکو خبث طبیعت کے ساتہہ متہم کرے
اوسپر کچہہ ملامت نہین ہے کہتے ہین کہ پہر ایکدن جاسوس نے غلام سے کہا کہ جسوقت تیرا
اوستاد نکلے تو تو اوسکو مجھے دکہا دینا غلام نے کہا کہ میرا میان تصرف نہین کرتا ہے یعنی گہر
سے کام کاج کے لئے نکلتا نہین ہے جاسوس نے کہا کیا وہ بیمار ہے غلام نے کہا نہین
لیکن تمہارے پادشاہ نے نکلنے سے اوسکو روک رکھا ہے اور لوگون کو اوسکے پاس
آنے سے منع کر دیا ہے جاسوس رو دیا غلام نے کہا تجھے کس بات نے رُلایا جاسوس نے
کہا مجھے اس بات نے رُلایا کہ تیرا میان جس بلا مین ہے مجھے اوس پر رحم آیا اسلئے کہ مین بھی
ایکبار اوسی کیطرح مبتلا ہوا تہا مجہپر قرض تہا اسوجہ سے مجھکو قید کر دیا تہا اور میری عورت کو میرے
پاس آنے سے روک دیا تہا سو اگر اللہ تعالی مجہپر یہ احسان نکرتا کہ ایک آدمی میرے ساتہہ
قید تہا وہ مجھے اپنی بات اور انس سے تسلی تشفی دیتا تہا تو مین غم کے مارے ہلاک ہو جاتا
تو کیا اپنے میان سے بات چیت کرتا قصہ کہانی کہتا ہے اور اوسکو تسلی دیتا ہے غلام
نے کہا مین یہ نہین جانتا ہون نہ مجھے کوئی خبر معلوم ہوتی ہے کہ مین اوس سے بیان کرون
جاسوس نے کہا کیا مین تجھے یہ نہ بتادون غلام نے کہا ہان مجھے بتادے اور اسکا مجہپر احسان کر
جاسوس نے کہا جسوقت تو اپنے میان کے پاس سے نکلے تو تو شہر مین گشت کر اور جو کچھہ
تو شہر مین دیکھے اوسمین غور و فکر کر اور جب تو کسی جماعت کو باتین کرتے دیکھے تو اونکے پاس
بیٹھہ اور جس بات مین وہ گفتگو کرتے ہون اوسکو سُن پھر جسوقت تو لوٹ کر اپنے میان
کے پاس آوے اور اوسکے ساتھہ تو تنہا ہو تو اوس سے یون کہہ کہ آج مینے یہ دیکھا وہ دیکھا

اور مین نے فلان کو سُنا کہ وہ یون کہتا وون کہتا تہا کیونکہ اگر تو ایسا کیا کرے گا تو اسمین
اوسکو تسلی ہوگی اوسکی وحشت جائیگی انس آئیگا اور عنقریب تو اوسکے نزدیک بہرہ مند ہوگا
تیری قدر ہو جاے گی اوسنے جاسوس کے کہنے پر عمل کیا تو اوس سے اوسکے میان نے
کہا کہ تجھے یہ کام کسنے بتایا غلام نے کہا مجہی کو یہ بات معلوم ہوگئی تو مین اسکو کرنے لگا میان
نے کہا ہرگز یون نہین ہے کہ تو خود یہ کام کرے تیری عقل کے قوےٰ مین یہ بات نہین ہے
تو مجھے بتا کہ یہ بات تجھکو کس نے بتائی ہے غلام نے کہا ہمارا ایک پڑوسی ہے مٹی کے برتن
بیچا کرتا ہے اوسنے مجھے یہ بتایا ہے اوس سے بڑہکر جاہل واحمق مینے کسی کو نہین دیکھا
میان نے کہا اوسکے جہل وحمق کو تجھے کس بات نے بتایا غلام نے کہا کہ وہ دو ماہ سے زیادہ
میری صحبت مین ہے اور وہ یہ تک نہین جانتا ہے کہ مین کون ہون میرا میان کون ہے
مین نے اوس سے کسریٰ بادشاہ کا ذکر کیا تو وہ اوس سے بھی بیخبر نکلا جبکہ کسریٰ کے
قاصد نے یہ بات سُنی تو اوسکو شک ہوا اور دریافت کر گیا کہ وہ اوس پر جاسوس ہے اسلئے
کہ اوسنے اپنے انجان بننے مین افراط وزیادتی کی **حکمت** حکماء کہتے ہین کہ جس شخص نے
افراط کیا وہ مثل اوس شخص کے ہے جس نے تفریط کی یہ بھی کہتے ہین کہ جیسے اقوال احوال
پر دلالت کرتے ہین ایسی کوئی چیز دلالت نہین کرتی ہے اور جسطرح کہ معقول کا سنا عقول کا
پردہ اوٹھاتا ہے اوسطرح اور کوئی چیز نہین اوٹھاتی ہے یہ بھی کہتے ہین کہ جس شخص کے
کان غائبانہ تجھکو نہین پہچانتے ہین تو اوسکی آنکھین بھی حاضرانہ تجھکو نہ پہچانینگی کہتے ہین
کہ جب کسریٰ کے قاصد نے اپنے غلام سے یہ تقریر سُنی تو اوسکو حکم دیا کہ تو اوسکو میرے پاس
لے آوے لے آیا جسوقت قاصد نے اوسکو دیکھا تو جو گمان کہ اوسکے ساتھہ کیا تہا یعنی وہ
جاسوس ہے اوسکو محقق وثابت کرلیا اوسکی آوبھگت کی اپنے قریب بٹھایا اور اوس سے

ایسا جہل و غباوت ظاہر کیا کہ اوس سے مافوق متصور نہین ہے اور اوس سے یہ بات چاہی
کہ وہ برابر لگاتار اسکی ملاقات و زیارت کے لئے آیا کرے جاسوس ایک مدت تک شب و روز
قاصد کا حال دریافت کرتا رہا جب اوسکو یہ گمان ہوگیا کہ جو بات قاصد کی معلوم کرنی تھی وہ
حاصل ہوگئی تو بادشاہ ارکن کے پاس گیا اوسکو خبر دی کہ یہ قاصد جو آیا ہے احمق بلید ہے بالکل
ذکی نہین ہے اسکے پاس کوئی غناء و فائدہ اس سے زیادہ نہین ہے کہ وہ دلیر و شہسوار
ہے ارکن کو جاسوس کے کہنے پر وثوق و اعتماد ہوا اور قاصد کو اوس صورت پر خیال کیا کہ جس
صورت پر جاسوس نے اوسکے نزدیک ممثل کیا تھا **حکمت** کہتے ہین یون چاہیئے کہ ترک ان
اول مخبر کے لئے نہو یعنی پہلے مخبر کی خبر کو قابل اعتماد کے سمجھنا نہ چاہیئے اور نہ پہلے مجلس کے لئے تیرا
وثوق و اعتماد ہو کہتے ہین کہ جب خبر مین سچ جھوٹ دونون داخل ہوتے ہین تو امتحان سے
پہلے اوس خبر کے واسطے ایک کا حکم کر دینا جور و ظلم ہے کہتے ہین کہ صدق خبر کا حکم مخبر کی
عصمت ہی کرتی ہے نہ صدق مخبر کا اسکی شرح یہ ہے کہ سچا مخبر جبکہ معصوم نہین ہوتا ہے
تو وہ تلبیس کا عرضہ اور تدلیس کا فرضہ ہوتا ہے مخبر کا ثقہ صدوق معتمد سچا ہونا صرف مفید ہے
اوسکی سلامت کا تحریف سے اوس خبر مین جسکو اوس نے نقل کیا ہے اور جس چیز کو اوسنے
ادراک کیا ہے اوسمین اوسکے ادراک کی عصمت کو مفید نہین ہے کیونکہ صادق مغفل کبھی
سورج کی طرف نظر کرتا ہے تو یہ خبر دیتا ہے کہ وہ چلتا نہین ہے اور چاند کو دیکھتا ہے اور
اوسکے قریب ابر کے ٹکڑے ہوتے ہین تو یہ خبر دیتا ہے کہ اوسنے چاند کی سرعت سیر کو ادراک
کر لیا ہے اور چلتی ہوئی کشتی سے جنگل کیطرف نظر کرتا ہے تو گمان کر لیتا ہے کہ جنگل چل رہا
ہے اور شعبدہ باز و بازیگر کے افعال کو دیکھتا ہے تو اشیاء سے خبر دیتا ہے بخلاف اوسکے جیسی وہ
ہین اور جو طوطا کہ اسکی نظر سے مستور و محجوب ہے اوسکی باتین سنکر انسان سے خبر دیتا ہے پس

تلبیس درآمیختہ و پنہان داشتن ۱۲ و عیب از خریدار ۱۲ عرضہ نصب نشانہ تیر ۱۲ و پنہان کردن عیب ۱۲ شاء مہم ۱۲ فرضہ دہانہ نہر

ان سب باتون مین اوسکی تحریف کی جہت سے خلل نہین داخل ہوا ہے لیکن اوسکی ادراک
کی جہت سے خلل آیا ہے کہتے ہین کہ جب ارکن نے اپنے جاسوس کے قول پر وثوق
واعتماد کیا تو کسری کے قاصد کو حضوری مین بلایا اوسکی آؤبھگت کی اور اوس سے ہرطرح
کی اچھی باتین کین کسری کا خط اوس سے لیا اور اوسکو خلعت دیا اور عطاے کثیر سے
اوسکو مشرف فرمایا اور اکرام و اعزاز کے ساتھ اوسے اوسکے گھر روانہ کیا اور چلنا پھرنا
اوسکے واسطے مباح کردیا اور اجازت دیدی کہ جو چاہے اوسکی ملاقات کرے اور پے در پے
تحفہ تحائف اوسکو بھیجنے شروع کئے سال بھر وہ اسی حال پر رہا پھر اوسے اپنی حضوری
مین بُلایا اور خط کا جواب اوسکے سپرد کیا اور کسری کے واسطے ہدیہ دیا کہتے ہین کہ اوس ہدیہ
مین ایک تلوار پانچ بالشت کی لنبی تھی اور رنگ اوسکا ایسا تھا جیسے سرخ تانبا لوہے کو اسطرح
کاٹتی تھی جیسے اور تلوار سیسے کو کاٹتی ہے اور ایک رکابی یاقوت ازرق کی تھی اوسمین مُدبھر
کہانا سماتا تہا اور ایک پیالہ زمرد بحری کا تہا رطل بھر شراب اوسمین سماتی تھی اور ایک ازار دریتیم
اور ایک قندیل مہا کا تہا اوسمین ایک یاقوت سرخ کبوتر کے انڈے کی برابر تہا جب وہ رات کو
ایک چراغ اوسکے اندر رکھہ کے لٹکایا جاتا تو یاقوت کا شعاع اون رنگون پر پڑتا جو کہ سرخی
کو قبول کرتے ہین تو وہ بالکل سرخ ہو جاتی اُنکی سُرخی مین کسیطرح کا شک نہوتا تہا اور بہت
سی خوشبو اور زرہین اور ڈہالین تھین اونکے سوا اور کچھہ بہی تہا اور خاص قاصد کو بھی
داد دہش سے خاص کیا اور ذخائر کثیرہ نفیسہ دیکر کسری کی طرف رخصت فرمایا جب قاصد
کسری کے پاس آیا تو جس کام کے واسطے بھیجا تہا اوسکا پوچھا تاکہ اوسے معلوم کرے
قاصد نے اوسے خبر دی کہ وہ زمین پاکیزہ ہے اوسکے فضائل خصائص و شرف حزایا ہین
سرحدین اوسکی مضبوط و محفوظ ہین اور بیان کیا کہ مینے ایسا کوئی ناکا اوسکا نہین پایا جس سے

اوسکے اندر جائین مگر ناتجربہ کاری اوسکے رہنے والون کی کیونکہ اونکی عقلین کر وفریب
کے لئے آمادہ و مہیا ہین عواقب و انجام کار مین نظر و غور کرنے سے محجوب و مستور ہین
اور یہی بات اونکی حُسن طاعت و فرمان برداری کی موجب ہے اوسکے واسطے جس کے
حُسن طاعت کی وہ مالوف ہین سو اگر کئی آدمی اونکی طرف ایسے بھیجے جا دین کہ وہ دُوَل
سلطنتون کی طرف اچھی طرح سے دعوت قائم کر سکتے ہون تو وہ اونکو اپنی طرف مائل
کرلین اور اونکی طاعت و فرمان برداری کو اونکے بادشاہ سے پھیر دین جب اونکی طاعت
پھر جائیگی اور وہ اپنے بادشاہ سے منحرف ہوجاوینگے اوسکے کہنے کے نہ رہینگے تو اسکے
بعد اونکے بادشاہ کے واسطے کوئی قائمہ قائم نہ رہیگا کیونکہ وہ اوسکے بازو ہین جنسے وہ حملہ
کرتا ہے آرام و راحت مین وہ اوسکے پکے چُنے ہوئے میوے ہین اور تکلیف و بلا مین ننگی
تلوارین ہین پھر کسریٰ نے اوسکے خط کو دیکھا تو اوسمین ارکن نے کسریٰ کو ملاطفت و
نرمی کے ساتھہ مخاطب کیا؛ ور اوسکے فضل کا اقرار کیا تھا اوسکی چاپلوسی و خوشامد کی تھی
اور مصالحت و دوستی مین رغبت کی تھی نوشیروان نے اوسکے باب مین اپنے وزراء سے
مشورہ کیا اور اونسے کہدیا کہ میرا جی اوسکی مصالحت سے راضی و خوش نہین ہوتا ہے
وزراء نے اختلاف کیا پھر اونکی رائے اسپر قرار پائی کہ ارکن کا ہدیہ واپس کر دیا جاوے
کسریٰ نے اوسکا ہدیہ اوسی کو پھیر دیا پھر ارکن کی رعیت کے بگاڑنے اور اوسکے مفسد بنانے
کے واسطے کچھ لوگ روانہ کئے جو کہ اچھی طرح سے دعوات کو قائم اور دُوَل و سلطنتون کو
قلب کر سکتے تھے اور وہان سے اونکی امداد کی اونکے اعذار و حاجات کو رفع کیا اور اونکے
واسطے ایک مثال بیان کر دی کہ اوسپر چلین وہ اپنے کام کے لئے چلے یہانتک کہ وہ ارکن
کی مملکت مین پہونچے اوسمین متفرق ہو گئے جس کام کے لئے بھیجے گئے تھے ہر ایک نے

اوسمین اپنی قوت صرف کی جب دو برس گذر گئے تو جو کچھ ارکن کی مملکت مین اور اوسکے شہرون
قلعون پرگنون گانون مین ارادہ کیا تھا اوسکو مضبوط و محکم کر چکے اور اسکی خبر کسری کو لکھہ بھیجی
کسری نے مزربان کو اونکی طرف روانہ کیا یہ مزربان چوتھائی مملکت کا ناظم تھا اسکی حکومت
مین وہ جہت تھی جو مقابل و مجاور جہت ہند یہ مملکت ارکن کی تھی اقلیم بابل کے چار ناظم
تھے ہر ایک چوتھائی سلطنت کا والی و حاکم تھا ہر مزربان کے ساتھہ پچاس ہزار جنگی فوج
تھی غرضکہ جب اس مزربان و ناظم نے لشکر جمع کرنا اور ساز و سامان لڑائی کا تیار کرنا
شروع کیا تو ارکن کے جاسوسون نے جو اوس جہت مین تھے ارکن کو یہ خبر لکھہ بھیجی
کہ جو مزربان آپ کے بلاد کی جہت سے مجاور و متصل ہے اوسنے لشکر فراہم کرنا شروع
کیا ہے اور سامان جنگ تیار کرتا ہے ارکن نے جان لیا کہ وہ اوسکا قصد کرنے والا ہے
اور ارکن کے شہر مین نفاق پیدا ہو گیا پھوٹ پڑ گئی اور لوگ بات چیت کرنے لگے کہ
مزربان نے ارکن کی طرف قصد کیا ہے اور بکثرت خبرین اڑائین ارکن اپنی غفلت
سے جاگا اور اس امر کی کرود کی تو حقیقۃ الامر پر واقف ہو گیا اسکی مملکت کے کاروبار
کا مدار پانچ آدمیون پر تھا اونمین سے چار آدمی تو اوسکے وزیر تھے اور پانچوان صاحب
بیوت نیران تھا یعنی جن گھر و نمین آگ جلتی رہتی ہے اونکا یہ شخص متولی و حاکم تھا یہ
لوگ آتش پرست تھے اور یہی شخص زمانہ کا رئیس و افسر تھا اور اسی سے وہ لوگ
اپنا دین اخذ کرتے تھے ارکن نے ان پانچون آدمیون کو جمع کیا اور جو خبر اوسکو پہونچی تھی
اونکو اوس پر مطلع کیا یعنی میری رعیت کے دل بگڑ گئے ہین اور مزربان نے میرے بلاد کے
قصد کے لئے لشکر جمع کیا ہے اور اوسنے ظاہر کیا کہ مجھے تمھاری کفایت کی طرف حاجت
ہے وہ لوگ رائے صواب کی جستجو مین مناظرہ کرنے لگے چار وزیرون مین سے

ایک نے کہا میری راے یہ ہے کہ بادشاہ اپنی رعیت کو درست کرے اونکے فساد و
بگاڑ کو دور فرماے اونکے ہاتھون کو تو رغبات و اموال سے بھرے اور اونکے دلونکو
آمال و امیدون سے پُر کرے یہانتک کہ جو رعیت کج رفتار ہے وہ راہ راست پر لگجاے کجی
دور ہو استقامت و راستی آجاے اور جو بھڑکی بدکی ہوئی ہے وہ مانوس ہوجاے کیونکہ
جسوقت ہمارے دشمن کو یہ بات معلوم ہوجاے گی تو وہ ہمپر پیشقدمی کرنے سے بزدل
ہوجائیگا اور اگر اوس نے پیشقدمی کی تو ہم ایک زبان ایک دل متفق ہوکر اوس سے مقابلہ
کرین گے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے ہاتھون سے اوس سے لڑین گے
رئیس زمانہ نے اس وزیر سے کہا کہ یہ بات جو تو نے کہی اس سے وہی رعیت درست
ہوتی ہے جسکے فساد و بگاڑ کا موجب صرف ہضم جور یا عسف سیرت ہو اوسکی شکستہ دلی ظلم سے
ہوئی ہو یا چال چلن برتاؤ مین اوسپر جور کیا گیا ہو کہ اوس سے اوسکے فساد کا سبب دور
کردیا جاے تو وہ درست و راست ہوجاے سو بادشاہ کی رعیت اسطرح کی نہین ہے کہ
اوسکو روپیہ پیسا دیکر وعدہ وعید بہبودی کا کرکے اوسکو سیدہا کرلین اوسکو تو اس بات
نے بگاڑا فاسد کیا ہے کہ وہ مواقع صواب سے جاہل ہے مواضع راہ راست سے بھٹکی
ہوئی ہو ایک کے بعد دوسری نعمت پہونچنے سے اترا گئی ہے ترادف و توالی نعمتون سے
سرکش ہوگئی ہے **حکمت** کہتے ہین کہ چار آدمیون کو جسوقت اِترانا فاسد کردیتا ہے
تو تعظیم تکریم کرنا اُنکو سواے فساد کے اور کچھہ زیادہ نہین کرتا ہے جتنی اونکی خاطر داری
کرو وہ اوتنے ہی اور بگڑتے جاتے ہین ایک تو لڑکا دوسرے بی بی تیسرا خادم
چوتھے رعیت اسکے واسطے چار رذیل قوتون کی مثل بیان کی ہے کہ جسوقت وہ
ہیجان و جوش مین آتے ہین تو حدود مصلحت سے تجاوز کرجاتے ہین اونہین سے

ایک غضب وغصہ ہے یہ قوت اسلیئے رکھی گئی ہے کہ آدمی شجاع و بہادر رہو بزدل نہو
ننگ و عار نہ لگے جب اس حد سے بڑہ گیا تو رذیل خصلتون مین داخل ہوا دوسری قوت
شہوت ہے یہ اسواسطے ہے کہ عقل فضائل وعمدہ باتون کو حاصل کرتی ہے اس سے
اوسکو کدو تکان ہوتی ہے سو شہوت سے اوسکو راحت و آرام حاصل ہوتا ہے جب شہوت
راحت عقل کی حد سے بڑہ جاتی ہے تو رذیل صفت ہے تیسری قوت حرص ہے یہ جب
کفایت کی حد سے بڑہ جاتی ہے تو مذموم ہوتی ہے چوتھی قوت کسل و ماندگی ہے یہ اسلیئے
ہے کہ جسم اپنے مصالح و کام کاج کا کسب واکتساب کرتا ہے اس سے اوسکو تکان و
ایذا پہونچتی ہے تو یہ کسل و سستی اوسکے لئے راحت ہوجاتی ہے جب حد راحت جسم سے
بڑہ جاتی ہے تو مذموم ہوتی ہے پس یہ چارون قوتین جسوقت ان حدون سے تجاوز
کر جاتی ہین تو اونکے ساتہہ مدارات و رفق کرنا سواے ہیجان وطغیان کے اور کچہہ
زیادہ نہین کرتا ہے انکے مادے قطع کرنیکا ضرور اہتمام کیا جاے انکو تو اپنی حد پر رکہے
آگے بڑہنے نہ دے اور مادۂ ہیجان وطغیان کو قطع کرتا رہے بادشاہ نے جب یہ تقریر
سُنی تو بول اوٹھا کہ حکیم نے سچ کہا پہر دوسرے وزیر نے کہا میرے نزدیک یہ راے
ہے کہ ہم درست و راست رعیت کو لیکر فاسد و ناراست رعیت کو مارین یہانتک کہ سیدہی
اور ہماری اعتمادی ہوجاے پہر جن لوگون سے ہمکو مکر و فریب و دہوکے کا خوف نہین
ہے اونکو لیکر دشمن سے مقابلہ کرین کیونکہ ہم تو لڑائی کی طرف مضطر ہو رہے ہین اسلیئے
کہ ہمارے دشمن کو کوئی شئے راضی نکرے گی بجز اسکے کہ جو کچہہ ہمارے قبضے مین ہے
وہ اوسکو سب لیلے رئیس زمازمہ نے کہا یہ راے جو تو نے دی ہے ہمارے دشمن کو
اوسکے لشکر سے بہی زیادہ تر نافع ہے اور اوسکے داعیون سے بڑہکر اوسکی طاعت و

وفرمان برداری کیطرف بلاتی ہے اسکے ساتھہ ہی یہ بات بھی ہے کہ جب وہ یہ جان لینگے
کہ ہم خود آپسمین گروہ گروہ فرقے فرقے ہوگئے اور آپسمین ہی لڑنے بھڑنے لگے لڑنے کو
کھڑے ہوگئے تو ہماری ہیبت اونکے جی سے جاتی رہیگی اور جو مقصود وامید اونکی کہ
ہم مین ہے وہ پوری ہوجاوے گی حکمت حکما نے کہا ہے کہ چار چیزین ایسی ہین کہ
چار حالتومین جو کوئی اونسے سختی و درشتی کے ساتھہ پیش آئیگا وہ اونسے ہلاک ہوگا ایک
تو بادشاہ اپنے غصے کی حالت مین دوسرے سیل وسیلاب حالت صدمہ مین تیسرے ہاتھی
حالت مستی مین چوتھے عام لوگ حالت ہیجان وجوش وخلط ملط مین حکمت حکماء نے کہا ہے
کہ عام لوگ جسوقت بگڑتے بدلتے چیتے پنتے جوش مین آتے ہین اوسوقت اونکو روکنا
ومنع کرنا ایسا ہے جیسے چیچک کہ جسم کی سطح پر اوٹھتی اوبھرتی ہو اوسوقت اوسکے علاج طلیہ
رادعہ سے کرین کہ اوسکو روکین نکلنے نہ دین سو اول تو وہ رکے گی نہین بالفرض اگر وہ
رکے گی تو چیچک والا ہلاک ہوگا بادشاہ بولا کہ حکیم نے سچ کہا تیسرے وزیر نے کہا میری
رائے یہ ہے کہ جتنی رعیت کی جماعت فاسد ہوگئی ہے اور وہ باغی بنگئی ہے اوسکا
تعین طلب کرین کہ وہ کسقدر ہے پھر اوسکو اوسکے ماسوا سے جدا کردین پھر ہم اوسمین وہ رائے
دینگے جسکو اوسکا حال مقتضی ہوگا کہ وہ کم ہے یا زیادہ رذیل کمین ہے یا نجیبہ شریف
ضعیف کمزور ہے یا قوی زور آور پھر جو تدبیر کہ اوسکے مناسب حال ہوگی اوس سے
ہم اوسکا مقابلہ کرینگے رئیس زمازمہ نے کہا کہ اب اس امر کی بحث کرنا کہ کتنی رعیت
باغی ہے اور کسقدر مطیع ہے ایک خطر عظیم ہے کیونکہ جو شخص شک مین گرفتار ہے یہ بحث
اوسکو وحشی بنادے گی اوسکو حرکت دیگی کہ وہ ہمارے دشمن سے جا ملے اور اوسکو
اسکی نصیحت پر اعتماد ہو اور ہمارا نا کا اوسکو بتادے اور جب وہ ہمارے

دشمن سے جا ملیگا تو وہ آمین سعی و کوشش کرے گا کہ اپنے وطن و اہل مال کیطرف لوٹ آوے
اور دشمن کے ساتھہ ہوکر ایسی سمجھہ بوجھہ سے لڑیگا کہ وہ ہمارے دشمن کو نہو گی اور اوسکی
طرح ہمارا دشمن ہمسے نہ لڑے گا اور کبھی ایسا ہوگا کہ جسکے دلمین شک ہے وہ ہمسے جدا ہوکر
دشمن سے نہ ملیگا بلکہ اپنی جگہہ بیٹھا ہوا ہمسے مقابلہ کرے گا اور لڑائی مین ہمارے پاس سے
جدا ہو جاوے گا اور رعیت مین سے جو اوسکا ہمشکل ہوگا اوسکے ساتھہ بہم کثرت حاصل کریگا
اور بہ سبب ہمشکلی کے وہ اوسکی مدد کرے گا گو اُس جیسی رائے پر نہو اسکی مثال ایسی ہے
جیسے روکتے جسوقت کہ وہ بھیڑئے کو دیکھتے ہین تو اونکی آپس کی تعادی و تہارش و دشمنی
بھیڑیے پر معاونت کرنے سے اونکو نہین روکتی ہے نہ وہ اسطرف التفات کرتے ہین
کہ بھیڑیا خلق کلبی مین متحقق ہے لیکن وہ دونون بھیڑیے سے نفرت کرتے ہین اور
بھیڑیے پر ایک دوسرے کی مدد کرنے مین آپسمین صلح کرلیتے ہین یہ اسلئے کہ وہ بھیڑیے
کی خصیصۂ توحش و الفت وجرات کی طرف نظر کرتے ہین اسیطرح عامی پادشاہ کی طرف
اس حیثیت سے نہین دیکھتا ہے کہ وہ خلق انسانی مین متحقق ہے بلکہ اوسکو اوسکے خصیصۂ
تفرد و الفت و علو ہمت کی حیثیت سے دیکھتا ہے تو اسیوجہ سے اوس سے نفرت کرتا ہے
بدکتا ہے بھڑکتا ہے وحشتناک ہوتا ہے اور جو عامی کہ اخلاق و عادات مین اوسکا ہمشکل
ہے اوس سے مالوف ہو جاتا ہے **حکمت** حکماء نے کہا ہے کہ تین آدمی ہین اگر تو تین
حال مین امتحان کرکے اونکا کشف حال کرے گا تو تو اونسے نقصان پائیگا ایک تو تیرا
ادب آموز و اتالیق تیرے استقلال کی حالت مین دوسرا تیرا دوست تیرے اختلال کی حالت
مین تیسرے تیری عورت تیری ادھیڑ عمر مین سو رعیت تو مثل بی بی کے ہے اور ادبار دولت
کا مثل اکتہال کے حکماء نے کہا ہے کہ مثال اسکی ایسی ہے جیسے کوئی شخص بیماریون سے

کمزور نقیہ ہوگیا ہے اوسکی قوت مغذیہ کا امتحان غلیظ وسخت کہانون سے کیا جاے بادشاہ
بولا کہ حکیم نے سچ کہا چوتھے وزیر نے کہا اور یہ اون سب سے علم وفضل مین اوسع اور راے
مین افضل تہا ہین تو بادشاہ سے ایک قصہ بیان کرتا ہون جسکو میرے اوستاد نے مجھسے
بیان کیا ہے اور یہ قصہ آخر کو مجھسے کہا ہے اور مجھسے کہا تہا کہ تو اسکو اپنے حبہ قلب مین رکہہ چھوڑ
اور تو اوس دن تک جینے کی تمنا نکر کہ جسمین تو اسکی طرف محتاج ہو سو مین گمان کرتا ہون کہ وہ
دن یہی ہے پادشاہ نے کہا تو کہہ ہم تیری بات سُنینگے رئیس زمازمہ نے کہا کہ جو بات یہ
بیان کریگا وہ بغایت صواب ہوگی تینون وزیرون نے کہا بیشک یہ ایسا ہی ہے چوتھے
وزیر نے کہا کہ بعض ہمارا بعض کیطرف محتاج ہے اور بعض کو بعض سے قوت وزینت ہے ہم
ان باتون مین ایسے ہین جیسے ہتیلی کی اونگلیان پھر ہم ملک سعید کی طرف نظر کرکے اوسکی
عقل کے نور سے مدد لیتے ہین جسطرح کہ ستارے سورج کے نور سے مدد لیتے ہین سو ہم سب بادشاہ
کی طرف محتاج اور اوس سے قوی ہین پادشاہ نے کہا اے وزیر صالح تو کہہ ہم تعظیم تکریم سے
تیری بات کو قبول کرینگے اور اوسکی جس سے تو نقل کریگا تم ہماری مناصحت وخیر خواہی
مین اور ہمسے کفایت کرنے اور ہماری طرف ادا کرنے مین ایسی ہو جیسے دل کے لئے پانچون
حواس پھر سارے وزیرون نے پادشاہ کو سجدہ کیا پھر اس وزیر نے قصہ شروع کیا

حکایت وزیر نے کہا کہ میرے مؤدب نے کہا ہے کہ ایک تاجر مالدار تہا اوسکے گھر مین
ایک کوٹھری چھت دار تھی وہ اوسمین رہا کرتا تہا درمیان سقف وبطانہ کے بہت سے چوہے
رہتے تھے وہ بہت امن وراحت مین تھے جو چاہتے وہ کرتے کہانا دانا سب موجود تہا دن بھر
تسلی وطمانینت سے دوڑتے پھرتے جب رات آتی تو چھت سے اوترتے تاجر کے کوٹھون
مین اور اوسکے اہل وعیال کے گھرونمین متفرق ہو جاتے کہاتے اور اوٹھا لاتے تھے تاجر

پر اونکی ایذا بہت ہوئی وہ ایک دن اوس کوٹھری مین آیا جسمین رہتا تہا چت لیٹ گیا
کسی اپنے کام مین فکر کرنے لگا چوہون نے بطانۂ سقف پر دہوم مچائی مٹی تختون کے
درزون سے گرنے لگی تاجر گہبرایا پریشان ہوا اور جلد اوٹھہ کہڑا ہوا حکم دیا کہ جو کچہہ اسمین
سامان اسباب ہے اوسکو اوٹہا لیجاؤ پہر اوس نے اپنے غلامون کو حکم دیا اونہون نے
بطانۂ سقف کو نیچے رکہدیا چوہے گہر مین منتشر ہوگئے بہت بُری طرح مارے گئے اونمین سے
کوئی نہ بچا مگر ایک جرذ[۵] یعنی چوہا اور ایک چوہیا یہ دونون اوس چہت سے غائب تہے جب پہر
آئے اور اپنے وطن کی خرابی ویرانی اور چوہون کے بچہڑنے کی جگہہ سارے گہر مین دیکہی
کہ قتل عام ہوگیا ہے اور اونکا نیست ہورہا ہے تو اونکو اس واقعے نے گہبرالیا چوہا
چوہیا پر متوجہ ہوا اوس سے کہا کہ بیشک کہنے والے نے سچ کہا ہے کہ جو شخص دنیا پر وثوق
واعتماد کرکے اوسکے ہمراہ ہوا وہ ایسا ہے جیسے سونے والا سائے مین جو کہ پہلے سورج
کے پہونچنے سے نصف دائرہ فلک اعلی تک ہوتا ہے سایہ بسبب بلند ہونے سورج کے
اوس سے سمٹتا جاتا ہے پہر اوسکو سورج کی گرمی جگا دیتی ہے تو وہ سایہ کا عین و اثر
اتا پتا کچہہ نہین پاتا ہے چوہیا بولی تو نے سچ کہا اب تیری کیا راے ہے چوہے نے کہا
میری راے یہ ہے کہ ایسی جگہہ مین نہ رہون جس سے یہ بلا پہونچے اور آدمیون سے
خوب ہی بہاگون اسلیئے کہ انکا ہیجان و جوش بہت ہی سخت ہے اور انکے حیلے فریب اہل
عالم سے زیادہ تر کارگر ہوتے ہین چوہیا نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون پہر دونون چلے
یہانتک کہ وہ ایک زمین کشادہ فراخ وشنے ورخت مین آئے اوسمین کئی قسم کے وحشی
جانور ملے جلے تہے یہ زمین ایک وادی کو گہیرے ہوئے تہی اسمین گہاس اور تالاب
تہے اور تالابونمین مینڈک کہوسے تہے انکو یہ وادی بہت پسند آئی اوسمین چلے ایسی

[۵] بڑا نرغاس

جگہہ تلاش کرتے پھرتے تھے کہ اوسمین سوراخ کھودیں رہنےکو بل بنائین ایک اونچے
ٹیلے کی طرف پہونچے یہ ٹیلہ اوس وادی کے وسط مین تھا اوسکے دائین بائین طرف پانی
کا بہاؤ تھا یہ سیل اوس ٹیلے سے علیحدہ ہوگیا تھا انہون نے اوس ٹیلے کی جڑ مین بل بنایا
اوسکو اپنے لیئے پسند کیا اپنا وطن ٹھیرایا ایک دن یہ دونون اوس ٹیلے پر چڑہے اوسکی
چوٹی پر ایک یربوع یعنی جنگلی چوہے کو دیکھا یہ چوہا عمر رسیدہ مسن نہایت بوڑہا تھا اپنے
بل کے دروازے پر بیٹھا تھا اوس نے ان دونون کو دیکھا تو مرحبا کہا انسے بات چیت کی
انکا حال پوچھا انہون نے اوس سے اپنا حال کہا یہانتک کہ یہ ذکر کیا کہ ہمنے اس ٹیلے
کی جڑ مین بل بنایا ہے اوسکو اپنا وطن ٹھیرایا ہے یربوع نے کہا اگر یہ بات نہوتی کہ نصیحت
وخیر خواہی کرنا بہت وقت داعی تہمت کی طرف ہوتا ہے تو مین تمکو نصیحت کرتا انہون نے
کہا ہمکو تو تیری نصیحت کی نہایت حاجت ہے یربوع نے کہا **حکمت** کہتے ہین چار چیزین
ہین کہ تو اونپر پیشقدمی نکرے یہانتک کہ جو شخص اونکا واقف کار ہے اوس سے اونکا
حال پوچھے ایک تو باز ارہے کہ تو وہان نجاے یہانتک کہ پوچھہ لے کہ اوسمین کون چیز
خوب بکتی ہے کون نہین بکتی دوسری عورت ہے کہ اوسکے پیغام بھیجنے پر پیشقدمی نکرے
یہانتک کہ اوسکا منصب وخلق وعادت پوچھہ لے تیسرا رستہ ہے کہ اوسپر نہ چلے
یہانتک کہ اوسکے آمن وخوف کو دریافت کرلے چوتھا شہر ہے کہ اوسکو اپنا وطن نہ بنائے
یہانتک کہ یہ پوچھہ لے کہ اسباب راحت کے وہان کیسے ہین اوسکے بادشاہ کا چال چلن
برتاؤ کیسا ہے اوسکے رہنے والون کے اخلاق وعادات کسطرح کے ہین اور جو لوگ اوسکے
رہنے والون سے مکر وفریب ودشمنی کرتے ہین اونکی قوت کتنی ہے **حکمت** یہ بھی کہتے
ہین کہ تو خیر خواہ نصیحت گر کی طرف نظر کر اگر وہ تجھے ایسی بات بتائے جو تیرے غیر کو

ضرر دے اور تجھے نفع نہ پہونچائے تو تو سمجھ لے کہ وہ شریر ہے اور اگر وہ بات بتائے جو
تجھکو نافع اور تیرے غیر کو مضر ہو تو تو جان رکھہ کہ وہ طامع ہے اور اگر وہ بات کہے جو تجھکو
نافع ہو اور تیرے غیر کو مضر نہو تو تو اوسکو سُن اور اوسپر اعتماد کر **حکمت** یہ بھی کہتے ہین کہ اگر
تو تیرے ناصح کو اپنے نفس پر اعانت نکرے گا تو تیرا ناصح مثل اوس شخص کے ہوگا جو
سیدہا کرنا چاہتا ہے اوس لکڑی کے سایے کو جو ٹیڑہی نصب کیگئی ہے پہلے اسکے کہ لکڑی
کو اوسکی گڑنے کی جگہہ مین سیدہا کہڑا کرے **حکمت** یہ بھی کہتے ہین کہ اگر تو یہ جاننا
چاہتا ہے کہ خیر و شر بھلائی برائی کی قوتون سے کونسی قوت انسان پر غالب ہے تو تو
اوس سے مشورہ لے اوسکی راے بہت صحیح و درست طور پر بتادیگی کہ اوسپر کون قوت
غالب ہے بھلائی کی یا برائی کی **حکمت** یہ بھی کہتے ہین کہ عالم اخلاق و عادات مین
جو چیز کہ بدتر ہے وہ تعاطی ہے یعنی جس چیز کی قدرت نہو اوسمین خوض کرنا دخل دینا
اوسکا مدعی ہونا یہ برائی اسلیئے ہے کہ جو شخص تعاطی سے متعلق ہوتا ہے وہ اوسکو شر ہی
بڑہاتی ہے اور رسوائی کے مجمعون مین اوسکو پیش کرتی جیسے ضعیف و کمزور کہ مدعی قوت کا
ہو یا جاہل علم مین خوض کرے یا فقیر و محتاج تونگری کا دعوی کرے **حکمت** یہ بھی کہتے
ہین کہ جب تجھے مشورت کی حاجت ہو کسی کام مین مشورہ کرنا چاہے تو جو لوگ کہ تیرے
طبقے اور تیری صناعت و پیشے مین سے آزمودہ و تجربہ کار ہون اونسے مشورہ کر اونکو
چھوڑکر اونکے غیر سے مشورہ نہ لے جو کہ تیرے طبقے اور تیری صناعت کے نہین ہین اگر تو
انسے مشورہ لیگا تو وہ تجھے تیری حد سے نکالدین گے کیونکہ وہ تیرے عالم خصائص سے
خارج ہین تو اس بات کو سمجھ لے کہ مجھکو اور تم دونون کو مناسبت صناعت و پیشے نے
جمع کردیا ہے وہ صناعت یہی بل کھودنا ہے مگر اتنی بات ہے کہ مین اوسکے علم مین تم دونون

سے زیادہ تر راسخ ہون اسلئے مین تم سے کہتا ہون کہ تم دونون اپنے بل سے چلے جاؤ کیونکہ
یہ بہت ہی بُرا بل ہے اور بدترین اوطان ہے مین اس زمین کا ابن سُجدہ کہوٹیا واقف کار
خبردار ہون مثل مشہور ہے کہ قتل ارضًا خابرہا سو تم اس سوراخ سے نقل کر جاؤ اسکے سوا
اور کوئی ماوی و مسکن اپنے لئے تلاش کرو وہ دونون یربوع کے پاس سے ہنستے ٹھٹھا
کرتے اوسکو مسخرا بناتے بڑہاپے بیعقلی بُڑہکس کیطرف منسوب کرتے نکلے اپنے بل کی
طرف لوٹ آئے اوسمین ایک مدت دراز تک رہے اوسمین اونکے بچے کچے اولاد ہوئی پھر
چوہا ایکدن نکلا اوسی زمین مین کسی کام کے لئے جلد چلا گیا پہر لوٹ کر اوس ٹیلے کی طرف آیا
یہان دیکہا تو سیل وادی مین بہ رہے تھے ٹیلے کو گہیر لیا تہا بلند ہو گئے تہے یہانتک کہ وہ
ٹیلہ مانند دریاے پرشور کے ہو گیا تہا یہ اوس وادی کے کنارے پر ٹہیر گیا وطن کی خرابی
ویرانی بی بی بچونکی ہلاکی کھانے دانے کی بربادی کی وجہ سے حسرت و افسوس کرتا ہوا
دیکہنے لگا اتنے مین یربوع کو دیکہا کہ وہ بیخوف محفوظ مامون ٹیلے پر کہڑا ہوا ہے اوسنے
چوہے کو آواز دی کہ کیون تو نے حزم و دوراندیشی کے ضایع کرنے کا ثمرہ اور واقفکار
باخبر خیرخواہ نصیحت گر کی نافرمانی کا پہل کیسا پایا چوہے نے کہا مینے اوسکو بہت ہی
تلخ و ناگوار پایا یربوع نے کہا تو اپنے نفس پر آسانی کر اور اپنی حسرت و افسوس کو کم
کر کیونکہ یہ نعمت کہ تیری جان باقی ہے اوس مصیبت سے بڑہکر ہے جو تجھکو گہر بار
بال بچون کے ہلاک ہونے سے پہونچی سو تو شکر کر کے نعمت کو مانوس کر کہ وہ بھاگ
نجائے تجھسے مالوف رہے تو تو اوس سے نفع پائے **حکمت** کہتے ہین کہ تو تین چیزون سے
بشاشت و خوشی ظاہر کر کشادہ پیشانی اونسے پیش آ ایک تو دوست آشنا دوسرے
قرض خواہ تیسرے نعمت **حکمت** حُر آزاد و شریف وہی شخص ہے کہ جسنے اُسکے ساتھ احسان کیا

پہر اوسنے اوسکے ساتہہ برائی کی تو یہ برائی اوسکے احسان قدیم کے شکر سے اوسکو غافل
و ذاہل نہین کرتی ہے حکمت جب کسی محسن نے تیرے ساتہہ احسان کیا پہر وہ تجہہ سے
بدل گیا اور تجہے کوئی برائی پہونچائی تو تو اوس سے منقبض مت ہو اور اوسکے شکر پر
اور اوسکے ساتہہ نیکی کرنے پر قائم دائم رہ کیونکہ یہ بات تیرے لئے وجیہ تر شفیع اوسکے
نزدیک ہے جو ہے نے یربوع سے کہا اے حکیم تیری نافرمانی کرنی تجہسے دور رہنے نے
مجہکو کسقدر شقی و بدبخت کیا حکمت یہ بات سچ کہتے ہین کہ عاقل کو چاہیئے کہ اون علماء
کی صحبت مین رہے جو کہ حکمت و آداب سے مہذب و مشہور ہین مین اگر دانائی بینائی
رکہتا تو جان لیتا کہ تو نے جو اس دشوار گزار ٹیلے کے چڑہنے اوترنے کی تکلیف باوجود
کبر سن و ضعف بدن کے اپنی جان پر گوارا کی ہے یہ نہوگی مگر کسی امر کے لئے ہوگی جسکی
مقتضی و موجب کوئی حکمت ورائے مصیب ہوئی ہوگی پہر چوہا ٹہیرا رہا یہانتک کہ سیلاب
چلا گیا اوتر گیا تو ٹیلے پر چڑہا اور یربوع کے بل کی جانب مین ایک بل بنایا اوسکو اپنا
وطن ٹہیرایا بیخوف با امن خنک چشم رہنے بسنے لگا پس یہ وہ قصہ ہے جسکی خبر میرے
مؤدب و اوستاد نے مجہکو دی ہے پادشاہ نے کہا اے وزیر صالح تو نے سچ کہا راست
و درست نصیحت کی حق و صواب مشورہ دیا لطف و نرمی سے تبلیغ کے سننے و ماننے والے
کی دعوت کی سو تو ہمارے لئے کوئی ایسا ٹیلہ تلاش کر جسکو تو ہمارے ٹہیرنے قرار پکڑنے
کے لئے پسند کرے ہم اپنی جانون پر لازم کرینگے کہ وہ اوسکے چڑہنے پر صبر کرین اور جو
لذتین کہ ہمارے نفوس کو مالوف و مرغوب ہین اور اس عالم خبیث مین ہمارے
نفوس اونکی طرف منبسط و مائل ہوتے ہین ہم اوس ٹیلے مین اون لذتون مزون سے
باز رہین گے شاید ہم ان فتنون کے سیلاب سے سلامت و عافیت کا ثمرہ چنین جسکو کہ

یربوع نے جنا تھا جیسا وہ صدمۂ سیل سے بچگیا ویسے ہی ہم بھی ان فتن کے سیل سے بچ جائین وزیر نے کہا اے ملک سعید آپ پر سے نفوس پاک قربان ہون آپ زندہ و سلامت رہین جسقدر زندہ رہنا چاہین اور جو آپ تمنا کرین اوسکو پائین ؎

باقی نہ دلمین کوئی الٰہی ہوس رہے	سر سبز بامراد تو لاکھون برس رہے
تم سلامت رہو ہزار برس	ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

ہم جو کچھ ہدیہ کہ آپ کی خدمت مین پیش کرتے ہین وہ آپ ہی کی نعمتون سے ہے اور جو بات کہ ہم آپ سے ظاہر کرتے ہین وہ آپ ہی کی حکمتون سے ہے سو آپکا اوسکو قبول فرمانا نہایت ہی عجیب بات ہے مین خوب جانتا ہون کہ آپکی مملکت کے ایک ناحیہ مین ایک ایسا بلند قلعہ ہے کہ آپ اوسمین سے زمین و اون پر اسطرح جھانکین کہ جسطرح زحل اور ستارون پر جھانکتا ہے ابصار لامحۂ درخشندہ اور افکار طامحۂ بلند نگر زندہ اوسکے ورے رہجاتے ہین وہانتک نہین پہونچتے ؎

کسی ندیدہ فرازش مگر بچشم ضمیر	کسی نرفتہ نشیبش مگر بپاے گمان

باوجود اسکے اوسکی ہوا نہایت اچھی ہے اوسمین پانی بہ رہا ہے بلند بلند درختون کے باغ ہین راحت و آرام کے اسباب مہیا و مرتب ہین آپکے بعض بزرگون نے کچھ توجہ اوسطرف فرمائی تھی قضا نے جو کہ عقود حیات کو کاٹتی ہے اونکی امید کو قطع کردیا بادشاہ نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے مالا مال ہوگیا اور فوراً ہمراہ اپنے خاص مصاحبون اور معتمد لوگون کے سوار ہوکر چلا یہانتک کہ اوس قلعے کی طرف پہونچا جسکو اوسکے وزیر نے بتایا تھا اپنی آنکھ کے دیکھنے مین اوسکو اوس سے افضل پایا جسکی تصویر وزیر نے اسکے نفس مین کھینچی تھی اور اوسمین مضبوط نشان و علامات و آثار پائے جنکو اس سے پہلے اسکے بزرگون نے بنایا تھا

بادشاہ نے مہندسون معمارونکو جمع کیا اور حکم دیا کہ اسکے کامل کرنے مین سعی و کوشش کرین اور اوسی دم جلد آیا اور خاص بیت المال اور خزائن سلاح اور نفائس ذخائر کو اوس قلعے کی طرف اوٹھا لگیا اور اپنی رعیت کو جمع کیا کہ دہان چانول اوٹھا کر لیجائیں رعیت نے مقشر غیر مقشر چانول اوسقدر قلعہ مین رکھدیئے کہ جسقدر مین بادشاہ نے گمان کیا کہ وہ کافی ہونگے چانول غیر مقشر کا قاعدہ ہے کہ وہ مدت دراز تک رہتے ہین بگڑتے نہین اور اپنے رہنے کا سامان سب درست کر لیا باوجود اس کے سرحدون کو بند لشکرون کو جمع قلعون کو مضبوط و محکم بھی کرتا رہا جب اوس دن سے کہ اسکے جاسوسون نے مرزبان کا حرکت کرنا اور لشکر کا جمع کرنا لکھا تھا تین مہینے گزر گئے تو مرزبان بہت سے لشکر لئے ہوئے اور سامان جنگ پورا تیار کئے ہوئے اسکی سرحدونمین گھس آیا کسریٰ کے داعی اون رعایا مین جنکو فاسد و خراب کر چکے تھے اور اوس ناحیہ مین تھے وہ سب ظاہر ہو گئے اردگرد کے بلاد پر غالب ہو گئے مرزبان نے اپنے معتمد ہمراہیون سے اونپر عامل کر دیئے اور اپنے لشکر سے اور وہان کے رہنے والون مین سے اونکے حافظ و حامی و نگہبان مقرر و مرتب کئے پھر زمین طے کرتا ہوا قریب آیا اوس سے ارکن کی فوج ملی اس فوج نے کچھ دفع کیا پھر جن لوگون کے جی مین دغل و فریب تھا وہ بھاگ اوٹھے تو اونکے بھاگنے سے جو ارکن کے خیر خواہ تھے وہ بھی بھاگے اور مرزبان انکی فوج پر غالب ہو گیا لوگون کو جان سے نہ مارا مال لے لیا پھر اوسنے تجاوز کر کے مملکت کو طے کرنے لگا یہان تو یہ ہوا دہان یہ ہوا کہ جسوقت مرزبان اسکی سرحدونمین گھس آیا تھا تو ارکن نے اپنے گھربار اہل و عیال و خدم و حشم کو اوس قلعے کی طرف روانہ کر دیا تھا اور جو لوگ اسکی بارگاہ کے خاص اور ذی وجاہت تھے اونکو جمع کیا وعظ و نصیحت کی اور اپنا احسان سابق اونکو یاد دلایا اور فساد طاعت کی خبر جو اوسے پہونچی تھی اوسکا ذکر کیا اور جو امتحان و آزمائش

کہ اوسکو مکروہ سمجھا اوسکا بیان کیا اور جو لوگ اونمین سے گناہگار نافرمان تھے اونکی سزادہی
کا ذکر کیا وہ لوگ اوس بات سے جسکے ساتھ ارکن کے نزدیک متہم ہوئے تھے بیزار ہوئے اور
اپنی برارت ظاہر کی اور قسم کھائی کہ ہم اپنی طاعت و فرمان برداری وصدق مناصحت و
خیر خواہی پر مستقیم ہین بادشاہ نے اونسے کہا مین نے تمکو اسلئے جمع نہین کیا اور نہ مین اپنے
دشمن سے باز رہنے والا ہون نہ میرا اوس پر مظفر و منصور ہونا کچھہ بعید ہے نہ مین تم مین سے کسی
ایک کی تہمت کو معین کرنیوالا ہون مگر اتنی بات ہے کہ مجھے میرے بعض وزراء نے خبر دی کہ
میرے بزرگونمین سے کسی بادشاہ نے ایک قلعہ بنانا شروع کیا تھا اور کچھہ توجہ اوسکی طرف
مبذول فرمائی تھی پھر اوسکے اور اوسکی مراد کے درمیان مین انحلال جو کہ عالم ترکیب پر واجب
ہے حائل ہوگیا یعنی اوسکی قضا آگئی وہ مرگیا اور وہ قلعہ تمام نہونے پایا سو یہ قول حکیم کا
کہ بہترین ملوک وہ پادشاہ ہے جسکے سبب سے اوسکے بزرگون کی سعی تمام ہوجاے اور عاق
و نافرمان تر وہ بادشاہ ہے کہ اوسکے سلف کی سعی اوس تک منقطع ہوجاے مجھکو محرک و
باعث ہوا کہ مین اوس چیز کو کامل و پورا کرون جسمین میرے دادا نے شروع کیا تھا پھر مین نے
اس بات کو دوست رکھا کہ مین اوس قلعے کو اپنے عُدد و ساز و سامان و ذخائر سے بھردون
اسلئے کہ **حکمت** حکماء نے کہا ہے کہ حازم و دور اندیش تر رُعاۃ و حُکّام و بادشاہون کا
وہ شخص ہے جو کہ سارے قضایاے عقل کے لئے احکام تیار کر رکھے **حکمت** حکماء کہتے ہین کہ
بادشاہ پر واجب ہے کہ پانچ قلعون سے خالی نرہے ایک تو وزیر نیک کہ اوسکی راے سے
متحصن ہو دوسرے تیغ بُرّان کہ اوسکی باڑہ سے تحفظ کرے جبکہ دشمن اوسپر آپڑے تلوار کی
تعریف مین کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

اشراف کا بناؤ رئیسون کی شان ہے	شاہون کی آبرو ہی سپاہی کی جان ہے

تیسرا گھوڑا دوڑنے والا سبقت کرنے والا کہ اوسکی پیٹھ سے تحصن کرے جسوقت کہ ٹھیر سکے
چوتھی عورت خوبصورت کہ اوس سے اپنی شرمگاہ اور نگاہ کی حفاظت کرے ۵

زنِ خوب فرمان بر پارسا ٭		کند مرد درویش را پادشا	
ہمہ روز گر غم خوری غم مدار		چو شب غمگسارت بود درکنار	

پانچوان قلعہ بلند مضبوط کہ اوسکے اندر رہنے سے تحفظ کرے جسوقت کہ دشمن اوسکا محاصرہ کرے سو مین نے یہ قلعہ بنایا ہے تاکہ میرے قلعے اس سے پورے ہوجاوین اور اسمین اپنے ذخائر کو اور اون لوگونکو جو میرے نزدیک عزیز و مکرم ہین اوٹھا لایا ہون سو تم مین سے جو کوئی یہ چاہے کہ میرے کام مین میری پیروی کرے تو اوسے چاہیئے کہ میری اقتدا کرے یہان آجاے جب بادشاہ اونکی بات چیت سے فارغ ہوا تو اونکو اجازت دی وہ اوسکے پاس سے چلے گئے اونمین سے جو لوگ پادشاہ کی راے پر تھے اور عقل و تجربہ رکھتے تھے اونہون نے اوسکی پیروی اختیار کی اوس قلعے کی طرف اپنے گھر بار اہل و عیال مال کھانے دانے کو اوٹھا لیگئے رہا مرزبان سو وہ اوس مملکت مین چلا پھر اجسطرح طومار مین کاغذ لپیٹتے ہین اسطرح اوسکو طے کرتا رہا جو لشکر اوس سے مقابلہ کرتا اوسکو شکست دیتا یہانتک کہ قریب قلعۂ ارکن کے پہونچا اور اوس سے ایک فرسنگ پر اوترا اور اوس پر پیشقدمی کرنے سے ڈرا ارکن نے لوگون کو حکم دیا تھا کہ وہ اوسکی طرف نکلین تو ایک امت عظیم نکلی اور خود ارکن اپنے غلامون خاص لوگون بھروسے کے آدمیونکی چار ہزار جنگی فوج مین نکلا اور رعیت و لشکر و ن سے علیحدہ شہر کے باہر اونکو لیکر کھڑا ہوا اور ہاتھیون کو آراستہ اور صفون کو مرتب کیا ادہر تو ارکن نکلا اودہر شہر مین کسریٰ کے داعیون سے دو داعی تھے اونہون نے پادشاہ کے شہر سے نکلتے وقت فرصت کو غنیمت سمجھا وہ ظاہر ہوگئے اور جو لوگ اونکی راے پر تھے اور اونکی اطاعت

کے تھے وہ اونکے تابع ہوگئے پادشاہ کا خلیفہ جو شہر مین تھا اوس پر اوٹھ کھڑے ہوئے اوسکو مار ڈالا اور شہر پر مستولی ہوگئے اور اوسکا بندوبست و ربط و ضبط کر لیا بادشاہ اپنے لشکر مین باہر شہر کے کھڑا ہوا تھا کہ اتنے مین رئیس زمازمہ ننگے پاؤن ننگے سر مونہہ پر طمانچے مارتا سر کے بال نوچتا کھسوٹتا ہوا آیا پادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو بادشاہ کے ساتھ اوسکے ہاتھی پر سوار کرلین وہ ہاتھی پر اوٹھا لیا گیا پادشاہ نے اوس سے خبر پوچھی اوسنے خبر دی کہ تمھارا دارالسلطنت جاتا رہا رعیت نے خیانت کی بادشاہ مع اپنے خاص لوگون کے اور اون لوگون کے جو اوسکی اطاعت مین بصیرت پر تھے چلا اور یہ لوگ حمایت و حفاظت کرتے ہوئے قلعے کی طرف متوجہ ہوئے اسکی خبر مرزبان کو پہونچی تو اوس نے ایک رسالہ علیحدہ پادشاہ کے پیچھا کرنے کے واسطے روانہ کیا ان لوگون نے پادشاہ کو پا لیا تو پادشاہ کے لوگون مین سے اتنے لوگ اونکے مقابلے مین کہڑے ہوگئے کہ اونکے کام کو کافی وافی تھے اور پادشاہ چلا یہانتک کہ اپنے قلعے مین داخل ہوگیا اور مرزبان نے شہر کا قصد کیا اوسکے اندر گیا بندوبست کیا اوسکے کاروبار کو مضبوط و محکم کیا پھر اپنے فوج کو لیکر اوس قلعے کی طرف چلا قلعے کو ایک منظر عجیب رائع اور ایک قلعۂ ممنوع مانع پایا اوسکے قرب مین پڑاؤ نکر سکا تو پیچھے ہٹ گیا جاے امن و بیخوف مین مع اپنی فوج کے ہوشیاری و حفاظت سے اوتر پڑا اور بادشاہ ہندی کو خط لکھا اور اوسمین بادشاہ کو تعظیم و اجلال سے مخاطب کیا اور چند باتین اوسپر پیش کین اونمین سے ایک یہ بات تھی کہ ہم تمکو تمھاری مملکت کی طرف مکرم و موقر پھیرے دیتے ہین اس شرط پر کہ تم کسریٰ کی طاعت قبول کرو جو وقت مرزبان کا وزیر بادشاہ کی طرف پہونچا تو اوس سے حجاب کیا ملاقات نہ کی نہ اُس سے خط لیا اور اوسکو حکم دیا کہ اپنے بھیجنے والے کی طرف لوٹ جاے اب مرزبان اوس سے ناامید ہوا حکمت کہتے ہین

کہ تیرا نگاہ پہیرنا طرف اپنے دشمن کے یہ ضائع کرنا ہے اور کان جھکانا تیرا اوسکی بات کیطرف
طاعت و فرمان برداری ہے **حکمت** جب تو نے تیرے دشمن کو اپنے کان سے قدرت دی
تو تو نے اوسکے دریا مین ڈوبنے کے لئے تعرض کیا اور اوسکے جادو کی کمند مین پھنسنے کے
واسطے پیش ہوا **حکمت** اوس شخص سے تعجب ہے جو اپنے دشمن کی طرف کان جھکاتا ہے
حالانکہ اوسکے پاس کسی نفع کی امید نہین رکہتا ہے **حکمت** جسوقت کہ تو اپنے دشمن کی
بات سے تحفظ و تحصن نہین کرسکتا تو تو اوسکے مکر و فریب کے بچنے سے زیادہ تر عاجز ہوگا
پھر مرزبان شہر کی طرف لوٹ آیا اور کسریٰ کو لکھ بہیجا کہ ملک فتح ہو گیا اور جو کیفیت گزری
تھی وہ سب لکھدی کسریٰ نے مرزبان کو لکھا کہ تو اوس مملکت مین اقامت کر اور ارکن
سے اوسکے قلعے مین کچھ تعرض نکر یہانتک کہ کوئی فساد اوس سے ظاہر ہو اور یہ حکم دیا کہ
اوسپر دیدبان مقرر کر اور اوسکے قلعے کی جہات مین مسالح قائم کردے مرزبان نے
حسب الحکم کسریٰ کے سب کچھ کردیا اور ایک مدت اسیطرح ٹھیرا رہا قلعے مین ارکن
کی حکومت اور شہر مین مرزبان کی حکومت قائم ہوئی اب فارسیون کی کیفیت سنو
جو شہر پر مستولی و متسلط تھے وہ یہ ہے کہ فرس کے شریر بدمعاش لوگ اوس مملکت مین
عبث کرنے لگے اوسکے رہنے والون سے سختی و درشتی و بدزبانی کا برتاؤ شروع کیا
اہل ہند کی طبیعت اسکی ضد پر مجبول و مفطور و مطبوع و مخلوق ہوئی ہے اسلئے نفوس مین
کینہ و بغض سرایت کر گیا اور اوس مملکت والون کے جیون مین غیرت سما گئی اسواسطے
کہ اونہون نے دیکھا کہ اونکی زمین کا محصول غیر مملکت کی طرف اوٹھائے لئے جاتے
ہین اور ملک غیر مین اوسکو خرچ کرتے ہین اور اپنے بادشاہ کے فضل کو اور جس حال مین
تھے اوسکی فضیلت کو اور جس حالت کی طرف اب منتقل ہوئے اوسکی مشقت و ایذا کو

جان پہچان لیا تو اونہون نے اپنی زبانین کھولین بُرا بہلا کہنے لگے اور مرزبان ڈرا
کہ اس کہنے پر اونکو ڈانٹے اس سے اونکو روکے منع کرے تو وہ اوس سے وحشت کرین
نفرت کرنے لگین اسلئے اوسنے باز رہ سکوت کیا سو یہ اوسکا سکوت کرنا اور بہی زیادہ
اونکی زبان درازی کا باعث ہوا **حکمت** حکماء نے کہا ہے کہ رعیت کے ہاتھہ اونکی زبانون
کے تابع ہین وہ اگر کہنے پر قادر ہون تو کرنے اور حملہ کرنے پر بھی قادر ہوتے ہین **حکمت**
کہتے ہین کہ صغائر کے انکار کو ترک کرنا کبائر کی طرف بلاتا ہے اور اول نشوز عورت کا ایک
کلمہ ہوتا ہے جسکی درگزر اوس سے کیجاتی ہے پہلی سرکشی جانور کی ایک بھڑک ہوتی ہے
جسپر اوسکی موافقت کیجاتی ہے ارکن ہندی جب اپنے قلعے مین مستقر ہوا تو اوس نے
وزیرون سے مشورہ کیا اونہون نے یہ مشورہ دیا کہ صبر کرو ایذا سے باز رہو عدل و
احسان پھیلاؤ رستون کو صاف کرو خوف وخطر کو دور کرو جو تمسے پناہ چاہے اوسکو
پناہ دو جو تم سے وحشت و نفرت کرے اوسکو مالوف کرد ہلاؤ بہتر سے بہتر بات اختیار کرو
عفو و درگزر کا برتاؤ رکہو بادشاہ نے ان صفتون کو اپنا دین و شرع ٹہیرایا انپر عمل
کرتے لگا اوسکا بہت اچھا شہرہ ہوا نیکنامی ٹرہی لوگونکا میل اوسکی طرف زیادہ ہوا
خلق کی زبانین بکثرت اوسکا شکر کرنے لگین مرزبان کے ہان یہ اتفاق ہوا کہ اوسکے
عاملون مین سے کسی سرحد پر ایک عامل تھا اوس نے بہت بُرا برتاؤ کیا عامل کے
اہل عملہ سے ایک شخص بہت اچھا آدمی تھا اوسنے عامل کو وعظ کیا نصیحت کی عامل اس سے
ناخوش ہوا مرزبان کو لکھہ بہیجا کہ ایک شخص میرے کام والون مین سے میرے کاروبار
مین معارض ہوتا ہے اور عام لوگون کو مجھپر برانگیختہ کرتا ہے مرزبان نے لکھا کہ اوس
شخص کو قید کر کے میرے پاس بہیجدو عامل نے اوسکو پکڑا قید کیا کئی آدمیون کے ساتھہ

اوسکو بحراست مرزبان کی طرف روانہ کیا کئی نوجوان آدمی شریر بدمعاش ناگہان مار ڈالنے والے اوس سرحد کے اونکے پیچھے گئے جو سپاہی کہ اوس شخص پر مقرر تہے اونکو مار ڈالا اور اوس شخص کو رہا کر دیا وہ شخص عامل کے پاس آیا نوجوان لوگون نے جو کیا تہا اسکا حال عامل سے کہا اور بیان کیا کہ مین اونکے دفع کرنے سے عاجز تہا عامل نے حکم دیا تو اوسکی گردن ماری گئی یہ شخص اپنے شہر والون کے نزدیک ذی رتبہ تہا یہ لوگ عامل پر دوڑ پڑے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے بہت سے آدمیونکو بھی قتل کیا اور اپنی سرحد پر قابض ہو گئے اور جو لوگ اونکی راے پر تہے وہ بہی اونسے ملگئے اور جو لوگ کہ قلعے مین نہ تہے وہ بہی آملے ان سب نے اپنے اردگرد کے لوگون کو لکہہ بہیجا انکے لکہے کو اونہون نے مانا اور اپنے عاملون کو جو کہ مرزبان کی طرف سے مقرر تہے نکالدیا تہوڑی مدت مین کسریٰ کی طاعت اوس مملکت کے بہت سے مواضع مین ٹوٹ گئی حکم جاتا رہا جب یہ خبر مرزبان کو پہونچی تو اوس نے اپنا لشکر جمع کیا اور اپنے قلعے کو مضبوط کیا اور حالت درستی و تیاری و نہایت بندوبست پر اوس قلعے مین محصور ہو گیا کسریٰ کو لکہا کہ مدد بہیجیے تو سرحدات کی گت ہوئی اب شہر کی حالت سنو وہ یہ ہے کہ جب رئیس زرازمہ شہر والون کے پاس سے مع اپنے پادشاہ کے قلعے کی طرف چلا گیا تو شہر والون نے سمجہا کہ اب کوئی ایسا شخص چاہیئے کہ اوسکی راے سے مہمات مین مشورہ لین کیونکہ اس سے اونکو کوئی چارہ نہین تہا تو اونہون نے رئیس زرازمہ کے قائم مقام ایک خلیفہ مقرر کیا یہ شخص اونکے نزدیک پسندیدہ تہا جب اس خلیفہ نے دیکہا کہ مرزبان خوف و بچاؤ مین ہے اور قصد کرتا ہے کہ جن لوگون سے وہ ڈرتا ہے اونکو ایذا پہونچاے عذاب کرے تو مرزبان کے پاس گیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ تم سے ایک بات پوچہون مین گمان کرتا ہون کہ اوسکا علم تمہارے پاس ہو مرزبان نے

کہا کہہ خلیفہ نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اردشیر بن بابک ملک بابل نے جن باتون کی وصیت
کی ہے اونمین سے ایک یہ ہے کہ اوس نے کہا رعیت سختی سیاست سے معصیت و نافرمانی کیطرف
نکلجاتی ہے جسکو وہ چاہتی ہے اور یہ بھی اپنی وصیت مین کہا ہے ینبغی لمن تغلب علی ملک
وغصبہ ربہ ان یحفظ الصورۃ والشریعۃ التی تسلم علیہا تلک المملکۃ فانہا محفوظۃ
علیہ وثابتۃ فی عقد تسلم تلک المملکۃ منہ وانما استخرج عن یدیہ بمثل
ما صارت الیہ کہتے ہین کہ یہ وصیت اوسکی مجلس مین مقابل اوسکے تخت وموضع حکومت
وقضا کے لکھی ہوئی تھی مرزبان خلیفہ کی مراد کو سمجہہ گیا مگر اوس نے چاہا کہ حقیقت امر پر اور
جو اوسکے نزدیک ہے اوسکے آخر و منتہا پر واقف ہو تو اوس سے کہا کہ بات وہی ہے جو تجھکو پہونچی ہے
خلیفہ نے کہا جب اوسیطرح پر ہے کہ جسطرح پر مجھکو پہونچی ہو تو پہر جو حکمت تجھے معلوم ہے تو نے
اوسکا برتاؤ کیون نہ کیا اور سیاست مین ایسی سختی کی کہ اوس نے مملکت کو نکالدیا یا شاید اب نکالدے
اور تو اس سے نہ ڈرا کہ جسطرح مملکت تیری طرف آئی ہے اوسیطرح تیرے ہاتھون سے نکلجاے
مرزبان نے جسوقت رئیس زمازمہ کی یہ بات سُنی تو اوسکو جھڑکا ڈانٹا تنبیہہ وتہدید کی یہ
شخص بوڑہا کمزور ضعیف البدن کبیر السن تھا غش کھاکر زمین پر گر پڑا لوگ اوسے اوسکے گھر
اوٹہا لیگئے کئی دن کے بعد مرگیا اوسکے مرنے کے بعد اور زیادہ سخت مصیبت ہوئی بدگوئی ہونے
لگی لوگون کے جی مرزبان سے منقبض ہو ہی رہے تھے اب شقاق و اختلاف ونفاق سے
بھر گئے یہ بات رعیت مین شائع ذائع ہوگئی نہایت درجہ پہیل گئی شہر مین جو لوگ صاحب مرتبہ
ذی وجاہت تھے اونکو مرزبان نے اپنے حضور مین بلایا اونکو وعظ نصیحت کی کسریٰ کے
بطش و دباؤ سے اونکو ڈرایا دھمکایا انجام کار مین اونکو رغبت دلائی سو اونہون نے اپنی زبانون
سے اوسکو راضی کیا اور اوسکے پاس سے سٹک گئے اطراف کے لوگ جنکی طاعت ٹوٹ چکی تھی

اونکا کام اور بھی سخت و مضبوط ہوگیا مرزبان بیضۂ بلد اور وسط شہر کی مضبوطی و بندوبست
مین رہا اونکے حال سے غفلت کی اونہون نے اپنے قاصد ارکن کیطرف روانہ کیئے جوکہ اونکا
بادشاہ تہا اوس سے درگزر و معافی کی درخواست کی اور یہ چاہا کہ اونکی طرف کوئی آدمی
بہیجے کہ وہ اوسکے پاس جمع ہون اوسکی پناہ مین رہین ارکن نے اونکو امن عام دیا اور
ایک عامل اونپر مقرر کردیا وہ لوگ اوسکے فرمان بردار ہوگئے اوسکی طاعت و فرمان بری
مین طالب نصر و فتح ہوئے اور اوسکی طرفسے دفع کرنے مین مخلص و خالص خیرخواہ ہوئے
مرزبان مضطر ہوا کہ اوسکی طرف لشکر بہیجے ایک لشکر روانہ کیا وہ شکست کہاکر ٹوٹا پہوٹا لوٹ آیا
اب یہ ٹھیری کہ خود اپنی ذات سے اوسکی طرف جاوے اس سے اور کوئی چارہ نہ تہا تو اس نے
اپنی دار السلطنت کو مضبوط و محکم کیا اور اوس پر ایسے آدمی کو خلیفہ مقرر کردیا جسپر ظن غالب
تہا کہ اوسکا ضبط و ربط و بندوبست کرلے گا اور خود اپنے دشمن کیطرف چلا جسوقت وہ شہر
سے جدا ہوا تو شہر والے اوٹھکہڑے ہوئے اوسکے ساتہہ والون پر حملہ کیا اون سب کو مار ڈالا
اور اپنے شہر سے اونکو بہگا دیا اور شہر پر اپنا قبضہ کرلیا اسکی خبر مرزبان کو پہونچی تو وہ سیدہا
اوس مملکت سے بہاگتا چلا گیا یہانتک کہ راندہ کہدیرا خراب و خستہ افتان خیزان کسریٰ کے
پاس پہونچا اور ارکن اپنی دار السلطنت کی طرف لوٹ آیا طریقۂ عدل پر چلا حزم و احتیاط
و دور اندیشی کو اخذ کیا اپنی لذات و شہوات کو جڑ سے اوکہاڑ ڈالا اون حکمتون کا استعمال
کیا برتاؤ مین لایا جنکو تجربون سے حاصل کیا تہا *

روضۂ رائقہ و ریاضت فائقہ

صاحب سلوان رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زمانۂ

فتنے مین محصور تھے اونھون نے اپنے لوگون سے فرمایا مین دوست رکھتا ہون کہ کوئی سچا
آدمی مجھکو میرے نفس سے اور ان لوگون سے خبر دے یعنی جنھون نے اونکو محصور کیا تھا
ایک جوان آدمی انصار مین کا کھڑا ہو گیا کہا اے امیر المؤمنین مین آپکو خبر دیتا ہون کہ آپ
اونکے لیئے جھک گئے وہ آپ پر سوار ہو گئے آپ اونکے گرد قریب مین آگئے اونھون نے آپکی
حکومت چھین لی آپ پر جو اونھون نے ظلم کیا اس ظلم پر اونکو کسی چیز نے جرات نہین دی مگر آپکے افراط حلم اور کثرت
بردباری نے حضرت عثمان نے فرمایا تو نے سچ کہا بیٹھہ جا پھر فرمایا کیا تجھے اوس بات کا علم ہے جو فتنون
کو برانگیختہ کرتی اور اوبھارتی ہے کہا جی ہان اے امیر المؤمنین مینے اس بات کو ایک تنوخی شیخ
سے پوچھا تھا بڑا جہاندیدہ تجربہ کار تھا ملکونمین خوب چلا پھرا تھا بہت علم حاصل کیا تھا اوس نے
مجھسے کہا کہ فتنے کو دو چیزین اوبھارتی ہین احدہما اثرة تضغن الخاصة والثانی حلم یجرئ العامة
یعنی ایک یہ ہے کہ ایک شئے کے کئی مستحق ہون اونمین سے بعض کو اوس شئے کے ساتھ خاص
کرنا دوسرون کو ندینا یہ بات خاص لوگون کے جی مین کینہ پیدا کرتی ہے دوسری بات یہ ہے
کہ ایسی بردباری کرنا جس سے عام لوگون کو جرات ہو حضرت عثمان نے فرمایا کیا تو نے اوس سے
وہ بات بھی پوچھی ہے جو کہ فتنے کو بجھا دے دبا دے کہا ہان مجھسے شیخ نے کہا ہے کہ جو چیز
فتنونکو ابتدا مین دباتی ہے وہ لغزش سے درگزر کرنا ہے اور عام کرنا خاص لوگون کو ساتھ
اثرہ کے پھر جب فتنہ مضبوط و مستحکم ہو جاتا ہے تو اوسکے لیئے اور کوئی چیز نہین ہے مگر عزم یعنی صبر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہی ہے یہانتک کہ اللہ حکم کرے اور وہ سب حاکمون
سے بہتر حاکم ہے صاحب سلوان کہتے ہین کہ میلان اس حدیث یعنی اثر کا اوس بات کی
طرف ہے جسکا ذکر فرس نے کیا ہے کہ یزدجرد بن بہرام نے ایک حکیم فلسفی سے پوچھا
کہ صلاح بادشاہ کی کیا ہے کہا رعیت سے نرمی کرنا اور بغیر سختی و درشتی کے اوس سے حق لینا

اور اوسمین عدل قائم کرکے اوسکی طرف محبوب ہونا آہون کو صاف و بیخوف کرنا مظلوم کا انصاف کرنا ہے پوچھا کہ صلاح ملک کی کیا ہے کہا اوسکے وزیر جسوقت وہ صالح و نیک و درست ہوتے ہین تو ملک بہی درست ہوتا ہے یزدجرد نے کہا کہ لوگون نے فتن مین بہت کچھہ کہا ہے تو ہمارے لئے بیان کر کہ اونکو کون چیز اوبھارتی ہے اور کون چیز دباتی ہے جسوقت کہ وہ اوبھرین حکیم نے کہا کہ عام لوگون کی جرأت اونکو ظاہر کرتی ہے اور خاص لوگون کا خفیف جاننا ہلکا سمجھنا اونکو پیدا کرتا ہے ضمائر قلوب دلکی چھپی باتون کے ساتھہ زبانونکا کھلنا غنی کا ڈرنا فقیر محتاج کا بیخوف ہونا ملول متکبر کا سختی کرنا محروم کا بیدار رہنا اونکو مؤکد و مستحکم کرتا ہے یزدجرد نے کہا اے فاضل وہ کون چیز ہے جو فتنون کو ساکن کردے جبکہ وہ اوبھرین کہا اے بادشاہ جس چیز سے خوف ہو اوسکے لئے عُدّہ و سامان درست کرنا اور جِدّ کو اختیار کرنا جبکہ ہزل لذیذ معلوم ہو اور حزم و احتیاط و دور اندیشی پر عمل کرنا اور صبر کی زرہ پہننا اور قضائے آلٰہی سے راضی و خوش ہونا فتنون کو ساکن کرتا ہے پادشاہ نے کہا حکیم تمنے سچ کہا ✝

چوتھا سُلوانہ رضا کے بیانمین

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اون لوگون کے حقمین جنہون نے اوسکی حکمت و تدبیر کو خطا سمجھا اور اوسکی قسمت و تقدیر سے ناخوش ہوئے یون ارشاد فرمایا اور اونکے فعل کو معیوب ٹہیرایا فان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون یعنی سو اگر ملے اونکو اوسمین سے تو راضی ہون اور اگر نہ ملے تب ہی ناخوش ہوجاوین پہر جو وہ فضیلت رضا سے محروم و بے نصیب ہوئے تو اوس پر اونکو یہ تنبیہ کی ولو انھم رضوا ما اٰتاھم اللہ من فضلہ و رسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ انا الی اللہ راغبون اور

کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے جو دیا اونکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور کہتے بس ہے ہمکو
اللہ دے رہیگا ہمکو اپنے فضل سے اور اوسکا رسول ہمکو اللہ ہی چاہیئے اور جن لوگون کو
اللہ سبحانہ نے اپنے خلق سے برگزیدہ کیا اونکا یون وصف فرمایا رضی اللہ عنھم و
رضوا عنہ اللہ اونسے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اسکے معنی کو وہ روایت
سمجھاتی ہے جو حضرت موسی علیہ السلام سے نقل کیگئی ہے کہ اونہون نے بارگاہ اللہ سبحانہ
مین عرض کیا کہ الٰہی تو مجھے کوئی ایسا عمل بتا کہ جب مین اوسکو کرون تو تو بسبب اوسکے
مجھسے راضی ہو جاے اللہ عزوجل نے اونکی طرف وحی بھیجی کہ تو اسکو نکر سکیگا موسی علیہ السلام
سجدے مین گرے اللہ تعالی سے زاری کرنے لگے اللہ نے اونکو وحی کی کہ اے موسی عمران کے
بیٹے میری رضا تیری رضا مین ہے ساتھہ میری قضا کے رضا کے باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اے اللہ مین تجھسے رضا مانگتا ہون بعد قضا کے ف
آپ نے جو لفظ بعد القضاء ارشاد فرمایا سو اسی لئے کہ رضا بعد القضاء عبارت ہے عزم اور
نفس کے جاننے سے رضا بقضا پر جبکہ وہ نازل ہو اور رضا بقضا متحقق نہین ہوتی ہے مگر بعد
حصول قضا کے اسی کی مثل وہ حدیث ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپکے
پاس ایک آدمی کو آپکے اصحاب نے لائے اوسکو بیماری و محتاجی نے ایذا و تکلیف مین ڈالا تھا آپنے
اوسکو بُرا سمجھا اور اوس سے فرمایا کیا چیز ہے جو تجھکو پہونچی جسے مین دیکھہ رہا ہون عرض کیا
کہ مرض و حاجت ہے یارسول اللہ فرمایا کیا مین تجھکو ایسے کلمات نہ سکھا دون کہ جب تو اونکو
کہے تو اللہ تجھسے وہ چیز دور کر دے جسکو تو پاتا ہے عرض کیا قسم ہے اوسکی جسنے آپکو سچ مچ
نبی کرکے بھیجا ہے مجھے خوش نہین آتا ہے بدلے میری بہرہ مندی کے اوسکے کہ مین آپکے
ہمراہ بدر و حدیبیہ مین حاضر رہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کیا ہے واسطے

اہل بدر و حدیبیہ کے جو کچھ کہ واسطے قانع و راضی کے ہے یعنی جو شخص کہ اللہ تعالی کے دیئے پر قناعت کرتا ہے اور اوسکی قضاء سے راضی رہتا ہے وہ اونسے بھی بڑھکر ہے جو کہ بدر و حدیبیہ مین حاضر ہوئے ؛

منثور حکمت بیان مین رضا بقضاء کے

حکمت مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا امابعد ساری خیر و بھلائی رضا مین ہے سو اگر تو اسکی طاقت رکھے کہ راضی ہو یعنی تو تو رضا اختیار کر ورنہ صبر کر **حکمت** الرضی ھو اطراح الاقتراح علی العالم بالصلاح یعنی رضا ترک فرمائش ہے عالم بالصلاح سے **حکمت** جبکہ قدر حق ٹھیری تو اوس سے ناخوش ہونا حمق ہے **حکمت** من رضی حظی یعنی جو راضی ہوا وہ بہرہ مند ہوا من ترک الاقتراح افلح واستراح یعنی جسنے فرمائش کو ترک کیا وہ فلاح کو پہونچا اور اوس نے راحت پائی کن بالرضا عالما عاملا قبل ان تکون لہ معمولا وسر الیہ عادلا والاصرت نحوہ معدولا یعنی تو رضا کا عالم عامل ہو پہلے اس سے کہ تو اوسکا معمول ہو اور تو خود اوسکی طرف مڑکر جا ورنہ تجھکو موڑکر اوسکی طرف لیجائینگے **حکمت** حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خلق کو کہان سے ایذا پہونچی فرمایا قلت الرضا عن اللہ سے پھر پوچھا کہ اونکی رضا عن اللہ کہانسے کم ہوئی فرمایا قلت معرفت سے ساتھہ اللہ کے ؛

منظوم حکمت بیانمین رضا کے

صاحب سلوان رحمہ اللہ تعالی نے اس باب مین خوب اشعار نظم کئے ہین اونمین سے

چند شعر یہ ہین ٥

یا مفزعی فیما یجی	وراحمی فیما مضی
عندی لما تقضیه	ترضاه من حسن الرضا
ومن القطیعة استعیذ	مصرحا ومعرضا

یعنی اے میری گھبراہٹ کے دور کرنے والے زمانۂ استقبال مین اور اے میرے رحم کرنے والے زمانۂ ماضی مین تو جو قضا کرے حکم دے جسکو تو پسند کرے میرے نزدیک اوسکے لئے حسن رضا ہے مین تصریحا تعریضا قطیعت سے پناہ مانگتا ہون ٥

کن من مدبرك الکریم	علا وجل علی وجل
وارض القضاء فانه	حتم اجل وله اجل

یعنی تیرا مدبر تدبیر کار جو کہ حکیم و برتر و جلیل و بزرگ ہے تو اوس سے حالت خوف پر رہ اور قضاء الٰہی سے راضی ہو کیونکہ وہ نہایت ہی ضروری ہے اور اوسکے لئے ایک مدت ہے ٥

یا من یری حالی وان لیس لی	فی غیر ما یقضیه اوطار
ولیس لی ملجاء دونه	ولا علیه لی انصار
وحاشا لذاك الفضل والعز ان	یهلك من انت له جار
فان تشا تهلکنی فیا مرحبا	بکل ما ترضی وتختار
کل عذاب منك مستعذب	ما لم یکن بعدك والنار

یعنی اے وہ ذات جو میرے حال کو دیکھتا ہے اور اس بات کو کہ وہ جو قضا کرتا ہے حکم دیتا ہے اوسکے غیر مین مجھے کوئی حاجت نہین ہے اور نہ سوائے اوسکے میرے واسطے کوئی ملجاء و ماوی و جائے پناہ ہے اور نہ اوسپر میرے لئے کوئی انصار و مددگار ہین یہ فضل و عزت

اس بات سے پاک ہے کہ جسکا تو جار ہو وہ ہلاک ہو جاے پھر اگر تو میری ہلاکت چاہے تو
جو کچھ تو قضا کرے حکم دے پسند فرماے اوسکو مرحبا ہے ہر عذاب جو تیری طرف سے ہو
وہ شیرین و خوشگوار ہے جبتک کہ تیرا فقد تیری دوری اور آگ نہو ۵

اذا انا لم ادفع قضاء کرهته	بشیئ سوی سخطی له و تبرمی
فصبری له من حسن معرفتی به	کما ان رضوانی له من تکرمی

جبکہ مین اوس قضا کو جسکو مین مکروہ رکھتا ہون کسی چیز سے دفع نہین کرسکتا سوا اسکے کہ
مین اوس سے ناخوش وملول ہون تو میرا صبر کرنا واسطے اوسکے اس لئے ہے کہ مین اوسکو
خوب جانتا پہچانتا ہون جیسے کہ میرا راضی ہونا اوس سے میرے تکرم و اصالت سے ہے

روضۂ رائقہ و ریاضت فائقہ

حکایت کہتے ہین جبکہ یزدجر و اثیم ابن سابور ذی الاکتاف کا بیٹا بہرام گور پیدا ہوا
تو اوسکے ہان کے نجومیون نے اوسکو خبر دی کہ اسکا مولد وطالع قومی ہے یہ سعید و
صاحب نصیب ہوگا ۵

از محیط فضل زیبا گوہرے آمد پدید	بر سپہر عقل روشن اخترے آمد پدید

اور بعد شدت ومحنت وطول سفر کے اسکو ملک ملیگا اور ایک دوردست قوم مین نشو ونما پائیگا
اس قوم کی ہمتین عالی عقلین ذکی وتیز اور نفوس شریف ہونگے اور اسی قوم کی ہمت واعانت
سے اسکو ملک پہونچیگا یزدجرد نے امتون قومون کے خصائص و مزایا مین فکر دوڑائی
کہ یہ اوصاف جو نجومیون نے بیان کئے ہین کونسی قوم مین پاے جاتے ہین تو بعد فکر و
غور کے اوس نے دیکھا کہ ان اخلاق و عادات کے ساتھ سب قومون سے قوم عرب زیادہ تر

لائق ہے اوسکی پسند انہین پر ٹھیری اوس نے نعمان اکبر ابن امرئی القیس بن عادی بن نصر لخمی کو خط لکھا اپنی حضوری مین اوسکا آنا چاہا اور ایک جماعت کثیر کو رؤساء و سادات عرب سے اوسکی طرف روانہ کیا ان لوگونکو بہت کچھ عطا دی اونپر احسان و بر کیا اور اونسے کہدیا کہ مین تمپر نعمان کو پادشاہ کیا چاہتا ہون اونہون نے بخوشی اس بات کو منظور کیا جب نعمان آیا تو اوسکو خلعت دی اوسکے سر پر تاج رکھا اور اونپر اور عرب پر اوسکو حاکم کیا اور بہرام اپنے بیٹے کو اوسکے سپرد فرمایا اور حکم دیا کہ تو اسکو پال پرورش کر نعمان نے اوسکو لے لیا اور اوسکے دودہ پلانے کو چار عورتین صحیح تندرست ذکی فہیم ذہین سمجھدار عالی نسب خوش اخلاق حمیدہ عادات دو عرب کی اور دو فارس کی مقرر کین اور اونکے واسطے بیش قرار تنخواہین جاری کردین بہرام نے اپنے بلاد کی طرف میل کیا تو نعمان نے اوسکے لئے خورنق بنایا یہ نہایت خوش آب و ہوا تھا اسپر اتفاق ہوچکا تھا کہ اسکی آب و ہوا بہت ہی اچھی ہے غرضکہ اون عورتون نے چار برس تک بہرام گور کو دودہ پلایا پھر اوسکا دودہ چھڑا دیا بسبب سرعت بالیدگی و شباب کے یہ ایک قوی لڑکا ہوگیا جسوقت کہ بہرام پورے پانچ برس کو پہونچا تو اوس نے نعمان سے کہا کہ تو میری تعلیم مین اوس بات کو دیکھ جسکی طرف پادشاہون کو حاجت ہوتی ہے پھر اون دونون کے درمیان مین مناظرہ و محاورہ و تکرار ہوئی صاحب سلوان فرماتے ہین کہ یہ جگہہ اوسکے ذکر کی نہین ہے ہمنے اوسکو اپنی کتاب مین درج کیا ہے جسکا نام درر الغرر ہے اس کتاب مین نجیب شریف اولاد کے قصے لکھے ہین نعمان نے یزدجرد کو لکھا کہ تم کئی آدمی فرس کے حکماء و فقہاء و معلمین مکتب سے اپنے بیٹے کی طرف روانہ کرو اوس نے حسب حاجت و ضرورت ان لوگونمین سے کئی آدمی بھیجے پھر نعمان نے علماء و حکماء و زیرکان و دانشمندان عرب سے ایک آدمی کو بہرام کی

صحبت مین مقرر کیا یہ شخص سیاست سے واقفکار بہت سی زبانون سے خبردار بادشاہون کے اخبار و سیر و حالات کا حافظ ایام و وقائع عرب وغیرہ کا عارف و ماہر تہا اسکا نام جَلَس تہا بہرام نے ہر ایک معلم سے جو کچہہ اوسکو آتا تہا وہ سب حاصل کر لیا جب پورے بارہ برس کی عمر کو پہونچا تو اپنے سارے معلمون پر فائق ہو گیا اور اونہون نے اقرار و اعتراف کیا کہ وہ ہم پر فضیلت رکہتا ہے اور اب اوسکو ہماری کچہہ حاجت نہین ہے ہم سے مستغنی ہو گیا ہے تو نعمان نے اونکو واپس روانہ کر دیا جَلَس کی مفارقت کو بہرام نے ناپسند کیا اسلئے کہ اوسنے جو محاسن و آداب و سیاست و اخبار و دانائی وزیر کی اسکے نزدیک پائی وہ اورون کے پاس نہ پائی اسوجہ سے جلس کو جدا نہ کیا اپنے پاس رہنے دیا پہر نعمان نے یزدجرد سے درخواست کی کہ اب وہ لوگ بہیجو جو کہ تمہارے بیٹے کو تیراندازی شہسواری اور وہ فنون جنکی طرف لڑنے والا حاجتمند ہوتا ہے سکہائین یزدجرد نے اس قسم کے لوگ بہیجے یہ لوگ نعمان کے پاس تین برس تک رہے بہرام نے جو کچہہ اونکے پاس ان فنون سے تہا وہ سب حاصل کر لیا پہر نعمان نے اونکو باعزاز و اکرام واپس کر دیا اور جلس کو بہرام کے پاس رہنے دیا کیونکہ وہ اوسپر فریفتہ تہا جسوقت کہ بہرام کی عمر پورے پندرہ برس کو پہونچی تو نعمان نے یزدجرد سے اجازت چاہی کہ مین اب تمہارے بیٹے کو لے آؤن اوس نے اجازت دی نعمان یزدجرد کے پاس بہرام کو اور رؤساء و زعماء و سرداران عرب کو لایا یزدجرد نے بہت اچہی طرح اونکی تعظیم تکریم و مہمانی کی اور نعمان کو بہت کچہہ عطا و صلہ دیا اور اوسکی تشریف[۵۱] و سَرح[۵۲] کو مضاعف و دوچند کیا اور بہرام کو اپنے پاس رکہہ لیا بہرام نے جلس کو روک رکہا کیونکہ اوسکے جی کو اوس سے تعلق تہا یزدجرد نہایت سخت زبان سخت دل ظالم شدید الکبر غلیظ الحجاب تہا خونریزی کرتا لوگون کے مال غصب کرتا تہا اسی لئے اوسکا نام اثیم یعنی بغایت گنہگار رکہا گیا تہا اوس نے اپنے

فرزند بہرام کے ساتھ اوسی سختی و درشتی کا برتاؤ کیا جسپر اوسکی جبلت و فطرت گیگئی تھی اور اوسکو
تکلیف و مشقت مین ڈالا اپنی شراب خاص کا اوسکو کام سپرد کیا بہرام کو جو کچھہ ایذا اوسکے باپ
کی طرف سے پہونچی اوس سے گھبرایا تنگ آیا ملول ہوا اوسکا صبر جاتا رہا اوس ایذا کا تحمل نکر سکا
اسکی شکایت مجلس سے کی جلس نے اوسکے شکوے کو سنا رقت کی بہرام پر متوجہ ہوا اور کہا کہ الله
تیری کرب و شدت کو دور کرے تیرے کعب کو بلند فرماوے امتون کے دلون اور مونہون مین
تیرے ذکر کو اچھا کرے تیری عزت و غلبے کے واسطے ملوک عرب و عجم کی پیشانیون کو ذلیل و پست
کرے یہ دعا کرکے اصل مضمون کی تمہید کو شروع کیا اور سب لوگون مین تاامل نصیحت کرنے کے
ساتھ وہی شخص زیادہ تر لائق ہے جو کہ ساتھ اوسکے مشہور و معروف ہو لوگ اوسکو نصیحت کے لیے
بلاتے طلب کرتے ہون اور خالص نصیحت کرنے پر اوسکو ترغیب دیتے آمادہ کرتے ہون **حکمت**
کہتے ہین کہ نصائح و پند کے مبادی بشیع یعنی بدمزہ و ناخوش اور عواقب تالی و شیرین ہوتے
ہین سو وہ مثل دواؤن کے ہین کہ اونکا استعمال برا معلوم ہوتا ہے اور اونکا مآل و انجام
خوش کرتا ہے یُذَمُّ عَبُّهَا وَيُمْدَحُ غِبُّهَا یعنی دواکے مونہہ بھر کر پینے کی مذمت کرتے ہین
اور اوسکے انجام و عاقبت کی تعریف و مدح فرماتے ہین **حکمت** کہتے ہین کہ امین آدمی پادشاہون
کی مصاحبت یون کرتا ہے کہ خدمت پر لزوم اختیار کرتا ہے اور نصیحت و خیرخواہی مین مبالغہ
فرماتا ہے اور خائن مکار اسطرح مصاحبت کرتا ہے کہ اوسنے اچھے طور پر مداہنہ کرتا ہے اور بغاوت
ذلیل بنتا ہے **حکمت** ناصح و خیرخواہ کو بادشاہ سے سعادت و بہرہ مندی جب ہی حاصل
ہوتی ہے کہ وہ عقل کی فضیلت سے مؤید ہوتا ہے اور اگر بادشاہ ایسا نہین ہے تو اوسکے ناصحین
خیرخواہ اوس سے بے نصیب و بدبخت ہوتے ہین اور خوشامد کرنیوالے سعید و بہرہ مند
با نصیب ہوتے ہین یہ اسلئے ہے کہ ناصح کی قدر اوس شخص کے نزدیک جسکو نصیحت کرتا ہے

اوسکی عقل سے ہوتی ہے اور عقل کا ادراک عقل سے ہوتا ہے جب عقل وشعور نہین ہے تو کیا خاک ناصح
کی قدر کریگا اور اوسکا مرتبہ نزدیک اوسکے بڑہیگا حکمت نہایت سخت بخل یہ ہے کہ جو شخص
تجھے معتمد سمجھے اور تجھپر بھروسا کرے پہر تو اوس سے نصیحت وخیر خواہی کا بخل کرے اور جس
شخص نے تجھسے اپنے بھید کا پردہ کہولدیا پہر تو اوس سے صواب وراست کو چھپاوے حکمت
سب عاقلون دانشمندون ناصحون خیر خواہون مین زیادہ تر لائق ساتھہ اس بات کے کہ تو اوسکی
نصیحت قبول کرے اوسپر متوجہ ہو وہ شخص ہے کہ جسکی سعادت وبہرہ مندی مین تیری سعادت
وبہرہ مندی شرط اور اوسکی علت ہے اور جو شخص کہ تجھسے اس مرتبے مین ہے اور تو اوس سے
اس رتبے مین ہے تو اوسکا تیرے لیے سعی کرنا بعینہ اوسکے نفس کے واسطے سعی کرنا ہے اور اوسکا
تجھسے دفع کرنا بجنسہ اپنے نفس سے دفع کرنا ہے پہر جلس نے بہرام سے کہا کہ تجھے جو بات کہ
بادشاہ کی خدمت سے پہونچی اوس سے تیرا بیزار ہونا گھبرانا مجھے برا معلوم ہوا مین تجھے یہ مشورہ
دیتا ہون کہ تونے جس بات سے بیزاری گھبراہٹ ظاہر کی ہے تو اوس سے مسرت ظاہر کر جبکہ
بادشاہ نے تجھے ایسے کام پر مقرر کیا ہے کہ جو اوس کام پر عامل حاکم ہو اوسے ضرور ہے کہ وہ
خوشی وبشاشت وطلاقت ظاہر کرے اوسکو بکشادہ پیشانی ادا کرے حکمت کہتے ہین کہ جو
شخص بادشاہون کی مصاحبت ایسی باتون سے کرے جو اونکے موافق مزاج نہون تو بادشاہ
اوسپر ہلاکت کے ساتھہ حرکت کرتے ہین اور باوجود اسکے یہ بھی نہ چاہیئے کہ وہ بات ظاہر کرے
جسکا خلاف باطن مین ہو کیونکہ ریاء وبناوٹ طبیعت سے ایسی زائل ہو جاتی ہے جیسے خضاب
بالون سے جلد ہوتا ہے لیکن تجھے تو یہ سوچنا چاہیئے کہ جس قصے سے تو ناخوش ہوا ہے اور اوس سے
کراہت کی ہے اوسکو عدل کی آنکہہ سے غور وفکر کر تو تجھکو اوسکا حسن وخوبی وجمال ظاہر
ہو جائیگا وہ یہ ہے کہ بادشاہ نے تجھے اپنی شراب پر عامل بنایا ہے کون شراب جو کہ اوسکی

لذت ومزے کا مجموعہ ہے اور اوسکی طرب ومسرت وخوشی کی جالب ہے اور تدبیر ملک کی تکلیف
ومشقت سے جو اوسکو تکان ہوتی ہے اس سے اوسکے نفس کو راحت وآسائش ملتی ہے ماندگی و
سستی دفع ہوتی ہے اور باوجود اسکے ایک یہ بات ہے کہ بادشاہ نے اپنے نفس وروح کی حراست
وحفاظت بھی تجھکو سپرد کی ہے اور مجلس تنہائی مین اپنی جان کی نگہبانی کے لئے تجھے پسند کیا
ہے اور اپنی شراب کی حفاظت وکفایت مین تجھپر وثوق واعتماد فرمایا ہے کہ اوسکے دشمن
شراب کی جہت سے کسی بلا وآفت کا قصد اوسکے ساتھہ نکرنے پاوین یا سکر واطراب اوسکی
عقل پر کوئی خلل داخل نکردے تو ہی بتا کہ پادشاہ اپنے فرزند حبیب نجیب کو چھوڑکر یہ عالیقدر
عظیم الخطر کام اوسکے سوا اور کو کیونکر سپرد کردے بلکہ فرزند عاقل دانشمند کا جی کسطرح خوش ہو
وہ اپنے باپ کو دیکھے کہ وہ اس کام کو اسکے سوا اور کے حوالے کرتا ہے پس فرزند ملک کو ضرور
چاہیئے کہ میری تقریر کی طرف اپنی فکر کو پہیرے جسکو مین نے بیان کیا ہے تا کہ جس غبطہ وخوشی
کو وہ اس کام کے لئے ظاہر کرے گا ایسے عقد واعتقاد ومعنی کیطرف راجع ہوجاوے جو کہ
موافق ومطابق اوس اظہار کے ہون اور اوس کام سے جسکے چھوڑنے کی تمنا کرتا ہے اپنی جان
کو نچھوڑا ے وہ جس کام کے توڑنے قطع کرنے کی محبت رکھتا ہے اوس سے بیزار وملول
نہو یعنی مین تجھسے یہی کہتا ہے کہ جو کام پادشاہ نے تیرے سپرد کیا ہے جس سے تو گھبراتا ہے
بیزاری ظاہر کرتا ہے سو تو اوس سے نہ گھبرا نہ اوس سے بیزار ہو بلکہ اپنی بشاشت وخوشی
ظاہر کر کیونکہ یہ ایک ایسا کام ہے کہ سوا تیرے اور کسی کو ہرگز نہ سونپا جاوے نہ تو بادشاہ
خود سونپے اور اگر بالفرض وہ اور کسی کو سپرد کرے تو تجھے لائق نہین ہے کہ تو اوسکو غیر کے
سپرد کرنے دے جب یہ کام نفس الامر مین اس قسم کا ٹھیرا تو تجھے نہ چاہیئے کہ تو ظاہر مین
تو خوشی ظاہر کرے اور جی مین اوس سے بیزار وناخوش ہو بلکہ ظاہر وباطن اعتقاد مین موافقت

و مطابقت ہونی چاہیے اور اگر تو ظاہر مین خوش اور باطن مین ناخوش ہوگا تو توسّم ابصار اور
تکمین افکار تیرے بستر کی نمامی کرین گے آنکھون کی فراست فکرون کی غیب دانی تیرے
راز کو فاش کردین گے کیونکہ ریا ء و تصنّع اور دکھاوا اور بناوٹ کھل ہی جاتی ہے حکمت کہتے
ہین کہ ریاء ایک سراب ہے کہ ظنون و عقول قاصرہ کو فریب دیدیتا ہے اور بصائر باصرہ پر مخفی
نہین رہ سکتا ہے یعنی جسکی عقل کم ہے وہ ریا سے فریب مین آجاتا ہے اور جسکی بصیرت
و بینائی و دل کی آنکھہ بینا ہے اوس سے ریا نہین چھپ سکتی ہے حکمت کہتے ہین کہ ریاء
کا سلطان و غلبہ سمع و بصر ہی پر منبسط و کشادہ ہوتا ہے جو کہ شہادت کا ادراک کرتی ہین غیب
کو نہین دیکھتے رہی عقل سو اوسپر سلطان ریا کا منبسط نہین ہوتا ہے اس لئے کہ اول احد
یعنی اللہ تعالی نے عقل پر بہت سے غیب کا کشف کردیا ہے اس لئے کہ عقل غیب کے
ساتھہ مختص ہے پھر جلس نے کہا کہ ریچھہ با وجود یکہ بلید و غبی ہے مگر بندر کے ریاء کو سمجھہ ہی
گیا بہرام نے اوس سے کہا تو مجھے بتا کہ یہ قصہ کیونکر ہوا حکایت جلس نے کہا ذکر
کیا ہے کہ ایک ریچھہ کسی جنگل مین چرا کرتا تھا اس جنگل مین میوہ دار درخت تھے اور بندر
بھی تھے ریچھہ بندرون کی قوت کو دیکھا کرتا کہ وہ درختون پر چڑھتے ہین اونکی ٹہنیونکی
نوکون پر پھرتے ہین ٹہنیون پر جھکر پکے پکے میوے چنتے ہین اس نے اپنے جی مین کہا
کہ ان بندرونمین سے اپنے لئے کسی بندر کو شکار کرون پھر اوسے اس کام مین لگاؤن
کہ وہ میرے لئے میوہ چنا کرے ریچھہ ایک درخت پر چڑھا اور اپنے تئین درخت سے
گرایا اور بندر اوسکی طرف دیکھہ رہے تھے یہ دیر تک تلملاتا رہا تھہ پاؤن مارتا رہا پھر خود کو مردہ
بنایا ساکن ہوگیا اور مونہہ کھولدیا اور سانس کو مخفی کیا اوسکے دیکھنے کو بندر جمع ہوئے
اونمین سے حازم نے کہا کچھہ بعید نہین ہے کہ یہ ریچھہ بناوٹ کرتا فریب دیتا ہو حزم و

دور اندیشی یہی ہے کہ اس سے پرہیز کرین تاکہ تلف نہین پھر اگر اسکے پاس ہی جانا ضرور ہے
تو چلو ہم لکڑیان جمع کرین اور اسکے گرد اونکا حلقہ کر دین اونمین آگ لگا دین سو اگر یہ بناوٹ
کرتا ہوگا تو رسوا ہو جائیگا اور اگر وہ مردہ ہی ہے تو ہمپر اوسکے جلا دینے مین کسی طرح کا ضرر
نہوگا اسلئے کہ کہتے ہین **حکمت** تیرا دشمن تیری ضد ہے اور تکرار دو ضدون کا تنافی و تنافر
و تدابر ہے یعنی دو ضدین جمع نہین ہوتین ہین بلکہ اونکی آپسمین دوری و نفرت رہتی ہے
ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرتا ہے **حکمت** کہتے ہین کہ جب زمین کو تیرے دشمن نے روندا ہے
اوسپر چلا ہے تو اوس پر نہ چل مگر احتیاط و بچاؤ و ہوشیاری سے اور اوسکے شکار کرنیسے
بچتا ہوا چل یہ بات تجھے دہوکا نہ دے کہ وہ اوس سے نکلگیا و دور ہو گیا ہے کیونکہ بہت وقت
ایسا ہوتا ہے کہ دشمن تیرے لئے جال مرتب کر جاتا ہے پہندے نصب کر دیتا ہے **حکمت**
کہتے ہین کہ تو اپنے دشمن سے نت مل مگر ہتھیار باندہے ہوئے بچتا احتیاط و بچاؤ کرتا ہوا اوسکے
پاس جا اوسکا منقاد و مطیع ہو جانا اور ہتھیار ڈالدینا تجھے دہوکا نہ دے کیونکہ ہر ایک ہتھیار
کا ادراک بصر سے نہین ہو سکتا ہے راہب نے چور کو ایسا ہی دہوکا دیا تھا پہر اپنی مراد
اوس سے پایا ایک بندرون نے حازم سے کہا کہ تو اس قصے کو بیان کر **حکایت** حازم نے
کہا ذکر کیا ہے کہ ایک راہب فاضل شیخ فانی تھا لاذقیہ کے باہر ایک قلایہ مین تنہا رہا کرتا تھا
خلق سے منقطع ہو گیا تھا عبادت نے اوسکو ضعیف و کمزور کر دیا تھا نصاری اوسکے
پاس صدقات بھیجتے وہ اونکو قبول کرتا فاقہ مستون کو دیتا تھا کیونکہ اوسکو تو دنیا مین کسیطرح کی رغبت
نرہی تھی ایک چور نے دیکھا کہ اس راہب کو بہت کچھ صدقات دیتے ہین اپنے جی مین کہا کہ قلایہ
مین اوسپر چڑہ کر جاوے گمان یہ کہ اوسکے پاس کوئی خزانہ پائیگا پس ایک رات حیلہ کیا
یہانتک کہ قلایہ پر چڑہ گیا اور راہب کے ساتھ حالت عبادت مین جمع ہو گیا اوسکو نماز پڑہتا

پایا اور چراغ گھر مین روشن ہو رہا تھا چور نے راہب سے چلا کر کہا اے شیخ تو اختیار کر پہلے اس سے کہ مین تیرا سر تیرے تن سے گرا دون راہب نے التفات کیا تو چور کو دیکھا کہ وہ ایک جوان قوی البدن ہے اپنے ہاتھ مین ننگی تلوار لئے ہوئے ہے راہب سمجھ گیا کہ اوسکو چور کے مقابلے کی طاقت نہین ہے تو اپنی نماز کو توڑ ڈالا اور گھر کے ایک ناحیہ کی طرف چور کے سامنے سے بھاگا اس ناحیہ کی دیوار مین ایک طاق تھا راہب نے اپنا سر اوس طاق مین گھسا دیا اور اپنے ہاتھون کو پیچھے کی جانب کر دیا جسطرح کہ مشکین باندھی ہوئے آدمی کے ہاتھون کو پیچھے کر دیتے ہین جب چور نے دیکھا کہ راہب منقاد ہو گیا اور اوس نے اپنا سر چھپا لیا تو اوس نے تلوار ڈالدی اور راہب کی طرف جست کی تا کہ اوسکو پکڑ لے اتنے مین اوسکے نیچے کی زمین اوس سمیت دھس گئی اور وہ قلایہ کی دہلیز مین گر پڑا اس گرنے نے اوسکو نہایت کمزور کر ڈالا وہ اوسی حالت پر رہگیا جسجگہہ گرا وہان سے کوئی مفر نہ ملا یہانتک کہ صبح ہو گئی راہب نے لوگون کو اوسے بتا دیا اوسکو پکڑ کر سولی دیدی راہب نے طاق کے رستے مین ایک سوراخ بنایا تھا اور اوسپر ایک بڑی اینٹ رکھدی تھی اس طور پر کہ جسوقت راہب اوس اینٹ پر اعتماد کرے ٹیک لگائے تو وہ بسبب چرخی کے لوٹ جائے راہب نے اوس نقب و سوراخ کو گھر کے کسی فرش سے چھپا دیا تھا جب راہب نے طاق کی راہ کا قصد کیا کہ چور کے آگے سے بھاگ جاے تو وہ اوس جگہہ کو بچ گیا اور پھاند گیا کیونکہ اوسکو جانتا پہچانتا تھا اوس نے اپنا پانٔون اوس اینٹ پر نہ رکھا اور چور کو یہ بات معلوم نہ تھی اور نہ اوس نے حزم و دوراندیشی کا برتاؤ کیا کہ احتیاط و تحفظ کرتا بلکہ راہب کا منقاد ہونا جو اوسکو ظاہر ہوا اسپر اوس نے اعتماد کر لیا یہ نہ سمجھا کہ راہب نے اوسکے لئے ایک ایسا ہتھیار تیار کر رکھا ہے کہ جسکا ادراک آنا نہین کر سکتی ہے جب بندروں نے یہ مثل

سُن لی جسکو حازم نے بیان کی تو ریچھ پر پیشقدمی کرنے سے باز رہے اور متفرق ہوگئے
کہ اوسکے جلانے کے واسطے لکڑیان جمع کرین وہ تو اس فکر مین اودہر گیئے ادہر ایک بندر ناتجربہ کار
جو کہ مشورے کے وقت حاضر نہ تھا نہ اوس نے حازم کی تقریر سُنی تھی آیا ریچھ کے قریب گیا
اپنا کان اوسکی ناک کی طرف جھکایا کہ اوسکے سانس کی آہٹ کو سُنے ریچھ نے اوسکو پکڑ لیا
اور بید کے درخت کی جڑ لیکر ایک طرف اوسکے بندر کی کمر مین باندہی اور اوسکو یہ تکلیف دی
کہ درختون پر چڑہکر اوسکے لئے پکے میوے چُنے اور اوسکی طرف ڈالے اور دوسری طرف
جڑ کی خود پکڑے رہا تاکہ بندر بھاگ نسجاے جسقدر دن باقی تھا بندر اوسمین یہی کام کرتا رہا
پھر ریچھ اوسکو ایک غار کی طرف لیگیا غار مین اوسکو داخل کردیا اور ایک پتھر سے اوسکا
دروازہ بند کیا جب صبح ہوئی تو بندر کے پاس آیا غار سے اوسکو نکالا جنگل کی طرف اوسکو
لیگیا بندر اوسکے لئے دن بھر میوہ چنتا رہا پھر شام کو اوسی غار کی طرف لایا اوسمین قید
کیا غرضکہ بندر ایک مدت تک ریچھ کی قید مین رہا اور ریچھ اپنی تمنا کو پہونچا اور بندر
نہایت بُری حالت اور سخت مشقت مین بسر کرتا دن بھر اوسکی خدمت مین رہتا اور رات
کو اوسکی قید مین بسر کرتا اور بزبان حال یون کہتا تھا ؎

نہ غمخوارے کز و حالِ دلِ افگار خود پرسم	ندارم محرمے کز وے صلاحِ کار خود پرسم

حکمت کہتے ہین کہ شہوت و خواہش عاقل کی اوسکی فکر کے ورے ہوتی ہے جب کوئی
کوئی شہوت اوسکو ظاہر ہوتی ہے تو اوسکا گزر اوسکی فکر مین ہوتا ہے پھر وہ اوسکے بلو
و عواقب مین نظر کرتا ہے اور بحکم راے اوسمین سوچتا ہے اور احمق کی فکر اوسکی شہوت
کے پرے ہوتی ہے جب کوئی شہوت اوسکو ظاہر ہوتی ہے تو وہ اپنا مونہہ اوٹھائے
چلی جاتی ہے کوئی چیز اوسے روکتی نہین ہے **حکمت** کہتے ہین کہ دشمن کی ذراسی

محنت کا تحمل کرنا اسی لئے شاق و ناگوار ہوتا ہے کہ ارواح اس محنت سے کئی گنا اوس محنت
کا تحمل کرتے ہین کہ جسکا تحمل ابدان کرتے ہین تو اس صورت مین ایذا روح و بدن دونوںکو
ہوتا ہے اور جو محنتین مشقتین دوست کے لئے اوٹھائی جاتی ہین وہ ایسی نہین ہین کیونکہ
ارواح اونسے لذت لیتی ہین مزہ اوٹھاتی ہین اور بدنون سے اونکی خدمت لیتے ہین
کہتے ہین کہ بندر نے اپنے حال مین فکر کی تو اوسے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ریچھہ کی خدمت مین میرا
خیر خواہی کرنا یہی میری رہائی کا مانع ہے پس جو خیر خواہی کہ اوسکے کام مین کی تھی اوس پر
نادم و پشیمان ہوا اور سمجھہ لیا کہ اب سوائے حیلے کے اور کوئی چیز اوسکی قید سے مجھے نجات
نہ دے گی دیر تک اسمین فکر کرتا رہا یہانتک کہ ایک وجہ وجیہ حیلے کی اوسکی سمجھہ مین آئی حکمت
کہتے ہین کہ جسوقت غلام کی شہوت مردہ فکر بلید ہمت رذیل و پست ہوتی ہے تو وہ اپنے
مالک سے موافق ہوتا ہے اور اگر وہ ان صفتون کا نہین ہے تو پھر اوس غلام مین مالک
کا ایک شریک ہے کہ وہ غلام کا زیادہ تر مالک ہے اوسکی سید سے یہ اسلئے ہے کہ جب غلام
متحرک الشہوت ہوگا تو اوس شہوت کی طاعت و فرمان بری کے واسطے منقاد و مطیع ہوگا
جسوقت اوسکی فکر درست و صحیح ہو جائیگی تو اوس سے یہ کام لیگا کہ تکلیف و محنت سے
راحت و آسائش طلب کرے قید سے خلاص ہو اور ہمیشہ اپنے نفس سے دفع کرنے مین
جستجو قایم کیا کرے گا اور جب اوسکی ہمت عالی ہو جاے گی تو غضب و آلفت و ننگ و
عار و حقد و کینہ سے متصف ہوگا یہ سب امور اوس سے صادر ہونے لگین گے اور اوس بات
کو سوچے گا جسکو خود چاہیگا نہ اوس بات کو جسکو اوسکا مالک چاہیگا کہتے ہین کہ وہ مکر و فریب
جسپر بندر نے ریچھہ کے واسطے اعتماد کیا تھا یہ تھا کہ اپنا ضعف بضظاہر کیا تو اب ریچھہ کے لئے تنکا
میوہ ڈالنا شروع کیا ریچھہ نے اِس بات سے اوسکو زجر کیا ڈانٹا وہ باز نہ آیا تو اوسکو

مار پر بھی کچھ اثر نہوا جب اوسکی نافرمانی کو ایک مدت دراز گزری تو ریچھہ نے اوس سے
کہا کہ مین تو ڈانٹنے مارنے سے تھک گیا ملول ہو گیا میرے جی نے مجھسے کہا کہ مین تجھکو
کھا لون کیونکہ اب تجھہ مین میرے لئے کوئی نفع باقی نہین رہا ہے **حکمت** کہتے ہین کہ جب تو
خادمون سے نباہے مگر وہ خادم جسکا ادب بُرا ہو گیا ہے تو تو اپنے نفس کی خود خدمت کر اور
اوس سے خدمت نہ لے کیونکہ تو جسقدر مشقت اپنے بدن پر اوٹھائیگا وہ اوس سے کئی چند
زیادہ مشقت تیرے دل پر ڈالیگا جب بندر نے ریچھہ کی تقریر سُنی تو اوس سے کہا کہ مین بے ادب
نہین ہوا ہون جیساکہ تو مجھے کہتا ہے اگر تو مجھے مار ڈالیگا تو نادم و پشیمان ہوگا جیسا کہ
طحّان یعنی آٹا پیسنے والا پشیمان ہوا جبکہ اوس نے اپنے گدھے کو مار ڈالا ریچھہ نے کہا
مجھسے کہہ یہ قصہ کیونکر ہوا **حکایت** بندر نے کہا نقل ہے کہ ایک طحّان کا گدہا تہا وہ اُس سے
آٹا پیسا کرتا تہا اور اوسکی جورو بدذات تھی طحّان اوسکو بہت چاہتا اور وہ اپنے پڑوسی سے
محبت رکھتی تھی اور وہ اوس سے بغض رکھتا اور اوس سے اپنا کام نکالتا تہا ؎

تو ملول نے زما و ما مشتاق		دل بدل میرود چہ حالست این	

طحّان نے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہے کہ چکی کے پھرنے کی جگہہ مین فلان جگہہ
کھود وہان تو ایک خزانہ پائیگا اوس نے اپنی جورو سے خواب بیان کیا اور کہا اسکا ذکر کسی
سے نکرنا **حکمت** کہتے ہین جو شخص یہ زعم کرے کہ وہ غیر سے اپنے بھید کے افشا کرنے مین راحت
پاتا ہے تو تو اوسکی عقل کو متہم کر کیونکہ بھید کے ساتھہ مستقل ہونے کی مشقت اور اوسمین مشارکت
ترک کرنے کی محنت اس مشقت سے بہت ہی کم ہے کہ بہ سبب مشارکت کے اوسکے منتشر ہونے سے
خوف کرے کسی بزرگ نے خوب کہا ہے ؎

انچہ ناگفتنی ست در دلِ خویش		دار پنہان بدان مشابہ کہ دل	

اگرش مدتے زبان طلبد		نتواند کہ سازدش حاصل	

حکمت دوامر ایسے ہین کہ حر و آزاد سے اوسکی کمال حریت کو سلب کر لیتے ہین ایک احسان قبول کرنا دوسرے راز کا افشا کر دینا اسکی شرح یہ ہے کہ جس شخص کا احسان تونے قبول کر لیا تو تو نے اوسکے واسطے اپنے نفس پر خضوع وانکسار واجب کیا کیونکہ احسان انسان کو بندہ بنا دیتا ہے اسیطرح جس شخص کو تو نے اپنے راز پر مطلع کر دیا تو تیرا حذر کرنا اوسکے افشاء سے تجھپر یہ لازم کر دیگا کر تو اوس سے بچنے کی ذلت اختیار کرے ٥

چون تو نتوانی کہ راز خویشتن پنہان کنی		پس چرا رنجی گر آن را دیگرے افشا کند

حکمت عورت اس لائق ہے کہ گھر مین جھاڑ و دے اوسکو صاف پاک رکھے کھانا پکانا درست کرے بچون کو پالے پوسے چرخا پھیرتی رہے جماع کی خواہش کو ساکن کرے اور اوبھارے سو جس شخص نے اوسکو اپنے کام مین شریک کیا اور اپنے راز پر اوسکو اطلاع بخشی تو اوسکے عالم سے ملگیا اور عورت کے قوی مین یہ بات نہین ہے کہ وہ مرد کے عالم سے لاحق ہو کہتے ہین کہ جسوقت طحان نے بی بی سے اپنا خواب کہا تو اوس نے وہ خواب اپنے پڑوسی سے کہدیا جسپر وہ فریفتہ تھی اور یہ خواب کہکر اوسکے دل سے تقرب حاصل کیا اوس نے عورت سے وعدہ کیا کہ وہ اوس جگہہ رات کو آئیگا تاکہ دونون اوسکے کھودنے پر ایک دوسرے کی مدد کرین غرضکہ اونھون نے کھودا اور خزانہ پایا اور اوسکو نکال لیا ٥

درستی چند خندان رخ چو خورشید		درخشان از صفا چون جام جمشید
وجیہی سرخ روئی سکہ داری		عزیزی قابلی صاحب عیاری
گہے بگرفت خوبان را سر دست		دمے سیمین بران را کرد پابست

پڑوسی نے عورت سے کہا کہ اس مال کو کیا کرین عورت نے کہا اسکو نصفا نصف برابر بانٹ لین

ہر ایک ہم مین سے آدہا مال لیکر اپنے گھر جاے اور تو اپنی جورو کو چھوڑ دے اور مین اپنے
خاوند کی جدائی مین حیلہ گری کرتی ہون پہر تو مجھسے نکاح کر لینا جب ہم دونون نکاح سے
جمع ہو جاوینگے تو مال کو بھی جمع کرینگے اور وہ ہمارے ہاتھو مین رہیگا پڑوسی نے
اوس سے کہا مین ڈرتا ہون کہ غنا و تونگری تجھکو باغی طاغی سرکش کردے تو تو میرے سوا
اور سے نکاح کریگی **حکمت** کہتے ہین سونا گھر مین ایسا ہے جیسے سورج عالم مین **حکمت**
جو شخص اپنی قدر سے زیادہ تونگری کو پہونچ جاتا ہے وہ جان پہچان والون سے انجان
ہوجاتا ہے **حکمت** تونگری عورتون کے واسطے مفسدہ ہے اسلئے کہ انکی شہوتین انکی
عقلون پر غالب ہوتی ہین **حکمت** اپنی اولاد و جورو اور خادم کو اونکی کفایت سے
زیادہ نہ دے کیونکہ اونکی طاعت و فرمان برداری تیرے لئے بقدر اونکی حاجت کے ہے
طرف تیری پھر پڑوسی نے عورت سے کہا بلکہ راے یہ ہے کہ سارا مال میرے پاس رہے تاکہ
تو اپنے خاوند سے رہائی پانے پر حرص کرے اور میرے ساتھ ملنے پر راغب ہو عورت نے
کہا مجھے بھی اوسی بات کا تجھسے خوف ہے جسکا تجھے مجھ سے خوف ہے مین تجھے اپنے مال کا
حقدار سونپنے والی نہین ہون تو میرے حصے پر حسد کر مینے تو خزانہ بتلانے پر تجھکو اختیار کیا تھا
کیونکہ **حکمت** کہتے ہین عدل و انصاف پر جو شکر کیا جاتا ہے سو صرف اسی لئے کہ زمانہ
فاسد ہوگیا ہے کیونکہ شکر تو اوس شخص کے لئے واجب ہے کہ اپنا حق دوسرے کو براہ
تفضل عنایت کردے رہا وہ شخص کہ جسکا حق ہو اوسکو دلا دے سو وہ محمود ہوتا ہے نہ مشکور
یعنی اوسکی مدح کیجاتی ہے کہ اوس نے حقدار کا حق دلا دیا جب پڑوسی نے عورت کی یہ
تقریر سُنی تو بغاوت و حرص و شرہ و حسد نے اور عورت کی نمامی و چغلخوری کے خوف نے
اوسکو عورت کے قتل پر آمادہ کیا پہر اوسکو مار ڈالا اور خزانے کی جگہہ مین ڈالدیا اتنے مین ناگہان

صبح ہوگئی اوسکو چھپا نہ سکا اور خزانہ اوٹھا کر چلدیا اوسکے بعد ہی طحان آیا چکی پھرنے کی جگہہ
مین گدہا باندہا اور اوسپر چپخا چلایا وہ قدم بھر چلا پھر اوسکے سامنے گڑہا اور اوسکے آگے
مردہ چکی پہرنے کی جگہہ مین پیش آیا وہ ٹھیر گیا طحان نے اوسکو خوب ہی مارا وہ کیا جانے
کہ گدہے کے سامنے کیا چیز پڑی ہے اور گدہا اوسکی مار سے پیچیدہ ہوا جاے اور آگے
کو نہ بڑہ سکے طحان جب مارنے سے عاجز ہوا اور وہ ایک قدم بھی نہ چلا تو اوسنے ایک چھری
لی اور بہت سے چونکے گدہے کو لگاۓ پہر اوسکا غصہ اور زیادہ بڑہا تو چھری سے اوسکے
کونکھہ مین زخم مارا چھری اوسکے پار ہوگئی اور وہ مر کر گر پڑا جسوقت روشنی پھیلی تو طحان نے
گڑہے کو دیکھا اور اوسمین اپنی جورو کو مقتول پایا اوسکو نکالا خزانے کے آثار دیکھے تو
اوسکے جانے پر اور جورت کے ہلاک ہونے پر اور گدہے کے مرنے پر اوسکو سخت افسوس
ہوا اوس نے اپنی جان کو بھی قتل کرڈالا ۵

ہرکہ نے فکر وتانی عملے میگیرد		آخر الامر ازان کردہ پشیمان گردد	

کہتے ہین کہ جب ریچھہ نے بندر کی تقریر سنی تو بندر سے کہا کہ تونے جو قصہ بیان کیا اسمین
مجھے گدہے کا عذر معلوم ہوگیا تو بتا تیرا کیا عذر ہے بندر نے کہا میرا عذر تو کسی دانشمند
ہوشیار زیرک پر مخفی نہین رہ سکتا ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ میری بینائی ضعیف ہوگئی
ہے آنکھون سے مجھے کم سوجہتا ہے مین ڈرتا ہون کہ وہ بالکل ہی نہ جاتی رہے اگر تیری راے
ہو تو تو اوسکی صلاح و درستی مین غور و نظر کر کیونکہ یہ بات تیرے ہاتھہ مین ہے ریچھہ نے
بندر سے کہا وہ کون ہے کہ میرے لئے تیری بینائی درست کر دے کیونکہ تیری بینائی کی
درستی مین میری صلاح و فلاح ہے بندر نے کہا کہ اطبا تو بہت ہین لیکن عاقل اپنی جان کا
اور اپنے درد کا علاج نہین کراتا مگر اوسی شخص سے جو اوسکے عالم و جنس کا ہوتا ہے سو اس

زمین مین خانس ان بندرون کا ایک طبیب ہے یہ اوسکی تعریف کرتے ہین کہ وہ خوب طب جانتا ہے اور حیات دنیا کی متاع وحطام واشیاء رزی وفانی مین زاہد وبے رغبت ہے مین بیشک اوسکی طرف سے اپنی صحت وعافیت کا رائحہ پاتا ہون اور اوسکی ملاقات مین اپنی کشائش دیکھتا ہون ریچھ نے بندر کی بات کو قبول کیا بندر ریچھ کو ایک طبیب بندر کی طرف لیچلا یہ بندر خباثت وزیرکی وذکاوت کے ساتھہ موصوف تھا جب یہ دونون اوسکی طرف پہونچے تو وہ ریچھ سے چھپنے کے لئے بھاگا اور ایک بلند درخت پر چڑہ گیا اور اوسکی پھنگ پر جا بیٹھا اور ریچھ درخت کے نیچے کہڑا رہا طبیب بندر نے انسے پوچھا تمہارا کیا حال ہے ریچھ نے اپنے غلام کا قصہ کہا اور اوسکے علاج مین اوسکی طرف رغبت کی خبیث بندر نے کہا تو اسکو چھوڑ دے کہ میری طرف چڑہ آوے تاکہ مین اوسکی آنکھین دیکھون ریچھ نے بید کی جڑ کو ڈہیلا کر دیا وہ بندر خبیث کی طرف چڑہ گیا وہ اوسکی آنکھون کو غور سے دیکھنے لگا اور اسکا حال پوچھتا رہا اس نے اپنا معاملہ جو ریچھ کے ساتھہ تھا اوس سے بیان کیا اور پوچھا کہ کوئی ایسا مکر وفریب بتا کہ مین اسکے ہاتھون سے رہائی پاؤن خبیث بندر نے کہا کہ مین اسکو جاگنے پر آمادہ کرتا ہون تو جب یہ سو رہے تو تو اپنے لئے فرصت نکال لینا اور اس سے بچتا رہنا کہ کہین تیرے آزمانے کو اپنے تئین سوتا ہوا بنائے پھر اوسکو کہدیا کہ تو اوتر جا وہ اوتر آیا پھر خبیث بندر ریچھ پر متوجہ ہوا اور کہا لائق یون ہے کہ مین تجھے تیرے غلام کی آنکھون کی بیماری بتاؤن پہلے اس سے کہ اوسکی دوا بیان کرون کیونکہ جو شخص بیماری سے جاہل ہے اوسکو دوا کا علم ہونا محال ہے تو خوب سمجھہ لے کہ بندرون کے جسم کی صحت اور گوشت کی قلت اور فطنت وفہم وزیرکی وسمجھہ کی روشنی صرف اسی لئے ہے کہ یہ بیدار بہت رہتے ہین اور انہون نے ایک حصہ اپنے کام کاج

کا رات کے واسطے ٹھیرایا ہے **حکمت** کہتے ہین کہ نیند کی کثرت ہلاکت کو کھینچ لاتی ہی
اور عمرون کو سلب کرتی ہے **حکمت** جس نے نیند کو لازم کیا وہ مراد سے محروم ہوا
حکمت یہ بات صحیح و درست نہین ہے کہ جود کی تعریف مین یون کہین کہ وہ سماحت
وسخاوت نفس بنفس ہے اور اگر یہ بات صحیح ہو تو اجود اجواد اور سب سخیون سے زیادہ تر
سخی وہی شخص ہوگا جسکی نیند بہت ہوگی کیونکہ وہ اپنی حیات و زندگی کے ساتھہ سخاوت
کرتا ہے جسکا نظیر نپائیگا نہ اوسکو اوسکے کوئی عوض ملیگی پہر خبیث بندر نے ریچہہ سے
کہا جبکہ تو نے اپنے اس غلام کو اوسکی عادت سے خارج کردیا تو تو نے اوسپر فساد
داخل کیا جیسا کہ اوس طائر کے ساتھہ کیا گیا جسکو بادشاہ کے بیٹے کے واسطے شکار کیا
تہا ریچہہ نے کہا مجھے بتا یہ کیا قصہ ہے اور طائر پر کیا گزری خبیث بندر نے کہا **حکایت**
ذکر کیا ہے کہ یونان کے بادشاہون سے ایک بادشاہ تہا اوسکی ایک بیٹی تھی وہ اوسکو
بہت عزیز رکھتا تہا اس لڑکی پر مرہ سودا نے ہیجان کیا اسکی وجہ سے انواع و اقسام
کے امراض مین مبتلا ہوگئی یہانتک نوبت پہونچی کہ غذا و دوا موقوف ہوگئی ایک طبیب
نے مشورہ دیا کہ اسکو ایک ایسی بلند زمین پر یجائین کہ اوسکے نیچے باغ ہو وہان سے
باغ کی سیر کرے آب روان کو دیکھے بادشاہ نے یہی کیا اس قسم کی جگہہ مین لیگئے جسدن
وہ وہان پہونچی اوسی دن اوسنے اوپر کی جانب مین ایک پرندے کو دیکھا اوسمین ہر قسم
کا رنگ تہا وہ انگور کی چھتری پر اوترا اوسمین سے انگور کھائے پہر عجیب غریب چہچہے
کرنے لگا اوسمین طرح طرح کی آواز و نغمات تھے جنکے سننے سے طرب و اہتزاز پیدا ہوتا تہا
لڑکی کو اوسکے دیکھنے اور آواز سننے سے راحت پہونچی بہت خوش ہوئی کھانا طلب کیا
حکمت نغمات مطربہ سے وہی نغمہ و آواز افضل ہے جو کہ خوش شکل اور حسین

صورتون سے سُنا جاے کیونکہ آواز خوش و نغمۂ دلکش خوبصورت و حسین جمیل سے سُنتا شہوت و طرب دونون کو حرکت دیتا ہے جنبش مین لاتا ہے پہر دونون قوتین ایک دوسرے کی ممد و معاون ہوکر اودیۂ مرکبہ کا کام کرتی ہین اسلئے کہ یہ مفرد دواؤن سے زیادہ تر مفید ہین بلکہ اوسکا فعل و اثر زیادہ تر نافع و سخت ہوتا ہے کہتے ہین کہ یہ پرندہ جلد اوڑ گیا اور اوسدن لوٹ کر نہ آیا بادشاہ کی بیٹی کو اوسکے غائب ہوجانے سے بیقراری بیچینی ہوئی جب کل کا دن ہوا تو وہی پرندہ اوسی وقت اوسی جگہہ پھر آیا لڑکی اوسکے پھر آنے سے بہت ہشاش بشاش ہوئی اور اوسکو راحت آئی طبیعت بحال ہوئی کھایا پیا پھر وہ پرندہ جسطرح کل چلا گیا تہا آج بھی چلا گیا لڑکی کو پہر اوسکے غائب ہونے سے بے چینی ہوئی اور بادشاہ تک اس بات کی خبر پہونچی بادشاہ نے حکم دیا کہ اوس پرندے کو شکار کرو اوسکو شکار کر لیا گیا اوسکو قفس مین رکھکر اپنی بیٹی کے پاس تحفہ بہیجا وہ بہت ہی خوش ہوئی کہانا کہایا دوا پی طبیب نے اوسکا انتعاش اوسکے قُویٰ کی حرکت ملاحظہ کی تو اوسکا علاج کیا اوسکے تندرست ہونے کی طمع کی اور حکیم جی کو یہ معلوم ہی نہین کہ وہ ایک پرند پر فریفتہ ہے اوسکی بدولت کہانا پینا دوا اوسپر سہل ہوگیا ہے اب اوس طائر کا حال سنو کہ وہ کئی دن تک قفس مین لڑکی کے پاس قید رہا نہ بولتا نہ آواز کرتا نہ کچہہ کہاتا پیتا اوسکا رنگ و روپ بگڑنے لگا متغیر و بیمار ہونے لگا ؎

اے واے بر اسیرے کز یاد رفتہ باشد	در دام ماندہ باشد صیاد رفتہ باشد

اودہر تو طائر قید قفس سے مضمحل ہوتا جاتا تہا اودہر بادشاہ کی لڑکی بدحال ہونے لگی اسلئے کہ اوسکو طائر کے اہتمام و بندوبست سے ضرر و ایذا پہونچا وہ بطفیل اس انتظام و نظام کے پگہلنے لگی مرض پر مرض اوڑہا اوسکے باپکو یہ بات معلوم ہوئی تو طائر کے شکار کرنے

قفس مین روکنے پر نادم و پشیمان ہوا حکمت تو اوس شخص کا شاگرد مت ہو جو کہ مسائل
کے جواب دینے مین جلدی کرے پہلے اس سے کہ اونمین غور و تامل فرماے اور جو باتین
اونسے متفرع ہوتی ہین اونمین فکر کرے اور اونکے جواب مین جس بات پر اعتراض ہو سکتا ہے
اوسکی دفع کے لئے تیاری کر لے یا خصم اسکے اصول کا مناقضہ کرکے اوسکو الزام
دیگا اوسکے رد کے لئے سامان درست کر لے جسطرح کہ تجھے یہ لائق نہین ہے کہ تو ایسے
ناتجربہ کار سے مشورہ لے جو کہ مبادی امور و آرا ء سے اوس کے عواقب کی طرف تجاوز نہین کرتا
ہے لیکن تو اوس شخص کا شاگرد بن جو کہ اواخر مین فکر کرتا ہے پہلے اس کے کہ اوائل سے
جواب دے جسطرح کہ اوس شخص سے مشورہ لے جو کہ بواطن و ظواہر امور مین غور و فکر کرتا ہے
تجربہ کار ہوشیار ہے اونکے مبادی و عواقب پر اطلاع رکھتا ہے کہتے ہین جب حکیم جی کو معلوم
ہوا کہ لڑکی کی حالت بعد صلاح کے فساد کی طرف منتقل ہو گئی تو سمجھ گئے کہ یہ کسی عارض سے
ہے جو اوس پر طاری ہو گیا ہے اسکی کرید کی تو قصۂ طائر پر اطلاع پائی اب یہ مشورہ دیا کہ
ایک جالی باغ کے اردگرد اوپر نیچے نصب کر دیجاے حسب فرمائش حکیم جی کے اسیطرح
کیا گیا اور طائر کو باغ مین چھوڑ دیا جب طائر اپنی عادت کی طرف جسکا خوگر و مالوف تھا
رجوع ہوا تو اوسکی صحت عود کر آئی حسن و جمال مثل سابق کے ہو گیا اور اوسیطرح چہچہے
کرنے لگا اوسکے نغمہاے خوش سننے سے لڑکی اچھی ہو گئی اور اپنی بیماری سے
اوٹھہ کھڑی ہوئی خبیث بندر جب یہ مثل بیان کر چکا تو ریچھہ نے اوس سے کہا کہ مین نے
تیری تقریر کو سنا اور تیری حکمت کو سمجھ گیا اب تو مجھے وہ بات بتا جسمین میرے غلام
کی مصلحت ہو مین تیرا حکم مانونگا خبیث بندر نے اوس سے کہا کہ مین تجھے یہ حکم
کرتا ہون کہ تو کچھہ رات اپنی چراگاہ مین تاخیر کیا کر کیونکہ تھوڑی دیر رات کو چراگاہ

مین رہنا تیری عمر و طعمہ و نعمت مین زیادتی ہے اور تیری نشاط و انبساط کو ہیجان مین لائیگا تیری نیند کی لذت کو دوچند کردے گا تیرے غلام کی مصلحت کا کاربرآر ہوگا ریچھ نے اوسکی نصیحت و خیرخواہی کا شکر کیا اور اپنے غلام کو لیکر چراگاہ کی طرف آیا اسکا غلام بندر دن بھر تو بڑے بڑے میوے چنتا رہا جب رات آئی تو اوس نے نشاط و خوشی ظاہر کی اور اوس رات جسقدر میوہ چنا کرتا تھا اوسکا دُگنا پکا پکا میوہ چنا ریچھ چراگاہ مین ٹھیرا رہا یہانتک کہ اول حصۂ رات کا گزر گیا پھر اوسکو غار کی طرف لے آیا غار مین اسکو قید کیا صبح کو پھر حسب عادت غار پر آیا اوسکو نکال لے گیا بندر کئی دن تک یہی کرتا رہا کہ جب رات آتی تو اپنی قوت بصر ظاہر کرتا اور ریچھ کے واسطے پکے پکے میوے چنتا مگر ریچھ کے نفس کو اوسکی طرف سے اطمینان نہین ہوتا نہ اوس پر اعتماد کرتا بلکہ اوس پر یہی گمان کرتا اسی بات کی فال لیتا کہ وہ ریاکار مکار فریبی بناوٹ کرنے والا ہے اور جسقدر بندر اپنی بناوٹ مین زیادتی کرتا اوسیقدر ریچھ کو اوسمین شک و شبہہ زیادہ ہوتا جاتا تھا ایک رات ریچھ نے اپنے ماوا و مسکن کیطرف جانیکا ارادہ کیا بندر اوسکو دیر پر آمادہ کرنے اور کہنے لگا کہ یہان تو پکے پکے عمدہ میوے ہین ریچھ دیر کرتا رہا کیونکہ اوسکی طبیعت تو حرص و شرہ پر مجبول ہی ہوئی ہے اور چاندنی رات تھی ریچھ کے جی مین آیا کہ مین اپنے آپ کو سوتا بناؤن تاکہ بندر کا امتحان اور اپنے گمان کی آزمائش اس سے کرون پھر اوسنے خود کو سوتا ہوا بنایا اور خراٹے لینے لگا ذرا دیر نہ گزری تھی کہ بندر کود کر بھاگا ریچھ نے بید کی جڑ سے ایک سخت جھٹکا دیا جس سے اوسکی کمر ٹوٹ گئی اور مر گیا کہتے ہین کہ حکیم جلس نے جو مثل کہ بہرام کے لئے بیان کی جب اوسکو بیان کرتے کرتے یہانتک پہونچا تو چپ ہوگیا بہرام نے کہا مجھے تیرے قرب سے خوب ہی مسرت و بہجت ہوئی اور اون

حکمتون سے جنکا فائدہ تو نے مجھے دیا اور اونکی مثالین مجھسے بیان کین اور لطائف وظرائف و نمکین باتین جو مجھپر ظاہر کین نہایت درجہ میری آنکھین ٹھنڈی ہوئین اور اگر مین اوسوقت تک زندہ و باقی رہا کہ دولت و حکومت میری طرف آئے تو مین ضرور تیرا یہ مرتبہ کرونگا کہ سبسے پہلے تو میرے پاس آئے اور سب سے پیچھے میرے نزدیک سے جائے اور مین تیرے آرا ہسے اپنے نفس کی ریاضت کرونگا اور اس باب مین اللہ سے جو اول و آخر ہے استعانت و مدد چاہونگا حکیم جلس نے اوسکو سجدہ کیا اور درازی عمر و حصول تمنا کی دعا دی پھر ایک رات یزدجرد بزم سرور و نشاط مین بیٹھا ہوا تھا بہرام گور بھی اوس مجلس مین حاضر ہوا بہرام نے دیکھا کہ اوسکے روبرو شگوفے کلیان تہ بر تہ اسطرح چنے ہوئے ہین کہ جسطرح مخمل کے نہالچے بچھے ہوئے اور جڑاؤ تاج چنے ہوئے ہون یہ ٹھاٹھ دیکھکر بہرام کو وہ دن یاد آئے کہ وہ نعمان کے پاس خورنق مین تہا ہرے بھرے باغون اور چمنون کی سیر کرتا پھولون اور کلیون شگوفون پر درشاہوار و لؤلوئے آبدار کی طرح شبنم کے قطرے پڑے ہوتے وہان بیٹھکر شراب پیتا صبح کے وقت وحشی جانورون کے شکار کو جاتا جنگلون مین اونکے بھگانے کہدیرنے شکار کرنے سے لطف اوٹھاتا اسکے سوا اور بہت کچھہ عیش و آرام جو اوسکو وہان نصیب تھا وہانکی کیفیت یاد کرکے سر نیچا کر لیا اور فکر اوسپر مستولی ہوگئی تیوری چڑہائی آہ سرد کھینچی اور یزدجرد اوسکا باپ چور نظر تھے اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا پھر بہرام کو ہوش آیا تو اوس نے اپنے باپ کی طرف نظر کی اور سمجھہ گیا کہ یہ حرکت اوس سے باپ کے روبرو صادر ہوئی ہے تو پچتایا غمگین ہوا گھڑی بہر نہ گزری تھی کہ بادشاہ کو انقباض ہوا اوسکی خوشی و بشاشت جاتی رہی اور سر نیچا کر لیا اوسکے دربار مین ہمنشین و قصہ کہانی کہنے والے بات چیت کرنیوالے جو لوگ حاضر تھے وہ سب اوٹھہ کھڑے

ہوئے بادشاہان فرس کی یہ عادت تھی کہ جسوقت بادشاہ تیوری چڑہاتا یا سرنیچا کرلیتا تو اوسکی حضوری سے کوئی باقی نرہتا مگر وہ ڈرتا ہوا ساکت صامت اونکھڑا ہوتا تہا اونکے یہان دربار کا ادب یہی مقرر تھا یزدجرد کے یہان ایک مسخرہ تہا یہ شخص نہایت درجہ زبان آور خوش تقریر بذلہ گو نکتہ سنج دانا زیرک ہوشیار حاضر جواب نمکین گفتار شیرین کلام زود فہم تہا یہ بھی اوسی مجلس مین حاضر تہا اور جس بات سے بادشاہ متفکر ہوا اوسکو سمجھگیا اور جان لیا کہ بادشاہ کو اسی بات سے انقباض ہوا ہے کہ اوسکے بیٹے نے بزم سرور و نشاط مین تیوری چڑہائی اور سر نیچا کیا اس مسخرے نے اپنے جی مین کہا کہ مین بہرام کے ساتھہ احسان کرون اور اوسپر ایک منت رکھون تو اوسکے لئے ایک حیلہ نکالا جس سے اوسکو بادشاہ کے غیظ و غضب سے رہائی بخشے وہ اپنے جی سے اس باب مین بات چیت کر رہا تہا کہ اتنے مین بادشاہ نے سر اوٹھایا اور اس مسخرے کی طرف دیکھا گویا وہ اوسکو اسپر آمادہ کرتا تہا کہ کوئی ایسی بات کرے جسمین بادشاہ کو تسلی ہو مسخرے نے بادشاہ کو سجدہ کیا پھر گھٹنون کے بل بیٹھا اور عرض کیا کہ غلام ذلیل بادشاہ سے اجازت چاہتا ہے کہ خود اپنی ذات خاص کا ایک عجیب قصہ بیان کرے بہرام نے اوسکی طرف دیکھا گویا اوسکو اذن دیتا ہے **حکایت** مسخرے نے کہا کہ آپکا ذلیل غلام ایام شباب مین نہایت درجہ عورتون پر فریفتہ اور بغایت طرف اونکے مائل تھا مگر اتنی بات تہی کہ ملول تہا یعنی جس عورت سے محبت کرتا اوسکی صحبت پر جمتا نہ تہا جو عورت حسین خوبصورت نظر آتی اوسی پر عاشق ہو جاتا اور اوسکی محبت مین جان دینے لگتا تہا ۵

	ہر لحظہ ز روے فکر جائے دگرست	ہر دم بہواے دلربائے دگرست	

حکمت کہتے ہین کہ جس شخص نے لحظہ بہر اپنی ہوا و خواہش کی پیروی کی تو وہ اوسکو

ودونون مسخرہ مین بہرام کے سمجھتا جسکو بادشاہ کیا ہے بجائے بہرام کے یزدجرد عذر

لغزش دیتی ہلاک کر ڈالتی ہے **حکمت** تو اپنی آنکھہ سے ڈرتا رہ کیونکہ بہت وقت موت اسی آنکھہ کی سرکشی سے جھک پڑتی ہے یعنی بدولت اسی آنکھہ کے جنایت و جرم کے آدمی کی جان جاتی ہے **حکمت** ملول اسی لائق ہے کہ وہ مامول و مراد سے محروم و بے نصیب رہے **حکمت** ملول ہونا ایک بات پر نہ جمنا عام لوگون کے اخلاق سے ہے نہ شرفاء و عالی مرتبہ لوگون کے عادات سے **حکمت** ایک خصلت سے دوسری خصلت کی طرف نقل کرنا ایسا ہے جیسے ایک ملت سے دوسری ملت کی طرف نقل کرنا پھر مسخرے نے کہا کہ غلام بلاد سند مین گیا اوسکے کسی شہر مین گشت کرتا پھرتا تہا کہ ایک عورت کو دیکہا نہایت خوبصورت راست قد رشیق الحرکات لبیق الاشارات آنکہون مین جادو ظریف ہوشیار خوش ادا خوش تقریر تہی غلام نے پہلے اس سے کسی عورت کو اوسکی مثل نہ دیکہا تہا غلام اوسکے پیچھے لگا اور اوسکے حسن و جمال سے ایسا مدہوش ہوگیا کہ اپنے قدمون کی جگہہ کو نہین دیکہتا تہا اور اس شعر کو پڑہتا جاتا تہا ؎

رفتار تو دل بر د و من اکنون ز پیت	فریاد کنان در پئے دل سے گردم

یہانتک کہ وہ اپنے گہر پہونچی گہر مین گہسگئی غلام رات دن اوسکے دروازے پر جما رہا اوسنے آدمی بہیجا کہ تو معاف کر میرے دروازے کو چھوڑ دے اور اپنے گہر والون کی سطوت و دبائو سے ڈرایا غلام نے اوسکے قاصد سے عشق و محبت کا شکوہ کیا اور کہدیا کہ غلام اوسکے دروازے سے کہین نجائیگا اوسکی طلب مین اپنی جان دیگا ؎

تماشائے رخ خورشید خد خود نمے بینم	ہمان بہتر کہ چون سایہ پس دیوار بنشینم
من ز جانان گرچہ صد اندوہ جان خواہم کشید	تا نہ پنداری کہ خود را برکران خواہم کشید

ایک مدت وہ غلام سے غافل رہی پہر اوس نے قاصد بہیجا غلام نے اوس سے وہی

کہلا بھیجا جو پہلی بار کہا تھا ؎

رحمتی فرما کہ کار از حد گزشت	روے بنما کانتظار از حد گزشت

پھر اوس نے غلام کی طرف یہ کہکر بھیجا کہ مین گمان کرتی ہون کہ تو محبت پر جمتا نہین ہے بیوفائی کرتا ہے اگر یہ بات نہوتی تو مین بہت جلد تیری موافقت و مساعدت کرتی اور مین تجہسے بشرط وفا کے نکاح کرتی ہون سو اگر تو نے میرے ساتھہ بیوفائی کی تو مین تجھے ہلاک ہی کر ڈالونگی بعد اسکے کہ تجھے ایسا عذاب کرونگی جسکی مثل لوگ بیان کیا کرینگے اگر تو اس شرط کا التزام کرے تو پیشقدمی کر ورنہ تو اپنی جان کو بچا پہلے اس سے کہ تجھکو رہائی مشکل ہو **حکمت** کہتے ہین چار آدمی ایسے ہین کہ جسوقت اونپر مکروہ نازل ہو تو اونسے رحمت مرفوع ہوتی ہے ایک وہ شخص کہ اپنی بیماری کے بیان کرنے مین طبیب سے جھوٹ بولے دوسرا وہ آدمی کہ جس چیز کے اعبا و اثقال و بوجھہ اوٹھانے کی طاقت نہین رکھتا ہو اوسمین تعاطی و خوض کرے اوسکا مدعی ہو تیسرا وہ شخص جو اپنا مال لذات اور مزون مین خرچ کرے چوتھا وہ آدمی کہ جس چیز کی آفات سے ڈرتا ہے اوسپر پیشقدمی کرے **حکمت** جس شخص نے تیری آنکھین کھولدین تجھے بینا کر دیا تجھے سمجھا دیا مقرر اوس نے تیری مدد کی اور جس آدمی نے تجھے وعظ و نصیحت کی اوس نے تجھے بیدار کر دیا **حکمت** جس شخص نے صاف صاف کھلم کھلا بیان کر دیا بیشک اوس نے نصیحت و خیرخواہی کی اور جس آدمی نے ڈرا دیا تحذیر کی اور بصیرت دار کر دیا اوس نے عذر قطع کیا اور قصور نہ کیا مضحک نے کہا کہ غلام نے اوس شرط کو اپنی جان پر لازم کیا اور پکے مضبوط عہد و میثاق کیے کہ وفادار رہیگا بیوفائی ہرگز نہ کریگا ؎

چون ذرہ بخورشید رخت مہر بہ بستم	گر تیغ زنی از تو نخواہیم بریدن

پھر غلام نے اوس عورت سے نکاح کیا اور اوس سے اپنی آرزو و مراد کو پہونچا ایک مدت اوسکے ساتھہ رہا ایک بار اوسکی ملاقات کو کوئی عورت اوسکی رشتہ دار آئی غلام نے اوسکو دیکھہ پایا دیکھتے ہی اوس پر مفتون ہوگیا ٥

صیاد خوبرو کو نہین احتیاج دام	جسپر پڑی نگاہ وہ تسخیر ہوگیا

غلام کو وہ بہت پسند آئی غلام کا جی اوسکی طرف مائل ہوا تو اوسکے گھر تک اوسکے پیچھے ہولیا اور پیغام سلام بھیجنے لگا اوسکے دروازے پر جھنا شروع کیا وہ غلام سے تنگ آئی بیزار ہوئی اسکی شکایت غلام کی عورت سے کی اوس نے غلام پر عتاب کیا زجر و توبیخ کی عہود و مواثیق یاد دلائے اور اس کام سے منع کیا ٥

یا د مید ار کانچہ بنمودی	در وفا بر خلاف آن بودی

غلام کی ہٹ اس سے اور بڑہی جب اوس نے دیکھا کہ مانتا باز آتا نہین ہے تو غلام پر اوس نے جادو کر دیا غلام کالا بھجنگ بدصورت بدہیئت ہوگیا ہر ذلیل کام کی اوس سے خدمت لیتی باوجود اسکے کہ غلام اس بلا مین مبتلا ہوگیا تو بھی اپنی عادت سے باز نہ آیا ایک کالی لونڈی پر عاشق ہوا ٥

باز این دل غمدیدہ بدام تو در افتاد	بس مرغ ہمایون کہ بہ تیر نظر افتاد

اوسکے رستون راہون مین اوسکے پیچھے لگنا شروع کیا اور اوس سے چمٹنے لگا ایذا دینے لگا جب اسکی ایذا دہی لونڈی پر بکثرت ہوئی تو اوس نے غلام کی بی بی سے اسکی شکایت کی حکمت کہتے ہین کہ طبیعت مطبوع کی اسی لئے ادب مؤدب سے زیادہ تر اوسکی مالک ہے کہ طبیعت تو اصلی ہے اور جن قوتون نے اوسکے ساتھہ نشو و نما پایا ہے وہ اوسکی مدد کرتی ہین سو طبیعت نفس کی زیادہ تر مالک ہے کون نفس جو کہ محل و مکان ہے

طبیعت کا کیونکہ اوس نے نفس کو اپنا وطن ٹھیرایا ہے اور طبیعت کے اعوان و مددگارونکی
کثرت اسی نفس سے ہوتی ہے رہا ادب مؤدب کا سو وہ محل پر ایک طاری عارضی ہے اوسپر
غریب و مسافر ہے اوسکا حکم بہت ہی کم مانا جاتا ہے **حکمت** سب مؤدبون اتالیقون میں
اوسی مؤدب کی سعی و کوشش زیادہ تر بیکار رائگان اکارت جاتی ہے جو یہ قصد کرتا
ہے کہ متادِب اپنی طبیعت کے دور کرنے پر اوسکی معاونت کرے سو یہ کیونکر ہوسکتا ہے
اوسکی طبیعت تو ساتھ اوسکے اپنے مؤدب سے زیادہ تر متصل ہے اور مؤدب سے بڑھکر
قریب ہے اور اوسکے نزدیک مؤدب سے زیادہ تر مختار و پسندیدہ ہے لیکن ماہر مؤدب
وہ ہے کہ اپنے متادِب سے اس بات کا مطالبہ کرے کہ جو بات اوسکی طبیعت سے مذموم
اور بری ہے اوسکو چھپاوے اوسکا تعمیہ و توریہ کرے کسی پر ظاہر نہونے دے یعنی تعلیم و
تربیت سے اسقدر حاصل ہوسکتا ہے یہ ممکن نہین ہے کہ جبلت و فطرت و خلقت و طبیعت
بدل جاے ضحک نے کہا کہ جب غلام کی عورت کو یہ خبر پہونچی تو غلام پر سخت غضبناک
ہوئی اب کی بار جادو کے زور سے غلام کو گدہا بنادیا ایسے شخص کو کرایہ پر دیتی جو کہ اوسکو
نہایت مشقت کے کام مین لگاتا اور بھاری سے بھاری بوجھ اوٹھواتا اور گوہ گوبر
کوڑا کچرا اور رذیل بوجھ اوٹھوانے کا کام لیتا غلام ایک مدت اسی آفت مین رہا اس بلا
و مشقت نے بھی غلام کو مشغول نہ کیا کسی قوم کی ایک گدھی تھی غلام اوسپر عاشق ہوگیا
اوس سے سخت فریفتگی ہوئی جب اوسکو دیکھتا تو رینگتا اور خوب ہی اوسکے پیچھے پڑتا
لوگ مار مار کر غلام کو اوس سے دور کرتے یہ ایک سخت بلا پیش آتی تھی پھر یہ اتفاق
ہوا کہ غلام کی عورت جسنے جادو کیا تھا اوس شہر کے بادشاہ کی بیٹی کی ملاقات کو گئی
شہزادی کے ساتھ جھروکے مین بیٹھی ہوئی اردگرد کو جھانکتی سیر کررہی تھی اوسدن ایک

بوڑہے آدمی ضعیف البدن کبیر السن نے غلام کو کرایہ پر لیا تہا اور دو خر جیون مین
مٹی کے برتن بہر کے غلام پر لادے تہے اتفاقاً اوسکا گذر شہزادی کے محل پر سے ہوا
محل کے قریب غلام نے اوس گدہی کو دیکہا جسپر فریفتہ تہا غلام سے رہا نہ گیا اپنے جی
کو تہام نہ سکا رینکا اور اوسکا قصد کیا اور ایسے وقت مین جو کام کہ گدہے کرتے ہین وہ
کیا لوگ غلام کو ہر طرف سے مارنے لگے اور برتن مٹی کے اوسکی پیٹہہ پر سے ٹوٹ پہوٹ کر
گرنے لگے اور بوڑہا برتنون والا عط عط کرنے چیخنے چلانے دہائی دینے لوگون سے
فریاد رسی کرنے لگا لڑکون سفلون کمینون نے ہر طرف سے عط عط کرنا شروع کیا اور
گدہی اوسکے آگے بہاگتی لاتین مارتی جاتی تہی اور غلام اوسی حال مین اوسکو طلب
کرتا جاتا تہا شہزادی نے یہ سارا قصہ ملاحظہ فرمایا اوسکو پسند آیا اور اس کیفیت
نے اوسکو ہنسایا غلام کی عورت نے شہزادی سے کہا اے شہزادی جو حال تمنے اِس
گدہے کا دیکہا ہے کیا مین اس سے بہی زیادہ تر عجیب بات تمسے نہ کہون شہزادی نے کہا
ہان کہہ کہا کہ یہ گدہا میرا خاوند ہے اور سارا قصہ اوس سے بیان کیا اس قصے کے سننے
سے اوسکو بہت تعجب ہوا اور خوش ہوئی پہر شہزادی نے غلام کی عورت کو حکم دیا اور رغبت
ظاہر کی کہ جو جادو اوس نے غلام پر کیا ہے اوسکو زائل باطل کردے اور اوسکو رہا کرے
اوسنے شہزادی کے حکم کی بجاآوری کی غلام سے جادو کو زائل کردیا پہر وہ اچہا خاصہ
آدمی ہوگیا اسکے بعد غلام کا اور کچہہ ارادہ نہوا مگر یہی کہ بلا د سندسے بہاگے کہتے ہین
کہ مضحک نے جب اپنی کہانی کو یہانتک پہونچایا تو سکوت کیا اور ینرو جرد مضحک کی
کہانی سننے اور وقت بیان قصے کے اوسکے حرکات دلچسپ و لطیف دیکہنے سے خوب ہی
ہنستا قہقہہ لگاتا تہا جب اوسکی ہنسی تہمی اور الفت و وقار و سکون نے عود کیا تو

مضحک پر متوجہ ہوا اور اوس سے ترش روئی کی اور کہا تیرا برا ہو تجھے اس کذب شنیع و زشت پر
کون چیز باعث ہوئی کہ تونے اس قسم کا جھوٹ بولا گویا تجھے معلوم ہی نہین ہے کہ ہمنے اپنی
رعیت پر جھوٹ بولنا منع کر دیا ہے اور ہم جھوٹ بولنے پر اونکو عذاب کرتے سزا دیتے ہین
حکمت کہتے ہین کہ جھوٹ مثل اون زہرونکی ہے کہ جسوقت وہ مفرد تنہا استعمال کئے جائین
تو قتل کر ڈالین اور اگر اور دواؤنکے ساتھہ ترکیب دیئے جائین تو نفع کرین سو بادشاہ کو نچاہیئے
کہ وہ جھوٹ بولنے کی اجازت دے مگر اوسی شخص کو جو کہ مصالح مین اوسکو مستعمل کرے جیسے
دشمنون کے ساتھہ مکر و فریب کرنے مین جھوٹ بولنا یا آپسمین بغض و عداوت ہے اور ایک دوسرے
سے نفرت کرتا ہے ملتا جلتا نہین ہے تو اونمین اتفاق و تالیف کرنے کے لئے کذب کا استعمال
کرنا جسطرح کہ یہ لائق نہین ہے کہ جو سموم و زہر کہ ہمنے ذکر کئے کوئی بادشاہ اونکی اجازت دے مگر
اوسی شخص کو جو کہ اوسپر امور ہو مفسدون سے اونکو منع کرتا روکتا ہو اونکو بامانت رکھے کسی سے
اونکا ذکر نہ کرے مضحک نے عرض کیا اے ملک سعید یہ تو ایک مثل ہے ایسی حکمتون کو
متضمن ہے کہ جو شخص اونکی ریاضت کرے تو وہ اوسکو مصلحت کی طرف پھیر لاوین جو بات
کہ اس مثل کے ذکر پر مجھکو باعث ہوئی وہ ایک ایسی بات ہے کہ بادشاہ کے سوا اور سے
اوسکا ستر کرنا چھپانا لازم ہے بادشاہ نے اشارہ کیا تو حاضرین مجلس اوٹھہ کھڑے ہوئے
مجلس سے چلیگئے پھر بادشاہ نے مضحک سے فرمایا جو تو کہتا ہے وہ کہہ مضحک نے کہا کہ
بادشاہ کا غلام یہ خبر دیتا ہے کہ آپکا فرزند فاضل بہرام عاشق ہے بادشاہ نے پوچھا کسپر
عاشق ہے مضحک نے کہا کہ اصبہبد یعنی وزیر الوزراء کی بیٹی پر عاشق ہوا ہے بادشاہ نے
کہا بیشک بہرام سے آج کی رات ایسی حرکت صادر ہوئی جو کہ تیری صدق و راستی پر دلالت
کرتی ہے اس بات مین ہمارے فرزند پر کسیطرح کی ملامت نہین ہے کیونکہ ہمارے حافظ ملک

اور ہمارے سید اولیاء کی بیٹی کے ساتھہ محبت کرنے سے کچھہ اوس نے اپنے نفس کو ذلیل
نہین کیا ہم عنقریب اپنے فرزند کو اوسکی آرزو و تمنا کو پہونچا ئین گے اور ہم تیرے ساتھہ
احسان کرین گے اسلئے کہ تو نے ہمکو اوسکے حال پر اطلاع دی تو اس بات کو پوشیدہ رکھنا
یہانتک کہ مشیت ازلی واہب مصور ہمارا حکم اس باب مین انجام کو پہونچے پہر یزدجرد نے
اپنے فرزند کو اور ندماء و سمار و مطربین کو اذن دیا کہ اپنی اپنی مجلس پر آجاوین وہ سب آگئے
اور جس کام مین پہلے مصروف تھے وہی کرنے لگے یزدجرد کا انقباض جاتا رہا اوسکا سرور
و طرب عود کر آیا یہانتک کہ مجلس تمام ہوئی لوگ اوس کے پاس سے چلگئے مضحک بہرام کے
ساتھہ ہوا پورے طور پر اوسکی کیفیت بیان کی بہرام اوسکا شکر گذار ہوا صلہ و عطا عنایت فرمایا
پھر یزدجرد نے بہرام کا نکاح وزیر الوزراء کی بیٹی سے کردیا بہرام ہمیشہ اپنے نفس کی
ریاضت کرتا رہا کہ باپ کی خدمت سے راضی وخوشنود ہو یہانتک کہ جو بات اپنے نفس سے
چاہتا تھا اوسکے لئے نفس اوسکا منقاد و فرمان بردار ہو گیا اس حالت پر یہانتک رہا کہ
قیصر روم کا بھائی آیا یزدجرد سے صلح و ہدنہ و موادعت مین سعی کرتا تھا یزدجرد نے
اوسکی بڑی قدر کی اور اوسکے قصد و ارادے کا اکرام کیا اوسکے فضل و فضیلت کو خوب
سمجھا بوجھا نہایت اچھی طرح اوسکی مہمانی کی جب بہرام نے قیصر کے بھائی کی قدر و منزلت
یزدجرد کے نزدیک دیکھی تو اوس سے سفارش چاہی کہ تم میرے والد سے سفارش کرو کہ وہ
مجھے نعمان کے پاس بہیجدین یزدجرد نے اوسکی سفارش قبول فرمائی اور بہرام کو اجازت
دیدی بہرام بلاد عرب کی طرف پہر چلا گیا وہان جو حالت اوسکو محبوب و مرغوب تھی اوسپر
رہا یہانتک کہ اوسکا باپ یزدجرد مرگیا صاحب سلوان رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے
یہ بات ظاہر ہوئی کہ مین اس سلوانہ مین وہ بات ذکر کردن جس سے اسکی بہجت و رونق

کامل ہوجاے یعنی قصہ یزدجرد کے ہلاک ہونے کا اور اوسکے بعد رعیت نے جو جو نئی نئی باتین نکالین اسکا بیان اور کیفیت بہرام کی طرف ملک آنے کی اور اوسکے بادشاہ ہونے کی سو جن لوگون نے اخبار ملک فرس کیطرف توجہ و اعتنا کیا ہے اونہون نے جو کچھہ ذکر کیا ہے اوسکا والله اعلم یون ہے کہ جب یزدجرد کا ظلم و جور بکثرت ہوا اور اوسکی زیادتی و سرکشی حد سے بڑہ گئی اور اوسکے بزرگون نے جو راہ عدل و انصاف و رافت و رحم کی چلی تہی اوسکو چہوڑ دیا بیراہہ روی اختیار کی تو اوسکی رعیت سے معتبر لوگ جو اونکے نزدیک نیک و صالح تہے جمع ہوئے پہر الله سبحانہ و تعالی کو پکارا یزدجرد پر بد دعا کی اور یہ سوال کیا کہ اونکو اوس سے عافیت دے ٥

اے ظالم از دعای بد ایمن مشو کہ شب		گریان دعا کنند کہ خون از دعا چکد	

الله عزوجل نے اونکی عاجزی و زاری پر رحم فرمایا اونکی دعا قبول کی ایک وقت یزدجرد اپنی سیرگاہ مین بیٹہا ہوا تہا کہ اتنے مین اوسکا دربان آیا یہ خبر دی کہ ایک گھوڑا وحشی بے زین و لگام ہے گہوڑون مین جو خوبیان ہوتی ہین وہ سب اسمین جمع ہین صورت و شکل ایسی ہے کہ اوسکی مثل دیکھنے والون نے نہین دیکہی یہ گھوڑا دوڑتا ہوا آیا یہانتک کہ بادشاہ کے در دولت پر کہڑا ہوگیا لوگ اوس سے ڈر گئے کسی کو جرأت نہوئی کہ اوسکے قریب جاے اور گہوڑون نے اوس سے نفرت کی بہڑکے وہ اوس پر پیشقدمی نہین کرتے ہین ٥

بسرعت با فلک بیشی گرفتے		بپویہ با قمر خویشی گرفتے	
گہے سوے نشیبش عزم چون سیل		گہے ہمچون بخارش بر ہوا میل	

یزدجرد نے جو گہوڑے کا وصف سنا تو اس تعریف نے اوسکو آمادہ کیا او سبھارا اوسکی طرف چلا جب اوسکو دیکہا تو اوسپر فریفتہ ہوگیا اوس سے قریب ہوا وہ اوسکے لئے خاضع و منقاد

ہوگیا یزدجرد نے اوسکی پیشانی اور موںہہ کو چھوا اور پیشانی کے بال پکڑے اور حکم دیا کہ اسکے
موںہہ مین لگام ڈالو پیٹہہ پر خوگیر کسو تو لگام ڈالی گئی زین کسا گیا کہتے ہین کہ یزدجرد گھوڑے
کے گرد پہرا اوسکے سرین پر ہاتہہ پہیرا اوس نے ایک لات ماری جس سے مرکر گر پڑا اور گہوڑا
خوگیر سمیت بہاگتا ہوا چلا گیا نہین معلوم کدہر جاتا ہے جیسے یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ کہان سے
آیا تہا اور کہتے ہین بلکہ یزدجرد اوس پر سوار ہوا اوسکو حرکت دی وہ آنکہون سے سبقت
کر گیا یہانتک کہ دریا پر آیا پہر دریا مین گہس پڑا واللہ اعلم کونسی بات ہوئی جب لوگون نے
دیکھا کہ یزدجرد سے اللہ تعالیٰ نے اونکو راحت دی تو سب نے اسپر اتفاق کیا کہ ملک کو
اوسکے فرزند بہرام سے نکال لین اس خوف سے کہ وہ بھی اونہین اپنے باپ کی چال چلے گا
اوسی کی پیروی اختیار کرے گا تو اونہون نے بادشاہان سابق کی اولاد سے ایک شخص کو
اپنا بادشاہ بنالیا اسکو کسریٰ کہتے تہے یہ شخص اونکے نزدیک پسندیدہ تہا اس نے مظالم
مقررۂ یزدجرد کو مٹادیا فرس جن باتون سے ناخوش تہے اون سب کو دور کردیا تو اب فرس
سمجہہ گئے کہ اسکے بادشاہ بنانے مین ہماری رائے مبارک تہی یہ خبر نعمان کو پہونچی نعمان نے
بہرام کو اسکی اطلاع دی اور یہ کہدیا کہ مین تیری مدد کرونگا اور اپنا جان ومال آدمی تیری رضاء
وخوشی مین خرچ کرونگا ہ

جانے کہ ہست در سر وکار تو میکنم	نقد روان خویش نثار تو میکنم

بہرام نے اوسکا شکریہ ادا کیا اور اوسکو حکم دیا کہ اطراف بلاد فرس مین لوٹ مار مچادے مگر خونریزی
نکرنا نعمان نے عرب کو اسکا حکم دیا اونہون نے لوٹنا غارتگری کرنا شروع کیا فرس کو اس سے
سخت ضرر پہونچا اونہون نے نعمان کی طرف قاصد بہیجے معافی و درگزر چاہتے تہے اور یہ
درخواست کی کہ جسطرح پہلے حق مجاورت کا لحاظ رکہتے تہے اوسیطرح اب بہی احسان مجاورت کرو

جب قاصد نعمان کے پاس آئے تو نعمان نے اونسے کہا کہ مین تو بہرام بادشاہ کا خادم ہون جو حکم اوسنے مجھے دیا ہے مین وہی کرتا ہون تم اوسکے پاس جاؤ جب وہ بہرام کے پاس آئے ورا وسکو دیکھا تو اوسکے حسن وجمال نے اونکی آنکھون کو بھر دیا اور اوسکے جلال نے اونکے بینوں کو پُر کر دیا وہ سب سجدے مین گر پڑے اور اوس سے ورگزر وعفو چاہا پھر اوسنے اچھی باتین مین اونکے آمال و امانی کو کشادگی بخشی اور اونکو حکم دیا کہ جو لوگ تمہارے پیچھے ہین اونکو یہ بات پہونچا دو کہ اونکے حقمین میری رائے اچھی ہے مین اونکے باب مین خوش خیال ہون مین اونکی اصلاح حال کی امید رکھتا ہون اور مین اونکی طرف آتا ہون تاکہ مین خود بالذات اونکے اخبار واحوال کا متولی ہون اور اونپر حجت قائم کردن سو اونکو چاہیئے کہ وہ اسکے لئے تیار ہو رہین پھر قاصدون کو تعظیم وتکریم سے رخصت کیا اور نعمان کو حکم دیا تو اوسنے بہرام کے لئے دس لشکر تیار کئے ہر لشکر مین شجاعان عرب کے ہزار سوار تھے پھر بہرام ان لشکرون کو لیکر فرس کی طرف چلا اور نعمان ایک بھاری لشکر مین بہرام کے آگے چلا یہ ایسے لشکر تھے کہ فرس کے نزدیک اونکا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا چلتے چلتے دار السلطنت تک پہونچے بہرام شہر سے باہر اوترا زعماء فرس اور اونکے دین کے حافظ ونگہبان اوسکی طرف آئے بہرام کے لئے ایک کرسی نصب کیگئی وہ اوسپر بیٹھ گیا اور نعمان اوسکے آگے کھڑا رہا اور وہ لوگ بہرام کی طرف بڑھے اوسکے واسطے سجدہ کیا بہرام نے اونکو بات کرنے کی اجازت دی رئیس موابذہ نے بات کرنا شروع کیا اللہ تعالی کی حمد وثنا کی اور خلق پر اوسکی رافت ورحم کا ذکر کیا پھر یزدجرد کے ظلم وجور کا بیان کیا اور جو کچھ کہ اللہ تعالی نے اوسکے ساتھ معاملہ فرمایا پھر یہ کہا کہ فرس اوسکے فرزند کے بادشاہ بنانے سے ناخوش ہوئے اس خوف سے کہ وہ بھی اپنے باپ کی چال اختیار کرے گا اسکے سوا خاصکر ایک اور بات ناخوشی کی

یہ ہوئی کہ فرزند بادشاہ نے بدویون مین نشو ونما پایا ہے جوکہ زمین کو اوجاڑکے اپنے جسمون کی اصلاح کرتے ہین پھر بہرام سے یہ درخواست کی کہ فرس نے جوکچھ اوسکے حق مین کراہت وناخوشی ظاہر کی اوسکو معاف کرے کیونکہ وہ خوشی سے اوسکو بادشاہ نہ بنائینگے اور اوسکے دفع کرنے سے کمی وقصور نکرینگے جہان تک اونسے ہوسکیگا جب رئیس موانذہ کا کلام تمام ہوا تو بہرام نے تقریر شروع کی اللہ سبحانہ کی حمد وثنا کی اور جو جو نعمتین اللہ تعالے نے متواتر ومتوالی اوسکو عنایت فرمائین تھین اونکا شکر ادا کیا اور جو رئیس موانذہ نے یزدجرد کو منسوب بجور وظلم کیا تہا اوسپر اوسکی تصدیق کی پھر یہ بیان کیا کہ مین تمنا کرتا ہون کہ سلطنت میری طرف آئے مین بادشاہ ہون تاکہ جور وظلم کی رسوم کو مٹاؤن اور قواعد حق کو مضبوط ومحکم کرون اور رعیت کو اپنی رافت واحسان کی حلاوت چکھاؤن کئی چند اوسکی سختی وبرائی سے بڑہکر جسکا برتاؤ میرے والد نے رعیت سے کیا تہا اور اونکو یہ بات جتلادی کہ مین اپنے باپ کی میراث نچھوڑونگا اور باوجود اسکے مین تمکو اسطرف بلاتا ہون کہ تم تاج وزینت وزیور شاہی کو دو شیرون کے درمیان مین رکھو اور مین اور کسری جو میرے ملک پر متغلب ہوگیا ہے حاضر ہون پس جو شخص تاج وزینت کو شیرون کے درمیان سے لے لے وہی زیادہ تر ملک کا مستحق ہے اور یہ ذکر کیا کہ مین یہ کام صرف اسلیئے کرتا ہون کہ مجھکو اپنی رعیت پر رافت ورحم ہے اور اونکو اپنے مقابلہ ودفع سے بچاتا ہون اور اللہ عزوجل کے نصر وعون پر بھروسا کرتا ہون کیونکہ وہ میرے حسن طویت وخلوص نیت کو اور میری رغبت کو زمین کی اصلاح اور اہل زمین کی درستی مین خوب جانتا ہے بہرام کے بذل نفس سے زعماء وسردار فرس راضی ہوئے اور جو مشقت کہ اوسکے دفع کرنے مین اونکو پہونچتی اوس سے راحت حاصل کرنے کی امید کی اور بہرام کے جمال وکمال فصاحت

زبان سے تعجب کرتے ہوئے اوسکے پاس سے چلے گئے پہر دو شیر طلب کیے اونکو بھوکا رکھا
اور لوہے کے دو پنجرون مین اونکو بند کرکے شہر کے باہر لیگئے ہر شیر کی گردن مین ایک ایک
زنجیر ڈالی زنجیر کی ایک طرف مین لوہے کی میخ باندہی پہر دونون میخون کو دو جہت مختلف مین
گاڑدیا اور شاہی تاج و زینت کو اون دونون کے درمیان مین اس طور پر رکھا کہ ہر شیر
اوس تک پہونچ سکے اور جو کوئی اوسکے لینے کو آوے اوسکو دفع کرسکے پھر پنجرون کے
دروازے کھولدیئے دونون شیر باہر نکل آئے یہ تماشا دیکھنے کو فرس کا ایک مجمع عظیم جمع
ہوگیا تہا اور عرب لوگ اونکے مقابلے مین جمع ہوئے تہے اتنے مین بہرام اپنے خیمے سے
نکلا کمربند سے اپنی کمر باندہی اور دامن کو کمربند مین کہونسا اور درمیان صفون کے دونون
شیرون کے مقابلے مین کہڑا ہوا اور کسریٰ کو یان لفظ پکارا کہ نکل اے شخص جو ہمارے ملک
پر کود پڑا ہے ہماری کرسی پر بیٹھ گیا ہے ہمارے باپ دادا کی میراث پر تغلب کیا ہے تو وہ تاج
شاہی لے جسکو تو نے تاج کے مستحق سے چھین لیا ہے کسریٰ نے اوسکو یہ جواب دیا کہ جس
بات کو تو نے اپنے نفس سے ٹہیرایا ہے اوسکی طرف پیشقدمی کرنیکا تو ہی زیادہ تر لائق ہے
کیونکہ تجہی نے اوسکی طرف دعوت کی ہے تجہی نے اوسکا تبرع کیا ہے پھر تو بوراثت ملک
کا طالب ہے اور مین غاصب ہون جب کسریٰ نے یہ تقریر کی تو بہرام دونون شیرون کے
قریب گیا حالانکہ اوسکے پاس کوئی ہتہیار نہ تہا رئیس موانده نے جسوقت دیکھا کہ بہرام نے
اوس بات پر عزم کرلیا جسکو اوسنے ٹہیرایا تہا تو اوسکو پکارا کہ اے بہرام بیشک تو اپنی جان کو
مارنے والا ہے ہمپر تیرے حقمین کوئی گناہ نہین ہے بہرام نے کہا ہان سچ ہے مین نے یہ بات
صرف تمہارے رافت و رحم کے واسطے اپنے نفس پر ٹہیرائی ہے اور مین ضرور یہی اوسکو کرونگا
جب رئیس موانده نے دیکھا کہ وہ باز نہ آئیگا تو اوس سے کہا کہ اگر تو نے اسی بات پر قصد و عزم

کرلیا ہے تو تو اللہ سبحانہ کی طرف اپنے گناہون سے تبری کر پاک صاف ہو جا اور اوس سے
توبہ و استغفار کر بہرام نے اوسکے حسب فرمائش اپنے گناہون کو یاد کیا اور اللہ عزوجل کی
بارگاہ عالیجاہ مین اوسنے توبہ کی اور اوس سے مدد چاہی پھر ایک شیر کے نزدیک گیا
دوسرے شیر نے اوسکا قصد کیا جب وہ بہرام کے قریب آیا تو بہرام نے اوس سے روباہ
بازی کی پھر زمین سے کودا تو شیر کی پشت پر سوار تہا اور اپنے دونون سرین سے اوسکو
ایسا دبایا کہ شیر سست پڑ گیا اور مبہوت و حیران ہو گیا اور اپنے پانؤن کو پہیلا دیا اور
جس جگہہ تہا اوسی جگہہ جم گیا زبان نکالکر ہانپنے لگا پھر دوسرے شیر نے بہرام کا قصد
کیا اور اوس تک پہونچا یہانتک کہ اپنا سر اوس شیر کے سر سے ملا دیا جو کہ بہرام کے
نیچے تہا زنجیر نے اوسکو آگے بڑہنے نہ دیا بہرام نے اوسکے دونون کان پکڑکر ایک کے
سر کو دوسرے کے سر سے مارنے ٹکرانے لگا یہانتک کہ وہ دونون مرکر گر پڑے بہرام
اپنے قدمون پر کہڑا ہوا رہگیا اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی اور اوسکے صون و حفظ و عون
و مدد پر شکر ادا کیا اور دامن کو کمر بند سے علحدہ کر دیا تاج شاہی لیا اوسکو اپنے سر پر رکہا
کسریٰ نے بہرام کو پکارا کہ بادشاہ بہرام بن بادشاہ کو مبارک ہو جو کہ اللہ سبحانہ نے اوسکے
بزرگون کی میراث اوسکو عطا کی پس ہم سب اوسکے مطیع و فرمان بردار ہین اوسکے حکم کے
سُننے والے ماننے والے ہین پھر فرس نے بآواز بلند اوسکو دعا دی موبذ موبذان
اوسکی طرف بڑہا اوسکا ہاتھہ پکڑکر تخت سلطنت پر بیٹہا دیا ٥

بفرخ تر زمان شاہِ جوان بخت	بہ آئین بہین شد بر سرِ تخت

اور زینت ملک کو اوسپر باندہ دیا اور طاعت و فرمان برداری کی اوس سے بیعت کی پھر
زعماء فرس نے پے در پے بیعت کرنا شروع کیا بہرام سوار ہوا شہر کے اندر گیا اپنے

باپ کے محل مین اوترا حاجتمندون کو اور اہل فوج کو بہت مال تقسیم کیا اور نعمان کو صلہ دیا خلعت پہنایا اعزاز اکرام کیا اوسکے سر پر تاج رکھا فارس والے جو اوسکے ہمرکاب تھے اون سب کو علی قدر المراتب جائزہ وصلہ عنایت فرمایا پہر جو عہود و مواثیق رعیت سے کئے تھے اونکو پورا کیا احسان وسلوک سے پیش آیا اور ہمیشہ اپنی رعیت مین محمود رہا یہانتک کہ مرگیا فرس نے اسکے سوا اور اخبار وقصص کی بھی تدوین کی ہے ؎

دو چیز حاصل عمر است خیر و نام نکو	چو زین دو درگزری کل من علیها فان
مباش درپئے آزار و داد خلق برآر	کزین دو کار بیابی سعادتِ دو جہان

والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

پانچوان سلوانہ زہد کے بیان مین

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی زمین مین جن لوگون کو خلیفہ بنایا اور اپنی مرضیات کے ساتھہ اونکو مکلف کیا ان سب سے جس ذات پاک کو احکم واعلم ٹھیرایا اونہون نے جس بات کی کفایت چاہی ہر سپر اونکی نصرت ومدد کی اور جس امر کو ظاہر کیا اور چھپایا اوسمین اونکی عصمت وحفاظت کی اونکو اپنے کلام پاک مین مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیاۃ الدنیا لنفتنھم فیہ یعنی نہ پسار اپنی آنکھین اوس چیز پر جو برتنے کو دی ہمنے اون بہانت بہانت لوگون کو رونق دنیا کے جیتے اونکے جانچنے کو اور یہ بعد اسکے خطاب کیا کہ آپکو دو باتون مین اختیار دیدیا تہا چاہین نبی ملک ہون یا نبی عبد تو آپنے فقر ملک کو غناے ملک پر اختیار فرمایا کسی شاعر نے اس مضمون کو عربی زبان مین خوب نظم کیا ہے ؎

قال لہ جبریل عن ربہ	خیرت فاختر یا ولی الہدی
نبوۃ فی حال عبس بیتہ	تحوی بہ القدح المعلی غدا
او حال تملیک تخر العدا	بین یدیہ صغر اسجدا
فاختار ما یحظی بہ اجلا	للہ ما اھدی وما اسعدا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک بادشاہ اون لوگونمین جو تمسے پہلے تہے اپنے ملک مین تہا کہ اوسکو خوف نے آلیا یعنی اللہ تعالی کا خوف اوسکے دل پر غالب ہوگیا کہا کہ اوسنے اپنے ملک کو ترک کیا اور نکلگیا یہانتک کہ دریائے نیل پر آیا اوسکے کنارے پر رہتا اینٹین بنایا کرتا اوسکی قیمت سے قوت بسری کرتا تہا ایک اور بادشاہ اوسکی زمین سے قریب تہا اوس نے اس بادشاہ کی خبر سُنی تو اوسنے اسکو کہلا بہیجا کہ مین تیرے پاس آیا چاہتا ہون تو اپنے مکان پر رہنا یہانتک کہ مین تجہسے ملون پہر اوسنے اپنے ملک کو چہوڑا اور اس سے آملا یہ دونون ایک کام کیا کرتے یعنی اینٹین تو پا کرتے تہے یہانتک کہ مرگئے ایک اور روایت سے یہ قصہ ہمکو یون پہونچا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص اپنے موکب یعنی لشکر مین تہا کہ اوسکو تذکر ہوا یعنی آگاہ وہوشیار ہوا تو سمجہ گیا کہ جس حال مین وہ ہے وہ حال منقطع ہے اور اس حالت نے اللہ عزوجل کی عبادت سے اوسکو مشغول کر رکہا ہے ایک رات اپنے محل سے سٹک گیا اور مملکت غیر کی طرف چلا گیا دریا کے کنارے پر آیا اینٹین تو پنے لگا اور اسی سے اپنا کہانا پینا کرنے لگا جسطرح کہ اوسکی رعیت کرتی تہی جس بادشاہ کی مملکت مین یہ تہا اوسکو اسکی خبر پہونچی وہ سوار ہوکر اسکی طرف آیا اس سے حال پوچہا اور یہ پوچہا کہ وہ کون ہے اسنے کہدیا اور کہا مین فلان شخص فلان ملک کا بادشاہ ہون مین سمجہ گیا کہ مین جس حال

ہین ہون وہ منقطع ہے اور اوس نے مجھے اپنے رب کی عبادت سے مشغول کر رکھا ہے تو اوس
بادشاہ نے اسکو پہچان لیا اور سمجھ گیا کہ اسنے اپنا ملک اسلئے چھوڑ دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی
عبادت کرے دار آخرت کی طلب فرمائے اس بادشاہ نے اوس سے کہا کہ جو بات تو نے
اپنے نفس سے کی تو اوسکا مجھسے زیادہ ترحق دار نہین ہے پھر اسنے بھی اپنا ملک چھوڑ دیا اور
اسکے ساتھ ہو گیا یہ دونون ملکر اللہ عزوجل کی عبادت کیا کرتے تھے انہون نے اللہ سے دعا
کی تھی کہ اونکو ساتھ موت دے اللہ تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی وہ دونون ساتھ
مرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ اگر مین مصر مین ہوتا تو مین تمکو اونکی قبر بتا دیتا
بسبب اوس وصف کے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے بیان فرمایا ہے —

منثور و منظوم بیانمین حکم زہدیہ کے

حکایت مروی ہے کہ جسوقت سلیمان بن عبدالملک بادشاہ ہوا اور اپنے حال کے حسن و
جمال کو دیکھا تو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کہا اے عمر ہم جس حال مین ہین تو اسکو
کیسا دیکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا امیرالمؤمنین ھذا سرور لولا
انہ غرور ونعیم لولا انہ عدیم وملك لولا انہ ھلاك وفرح لولا انہ ترح ولذات لولم تعقبن
بآفات وکرامۃ لو صحبھا سلامۃ یعنی اے امیرالمومنین اگر یہ غرور نہو تو سرور
ہے اور معدوم و نیست نہو تو عیش و آرام ہے اور جاتا نرہے تو ملک ہے اور رنج و ایذا
نہو تو خوشی ہے اور آفتین نہون تو لذتین ہین اور کرامت ہے اگر اوسکے ساتھ سلامتی ہو
کہتے ہین کہ سلیمان اسقدر رویا کہ آنسوؤن سے اوسکی ڈاڑھی تر ہو گئی صاحب سلوان رحمہ اللہ
نے اشعار زہدیہ خوب کہے ہین ؎

يَا مُتْعِبًا كَدَّهُ الْحِرْ	صُ فِي الْفُضُولِ وَكَادَهُ
لَوْ حُزْتَ مَا حَازَ كِسْرَىٰ	وَمَا حَوَاهُ وَ اَفَادَهُ
مَا كُنْتَ اِلَّا مُعَنًّى	وَمُغْرَمًا بِالزِّيَادَهُ
لَمْ يَصْفُ فِي الْاَرْضِ عَيْشٌ	اِلَّا لِاَهْلِ الزَّهَادَهُ
فَرُضْ عَلَى الزُّهْدِ نَفْسًا	فَاِنَّمَا الْخَيْرُ عَادَهُ

يعنی اے تھکنے والے تجھکو فضول کی حرص نے کد و تکلیف و ایذا مین ڈالا ہے تجھکو اپنے کید وفریب و مکر مین پھانسا ہے اگر تو اسقدر جمع کرے کہ جسقدر کسری نے جمع و حاصل کیا تھا تو بھی اور زیادہ حاصل کرنے پر فریفتہ و شیفتہ ہوگا زمین مین سوائے اہل زہد کے اور کسی کا عیش صاف و ستھرا نہین ہوتا ہے اونکے سوا اور لوگون کی معیشت و گذران مین ضرور ہی کچھہ نہ کچھہ خلط ملط حرص و طمع و ہوس کا ہوتا ہے جب یہ بات ٹھیری تو تو ریاضت کر اور اپنے نفس کو زہد پر آمادہ کر اور اوسکا خوگر بنا کیونکہ خیر و خوبی عادت ہی مین ہوتی ہے اگر عادت نہوئی تو پھر کچھہ خوبی نہین ہے **قطعہ**

تا کے اے خواجہ مال جمع کنی	کہ بمرگ از تو باز خواہد ماند۔
گنج قارون اگر ذخیرہ کنی	ہمچنان حرص و آز خواہد ماند
بر میفروز آتشے کہ ازو	بتو سوز و گداز خواہد ماند

حذار حذار من دار ہی شہد احرامصاسم ناقع وعذ بہا راقع وحلالہا نصب شاسع واملِ واسع اسی مضمون کو کسی نے نظم کیا ہے ؎

دُنْيَاكَ دَارُ غُرُوْرٍ	وَمُتْعَةٍ مُسْتَعَارَهْ
وَدَارُ لُبْسٍ وَكَسْبٍ	وَمَغْنَمٍ وَتِجَارَهْ

وَرَأْسُ مَالِكَ نَفْسٌ فَاحْذَرْ عَلَيْهَا الْخَسَارَه
وَلَا تَبِعْهَا بِأَكْلٍ وَطِيبٍ وَشَارَه
فَإِنَّ مُلْكَ سُلَيْمَانَ لَا يَفِي بِشَرَارَه

یعنی تیری دنیا ایک گھر ہے دہوکے اور نفع مستعار کا اور ایک گھر ہے پہنے کمانے او غنیمت لینے اور سوداگری کرنے کا اور راس المال تیرا ایک نفس ہے سو تو اوسپر نقصان وزیان وخسارے سے ڈر اور تو اوسکو کھانے پینے خوشبو خوش لباس خوبصورتی سے مت بیچ کیونکہ ملک سلیمان علیہ السلام کا ایک پتنگے کے بھی برابر نہین ہوتا ہے صاحب سلوان نے اسباب مین خوب ہی کہا ہے ۵

أَنَا بِدَارٍ تُرْدِي مُحَارِبَهَا وَتَخْفِرُ الْآلَ فِي مُوَادِعِهَا
وَتَسْتَفِزُّ الْحَلِيمَ عَنْ سَنَنِ الْقَصْدِ وَتُغْبِي عَلَى مُخَادِعِهَا
مَنْ رَامَ إِبْقَاءَهَا عَلَيْهِ فَقَدْ حَاوَلَ مَا لَيْسَ فِي طَبَائِعِهَا
أَسْرَعَ مَا تَفْتَجِي بَوَائِقُهَا يَوْمًا إِذَا اسْتَجْمَعَتْ لِجَامِعِهَا
فِيهِ عَلَيْهَا لَوْ أَرْأَبِنَفْسِكَ عَنْ طِلَابِهَا وَاقْتِفَاءِ تَابِعِهَا
وَاشْفَقْ عَصَى بَيْعَةِ الْغُرُورِ لَهَا وَانْذُرْ صَرَاحًا إِلَى مُبَايِعِهَا
عُمْرِي لَقَدْ أَنْذَرَتْ صَدَّ دَةً نَاجِعَةً نُصْحُهَا لِسَامِعِهَا
مُؤْذِنَةً أَنَّهَا مُوَدِّبَةً لِسَاعَةٍ آهٍ مِنْ قَوَارِعِهَا
فَالْأَمْنُ وَاللهِ مِنْ فَجَائِعِهَا بِضِمْنَةِ الزُّهْدِ فِي مَطَامِعِهَا

یعنی ہم ایسے گھر مین ہین یعنی دنیا کہ جو کوئی اوس سے محاربہ مقابلہ کرتا ہے اوسکو ہلاک کر ڈالتی ہے اور جو شخص اوس سے عہد وپیمان مصالحت کا کرتا ہے اوسکے عہد کو

توڑ ڈالتی ہے حلیم و بردبار آدمی کو میانہ روی سے بچلا دیتی ہے اور جو کوئی اوس سے
مکر و فریب کرتا ہے اوسکو غبی و غافل کر دیتی ہے جو کوئی یہہ چاہے کہ دنیا مجھپر باقی رہے
تو اوسنے ایسی بات کا قصد کیا جو کہ اوسکی طبیعت مین نہین ہے جسدن وہ اپنے جمع کرنیوالے
کے پاس کامل طور پر جمع ہو جاتی ہے تو اوسی دن بہت جلد اوسکے حوادث و آفات ناگہان
آپڑتے ہین جب دنیا کا یہ حال ٹھیرا تو تو اوس سے تکبر کر اوسکی طرف ملتفت نہو اور تو اپنے
نفس کو اوسکی طلب اور اوسکے تابع کی پیروی سے بلند کر یعنی تو اپنے نفس کو عالی سمجھہ
وہ اس قابل نہین ہے کہ طلب دنیا کی ذلت اوٹھاے اور جو تابع دنیا ہے اوسکے
پیچھے خاک اوڑاتا پھرے اور غرور اور دہوکے کی جو بیعت کہ تونے اوس سے کی ہے
اوسکے عصا کو چیر پھاڑ ڈال اور جسنے اوسکی طرف سے بیعت لی ہے اوسکی طرف اوس بیعت کو
کھلا کھلم پھینکدے صاف جواب اوسکو دیدے مجھے قسم ہے میری عمر کی کہ مقرر دنیا
صاف صاف ظاہر و آشکار ڈرا رہی ہے اوسکی نصیحت اوسیکو مؤثر ہوتی ہے جو کہ
اوسکی بات کو بسمع قبول سنتا ہے اور آگاہ و ہوشیار کر رہی ہے کہ وہ تادیب کرنیوالی
ہے اوسکی سختیون کی ایک گھڑی قابل آہ و نالہ کے ہے قسم ہے اللہ سبحانہ کی کہ اوسکی
دردناک ہیبتون سے امن یون ہی ملتا ہے کہ اوسکی حرص و طمع مین زہر ملایا جاے
اوسکی لذات مین نے رغبتی کیجاے آرزو و تمنا کا خون کیا جاے حضرتِ دل سلمہ اللہ تعالے
کو اوسکی خواہشون سے صاف پاک فرمایا جاے ۵

طواف تہا جو کبھی گرد دل کے پھرتے ہم	جہاد تہا جو کبھی خون آرزو کرتے

یہ سب کچھہ اگر نصیب ہوتا تو کیا پوچھنا تہا مگر نفس امارہ کی طرف سے ہر دم و ہر لحظہ یہ صدا آرہی ہے

ناصحا آرزو مکن علیہم	۵	ہر کہ دل دارد آرزو دارد

ہان اگر توفیق الٰہی اور برکت رسالت پناہی رفیق طریق ہو جاے پھر ہر مشکل آسان اور ہر محال ممکن ہے ۵

ما بدان مقصد عالی نتوانیم رسید	ہان مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

اللھم غفراً ۵

راعك الزھد انما الزھد رفض	الفضول یلھی ویطغی و یردی
ثم لا تمکن الزھادۃ فی المقسو	م رزقاً بل من ضروب التعدی
مرحباً بالکفاف عفواً ھنیئاً	ثم لا مرحباً بحرص وکد
ھا علمنا وقد رأینا کثیراً	وسمعنا من جاز جداً بجد
لا یزال الحریص یستامه الحر	ص بنصب من الشقاء ونکد
ثم لا یستطیع ان یتعدی	قدر ما الحتم من مرد

یعنی زہد نے تجھے تعجب مین ڈالا ہے زہد تو یہی ہے کہ جو فضول چیز غافل و سرکش کرے ہلاک کردے اوسکو چھوڑ دے پھر رزق مقسوم مین زہد کا امکان نہین ہے بلکہ ایسا زہد قسم تعدی سے ہے جو روزی و کفاف و قوت کہ بے محنت و مشقت و کلفت میسر آئے اوسکو مرحبا کہئے اور جو رزق کہ حرص و رنج و سختی سے ہاتھ آئے اوسکو مرحبا نہ کہئے ہمنے اون لوگون کو بہت جانا دیکھا سنا ہے جنہون نے دوڑ دہوپ محنت و مشقت سے مال جمع کیا حریص کو اوسکی حرص ہمیشہ رنج بدبختی و سختی و ناخوشی عیش سے ملول و عاجز کرتی رہتی ہے پھر بھی وہ اوس اندازے سے تجاوز نہین کرسکتا ہے جو کہ اوسکی قسمت مین لکھہ چکا ہے نہ اوسکو کوئی رد کرسکے نہ اوس سے زیادہ ملے ۵

گر زمین را بآسمان دوزی	ندہندت زیادہ از روزی

حکایت کہتے ہین کہ ابو قابوس نعمان بن منذر کی بیٹی حرقہ نے قادسیہ مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے اذن چاہا اونہون نے اذن دیا وہ اپنی لونڈی باندیون مین اونکے سامنے آئی یہ سب ٹاٹ اور سیاہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تہین سعد رضی اللہ عنہ نے اونکو مکروہ شکل پر دیکہا حرقہ کا اونمین سے اونکو تمیز نہوا کیونکہ وہ لباس وہیئت مین اون سب کے شریک تھی یہ سب عورتین راہب ہوگئین تہین انہون نے سعد رضی اللہ عنہ کو سلام کیا سعد نے فرمایا تم مین حرقہ کون ہے حرقہ نے کہا مین یہ ہون فرمایا تو ہی حرقہ ہے کہا ہان پھر تکرار استفہام کی کیا وجہ ہے وہ جب داخل ہوئی تھی تو سعد اوس سے پوچھ چکے تہے اب پھر پوچھا اسلئے اوسنے کہا کہ بار بار پوچھنے کی کیا وجہ ہے پھر کہا۔

ایها الامیران الدنیا دار قلعة و زوال- فما تدوم لاحد علی حال تنتقل باهلها انتقالا- و تغیّرهم حالا فحالا وانا نحن کنا ملوك هذه الارض یجبی الینا خراجها و یطیعنا اهلها مدی المدة وزمان الدولة فلما ادبر الامر صاح بنا صائح الدهر فصدع عصانا وشتت شملنا و کذا الدهر یا سعد ذو نوائب و صروف انه لیس من قوم اتحفهم بخیره الا اردفهم بضیره و لا اسعفهم بفرحها الا اعقبهم بترحة ثم انشأت تقول ؎

فَبَیْنَا نَسُوْسُ النَّاسَ وَالْاَمْرُ اَمْرُنَا	اِذَا نَحْنُ فِیْهِمْ سُوْقَةٌ نَتَنَصَّفُ
فَاُفٍّ لِدُنْیَا لَا یَدُوْمُ نَعِیْمُهَا	تُقَلِّبُ تَارَاتٍ بِنَا وَتَصَرَّفُ

یعنی اے امیر دنیا ایک گھر ہے زوال و انتقال کا قابل وطن بنانے کے نہین ہے بلکہ یہان سے اور طرف جانا ضرور ہے کیونکہ دنیا کسی کے لئے ایک حال پر ہمیشہ نہین رہتی ہے

اپنے اہل کو نقل کرتی اور ایک حال سے دوسرے حال کیطرف بدلتی رہتی ہے ہم اس زمین کے بادشاہ تھے اسکا خراج ہماری طرف کھینچکر لایا جاتا تھا اور اسکے لوگ ایک مدت دراز اور بزمانہ دولت مین ہمارے مطیع و فرمان بردار تھے پھر جب حکومت جاتی رہی۔ تو زمانے کا چیخنے والا ہمپر چیخا اور ہمارے عصی کو چیر پھاڑ ڈالا ہماری جماعت کو متفرق کردیا اے سعد زمانے کے نوائب و صروف و حوادث ایسے ہی ہوتے ہین جس قوم کو اپنی خیر و خوبی کا تحفہ دیتا ہے تو اوسکے بعد ہی اپنی ضیر و ضرر و ایذا کا ہدیہ پیش کرتا ہے اور اپنی فرح و سرور کے پیچھے ہی رنج و غم سے اوسکو ایذا پہونچاتا ہے پھر یہ شعر پڑہنے لگے یعنی اس اثنا مین کہ ہم لوگون کی سیاست کر رہے تھے اور حکم ہمارا ہی حکم تھا۔ کہ ناگاہ ہم اونمین رعیت ہوگئے انصاف چاہنے لگے سوا‌ئے نہ ایسے گھر کو جسکے عیش و آرام کو دوام نہین ہے بار بار ہمکو لوٹتا پوٹتا رہتا ہے ؂

ز رنج و راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم	کہ آئین جہان گاہی چنان گاہی چنین باشد

حرقہ سعد رضی اللہ عنہ سے بات چیت کر رہی تھی کہ اتنے مین عمرو بن معدی کرب زبیدی آیا تو اوس نے حرقہ کو دیکھا اور اوس سے کہا تو وہی حرقہ ہے کہ تیرے لئے محل سے تیرے بیعی تک ریشمی فرش بچھایا جاتا جسکے دورخہ نقش و نگار ہوتے تھے حرقہ نے کہا ہان مین وہی ہون عمرو نے کہا تجھپر کیا بلا آپڑی اور کون چیز تیرے خصائل حمیدہ کو لیگئی اور کس چیز نے تیری نعمتون کے چشمون کو گھرا کر دیا اور تیرے انتقام کے سطوات کو قطع کر ڈالا حرقہ نے کہا اے عمرو زمانے کی ایسی لغزشین ہین کہ وہ بادشاہ کو غلام کی برابر کر دیتی ہین اور صاحب رفعت کو پست اور صاحب منعت و شوکت کو ذلیل کر ڈالتی ہین اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ ہم اوسکا انتظار کر رہے تھے جب وہ نازل ہوا تو ہمنے اوسکو اوپرا نہ سمجھا ؂

غمگین مشو کہ ساقی قدرت زجام دہر	گہ صاف لطف مید ہدو گاہ دُرد قہر

پھر سعد رضی اللہ عنہ نے حرقہ سے اوسکی غرض پوچھی جسکے لئے اونکی ملاقات کو آئے تھے تو اوس نے عطا و صلہ چاہا سعد رضی اللہ عنہ نے اوسکو بہت کچھہ صلہ دیا اور اوسکے حوائج کو پورا کر دیا اور اعزاز و اکرام سے اوسکو رخصت فرمایا جب وہ سعد کے پاس سے جدا ہوئی تو کسی نے اوس سے پوچھا کہ سعد سے کیسی گزری وہ یہ شعر پڑہنے لگی ؎

صان لی ذمتی واکرم وجھی	انما یکرم الکریم الکریمُ

روضۂ رائقہ و ریاضتِ فائقہ

صاحب سلوان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ انشاء اللہ تعالی ہم یہان زہد ملوک سے وہ زہد بیان کرینگے جو کہ موافق خبر نبوی کے ہے جسکا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین یعنی اون بادشاہون کے زہد کا بیان کرینگے جنھون نے دنیا مین زہد کیا اور ملک و سلطنت کو ترک کر دیا اونکا ذکر نکرینگے جنھون نے ملک و سلطنت کے عیش و آرام مین زہد و بے رغبتی کی اور سلطنت کو نہ چھوڑا اسلیئے کہ وہ سیاستِ خلق کا بار حق سے اوٹھا سکتے تھے اور باوجود اسکے زہد و عبادت کی بھی رعایت فرماتے تھے جیسے حضرت داؤد اور سلیمان اور انکے سوا اور انبیا علیہم السلام اور حضرت ابوبکر و عمر و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کیونکہ یہ فن اس کتاب کے تبویب سے خارج ہے **حکایت** معاویہ بن یزید بن معاویہ بن ابو سفیان باوجود کم سنی کے عالم عامل متبتل و متنفل تھا اپنے نفس کو تقوی سے رام کیا تھا حیات دنیا کی زینت و رونق سے مونہہ پھیرے ہوئے تہا جب یہ خلیفہ و بادشاہ ہوا تو اسکی عمر سترہ برس کی تھی سلطنت کے بوجھہ اوٹہانے سے اسکو بہت ندامت ہوئی اپنے

گہروالون کو اسپر مطلع کیا تو اونہون نے اس بات کو مکروہ سمجھا بیس رات تک اس باب مین اوس سے مناظرہ کرتے اور کراہت ظاہر کرنے سے اوسکو منع کرتے رہے جب اونہون نے دیکہا کہ وہ باز نہ آئیگا اور اپنے نفس کو ضرور خارج کرے گا تو اوس سے کہا کہ اونمین سے ایک کو ولیعہد کر دے اوس نے کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین تو فقد خلافت کی تلخی کو گہونٹ گہونٹ اپنے گلے مین اوتارون اور ولیعہدی کے تبعات و مواخذات کا پٹا اپنی گردن مین ڈالون اگر مین اوسکو کسی کے لئے پسند کرتا تو مین اپنے ہی نفس کے واسطے پسند کرتا پہر اوس نے لوگون کو خطبہ سنایا اونسے یہ بیان کیا کہ مین تمہاری حکومت کرنے سے تمہارے کام کے بندوبست سے عاجز ہون اور اونسے کہدیا کہ وہ اپنے لئے کسی اور کو سوچ سمجھ کے حاکم کرلین اور اپنی بیعت سے اونکو علیحدہ کر دیا اور رخصت ہوا اور اپنا دروازہ بند کر دیا اور کسی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی پچیس رات یا بیس رات اسی حال پر رہا پہر انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہ علی بن جہم نے اپنی ارجوزۂ تاریخ مین درباب معاویہ بن یزید یون کہا ہے ؎

ثم ابنہ معیتۃ المضعف	کان لہ دین وعقل یعرف
ودام شہرا ثم نصف شہر	وجاءہ الموت عزیز الامر
وترک الناس بغیر عہد	توقیا منہ وفضل زہد

یعنی یزید کے بعد اوسکا بیٹا معاویہ خلیفہ ہوا یہ شخص صاحب دین وعقل معروف تہا ڈیڑہ مہینے پادشاہت کی پہر اوسکو موت آگئی تقوی و زہد کی وجہ سے لوگون کو بغیر ولیعہد کے چہوڑ گیا صاحب سلوان رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ کلام علی بن جہم کا اس بات کو متضمن ہے کہ خود معاویہ نے آپکو خلع نہین کیا اور مشہور و معروف وہی ہے جو ہمنے ذکر کیا

معاویہ کو معیہ بتصغیر اسلئے کہا کہ اوسکے ترک خلافت کی وجہ سے لوگون نے اوسکو ضعیف وکمزور سمجھا اسیطرح ایک کنیت اوسکی ابولیلیٰ ہے یہ کنیت بھی عرب کے ہان ضعیف و مستضعف کی ہوتی ہے صاحب سلوان فرماتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ خلافت مین بے رغبت ہونے اور اوسکے ترک کرنیکا اوسکو یہ باعث ہوا کہ اوسنے اپنی دو لونڈیون کو سنا وہ آپسمین جھگڑ رہی تہین ایک اونمین سے حسن وجمال مین دوسری سے فایق تہی اس سے دوسری لونڈی نے کہا کہ تجھے تو تیرے حسن وجمال نے بادشاہون کا کبر وتکبر حاصل کردیا سچا پکا ملک و دولت یہی حسن وجمال ہے اسنے اوسکو جوابدیا کہ ملک مین کونسی خیر وخوبی ہے صاحب ملک یعنی بادشاہ دو حال سے خالی نہین ہے یا تو وہ قایم بحقوق ملک ہے اور اوسمین عامل بشکر ہے تو ایسا شخص مسلوب اللذۃ عدیم القرار منغص العیش ہوگا یعنی بغیر ایذا وتکلیف اوٹھانے کے خلق کو آسایش نہین ملسکتی ہے ؎

چو آسائش خویش خواہی وبس		نیاساید اندر دیار تو کس

یا وہ اپنی شہوات کا مطیع ومنقاد مؤثر لذات مضیع حقوق ملک شکر سے مصروف ومشغول ہے تو ایسے آدمی کا انجام دوزخ ہے یہ کلمہ معاویہ کے جی مین جگہہ پاگیا اثر کرگیا خلافت چھوڑنے پر اوسکو باعث وحامل ہوا واللہ تعالیٰ اعلم ٭

روضۂ رائقہ وریاضتِ فائقہ

حکایت کہتے ہین کہ عدی بن زید عبادی بادشاہ فرس کا قاصد بنکر ارض روم مین داخل ہوا اس شخص نے اونکے علوم حاصل کئے اور بہت کتابین پڑھی تہین ملک

فرس کے نزدیک صاحب مرتبہ اور اوسکا کاتب و منشی و ترجمان تھا اور اسکا باپ زید حیرہ
کا والی و حاکم تھا اور منذر بن ماء السماء کا خلیفہ تہا سوا اسلئے عدی بن زید بادشاہان
حیرہ کے نزدیک جو کہ قبیلۂ لخم کے تہے اعلی مراتب وارفع منازل مین تہا کہتے ہین کہ ایک
دن عدی بن زید نعمان بن امرئ القیس بن عدی ملک حیرہ کے پاس حاضر ہوا اور
وہ خورنق مین تہا خورنق وہی محل ہے جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے نعمان نے جو نب قصر سے
اپنے اردگرد جہانکا اور موسم ربیع کا تہا دیر تک فکر و تامل کرتا رہا پہر عدی بن زید پر متوجہ
ہوا اور کہا اے عدی کیا جو کچھ مین دیکھ رہا ہون یہ سب نبٹرنے والا مٹنے والا ہے عدی
نے عرض کیا کہ بادشاہ کو معلوم ہے کہ بات وہی ہے جو ارشاد ہوئی نعمان نے کہا تو پہر
جو چیز فانی و ہلاک و تمام ہوجاے اوسمین کون خیر و خوبی ہے ○

اگر یہ جانتے چن چن کے ہمکو توڑینگے	تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے

پھر تہوڑی ہی مدت کے بعد نصرانی و راہب ہوگیا زمین مین سیر و سیاحت کرنے لگا کہتے
ہین بلکہ نعمان ایک پھول پر بہت فریفتہ تہا جسکو شقائق النعمان اور لالہ کہتے ہین یہ پھول
اسی کی طرف منسوب ہے اسلئے کہ وہ اوسکو اپنے باغون چمنون مین تلاش کرتا اور اوسکی
حمایت و حفاظت فرماتا تہا ایک دن موسم ربیع مین پانی برس چکا تہا نعمان نے سیرگاہ
کا قصد کیا اوسکو اس پھول نے چھپا لیا تہا یہ پھول اوسکے واسطے بمنزلۂ لباس کے
ہوگئے تھے اور شقیقہ ریت طویل لمبے کو کہتے ہین جب نعمان نے ان پہولون کو
دیکھا کہ اپنی منابت مین منتضد و منتظم ہین سرخی اونکی ڈہڑہی ہے تنے اونکے سبز ہین
اور باد نسیم چلنے سے لہرا رہے ہین اور شبنم کے قطرے اونکے کنارون سے موتیون
کی طرح بکھر رہے ہین تو اوسکو ایک منظر عجیب بہیج بارونق نظر آیا ○

زہر سو چشمۂ چون آب حیوان	چراغ لالہ ہر جانب فروزان
بنفشہ رستۂ و سنبل دمیدہ	نسیم صبح جیب گل دریدہ
شقایق بر یکے پا ایستادہ	چو بر شاخ زمرد جام بادہ

نعمان نے حکم دیا تو اوس ریت کے مقابلے مین ایک فرش حریر کے نقش و نگار کیا ہوا اوسکے واسطے بچھایا گیا یہ فرش گویا ایک چمن مختلف الالوان تھا انواع و اقسام کے پھولون سے اوسکو سجایا تھا اور اوسپر ایک خیمہ دیباج[4] سرخ کا نصب کیا گیا اوسی کے مشابہ و ہمجنس کرسیان گدیلے تکیئے مسندین لگائی گئین اور نعمان نے نہایت عمدہ لباس حریر کسم کا رنگا ہوا پہنا اور اوس خیمے مین ریت کی طرف مونہہ کرکے جلوس کیا اور اوسکے آس پاس گرداگرد ہمنشین و مصاحب و لہو و لعب والے لوگ بیٹھے عدی بن زید بہی اوسکے پاس حاضر تھا پھر نعمان نے شراب پی اور طرب و اہتزاز کیا شراب نے ہر رگ و پے مین سرایت کی سرور آیا خوش ہوا پہر عدی بن زید پر متوجہ ہوا اور اوس سے وہی بات کہی جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے جب عدی نے نعمان کی یہ تقریر سنی تو اوسکے وعظ و نصیحت کرنے مین فرصت کو غنیمت سمجھا تو وہ بات کہی جسکو ہم نقل کر آئے ہین اور قصد کیا کہ اوسکی غفلت سے بیدار کرنے مین زیادتی کرے تو اوسکو مہلت دی یہانتک کہ جو غرض اوسکو اوس مجلس سے تھی وہ پوری ہو چکی اور سوار ہوا عدی بہی اوسکے ہمراہ رکاب چلا حیرہ کے باہر کچھہ قبرین تہین نعمان کا اونپر سے گزر ہوا عدی نے نعمان سے عرض کیا ابیت اللعن[5] اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ یہ قبرین کیا کہتی ہین نعمان نے کہا نہین عدی نے کہا وہ یہ کہتے ہین[6]

يَا اَيُّهَا الرَّكْبُ سِيْرُوْا اِنَّ قَصْدَكُمْ	اَنْ تُصْبِحُوْا يَوْمًا لَا تَسِيْرُوْنَا
حُثُّوا الرِّكَابَ وَارْخُوْا مِنْ اَزِمَّتِهَا	قَبْلَ الْمَمَاتِ وَقَضُّوْا مَا تَقْضُوْنَا

[4] معرب دیبا ۱۲

[5] یعنی تجھے ایسی برائی نہ پہونچے کہ جسکے سبب سے کوئی تجھ پر لعنت کرے ۱۲

إِنَّا كَمَا كُنْتُمْ كُنَّا وَرَسْتُمْ	عَمَّا قَلِيلٍ كَمَا صِرْنَا تَصِيرُونَا

یعنی اے سوارو تم چلے جاؤ تمہارا قصد وارادہ یہ ہے کہ تم ایک دن ایسے ہوجاؤ گے نہ چلو تم
اپنی سواریون کو تیز چلاؤ اور اونکی باگون کو ڈھیلا چھوڑ و مرنے سے پہلے اور جو تم کو کرنا ہے
وہ کرلو ہم بھی ایسے تھے جیسے تم ہو اور عنقریب تم بھی ایسے ہوجاؤ گے جیسے ہم ہو گئے جب
نعمان نے عدی کی بات سنی تو وہین اوسکی فکر سمجھ لوٹ آئی اور واوسیر اوسکا ظاہر ہوا یہ
کئی درختون پر گزر ہوا وہ چو رخہ لگے ہوئے تھے اور اونکے درمیان مین ایک میدان تھا
اوسمین ایک چشمہ بہ رہا تھا عدی نے نعمان سے کہا اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ یہ درخت
کیا کہہ رہے ہین بادشاہ نے کہا نہین عدی نے کہا وہ یہ کہتے ہین ۵

رُبَّ رَكْبٍ قَدْ أَنَاخُوا حَوْلَنَا	يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ بِالْمَاءِ الزُّلَالِ
وَالْأَبَارِيقُ عَلَيْهَا فُدُمٌ	وَجِيَادُ الْخَيْلِ تَرْهُو فِي الْجِلَالِ
عَمَرُوا دَهْرًا بِعَيْشٍ حَسَنٍ	آمِنًا دَهْرُهُمْ غَيْرَ عِجَالِ
ثُمَّ أَضْحَوْا عَصَفَ الدَّهْرُ بِهِمْ	وَكَذَاكَ الدَّهْرُ يُرْدِي بِالرِّجَالِ
وَكَذَاكَ الدَّهْرُ يَرْمِي بِالْفَتَى	فِي طِلَابِ الْعَيْشِ حَالًا بَعْدَ حَالِ
مَنْ رَآنَا فَلْيُحَدِّثْ نَفْسَهُ	أَنَّهُ وَقْفٌ عَلَى قَرْنِ زَوَالِ
وَصُرُوفُ الدَّهْرِ لَا تَبْقَى لَهَا	وَلِمَا تَأْتِي بِهِ صُمُّ الْجِبَالِ

یعنی بہت سے سوارون نے ہمارے گرد اپنی سواریان بٹھائین میٹھا صاف پانی شراب
مین ملاکر پیتے رہے ابریقون پر سرپوش تھے عمدہ عمدہ گھوڑے جھولون مین ناز نخرے
سے چلتے خوشنما معلوم ہوتے تھے ایک مدت دراز زمانے کو اچھے عیش و آرام سے آباد کیا
زمانے نے اونکو امن دیا بخوف رکھا پھر اوسی زمانے نے جور و ستم کیا اور زمانہ اسیطرح

مردون کو ہلاک کیا کرتا ہے اور وہ اسیطرح مرد جوان کو طلب عیش مین ایک حالت کے
بعد دوسری حالت پر چڑہاتا رہتا ہے جو شخص ہمکو دیکھے تو اوسے چاہیئے کہ وہ اپنے جی سے
یون کہے کہ وہ قرن زوال پر موقف ہے زمانے کی گردشین اور اوسکے ایر پہیر ایسے ہین کہ اونکے
لئے اور جن آفات کو وہ لاتی ہین اونکے واسطے سخت سخت پہاڑ بہی ٹہیر نہین سکتے ہین
کہتے ہین کہ یہ بات چیت نعمان و عدی کے درمیان مین اور کسی جگہہ ہوئی تھی اور عدی
نے اس شعر مین قبرون کی طرف اشارہ کیا ہے جیسے پہلے شعرون مین کیا تہا کہا ہے کہ
جسوقت نعمان اپنے محل مین پہونچا تو عدی سے کہا کہ جب سحر کا وقت ہو تو حاضر ہونا
میرے پاس ایک خبر ہے مین صاف صاف تجھکو اوسپر مطلع کرونگا جب سحر کا وقت ہوا تو
عدی آیا نعمان کو پایا کہ وہ ٹاٹ پہنے ہوئے ہے اور سفر و سیاحت کی تیاری کئے ہوئے
ہے پہر نعمان نے عدی کو رخصت کیا اور خود چلا گیا اوسکی کوئی خبر معلوم نہین ہوئی صاحب
سلوان رحمہ اللہ فرماتے ہین میرے نزدیک یہ ہے کہ جو نعمان کہ اوسنے سیاحت کی
راہب ہو گیا وہ نعمان بن منذر اکبر ہے اسکو عدی بن زید نے نہین پایا تہا لیکن اوسکا
ذکر اپنے شعر مین کیا ہے اور جس نعمان کو عدی نے پایا وہ نعمان بن منذر اصغر ہے
اور عدی نے اوسکو ایسی بات پر آگاہ کیا تہا جو اُس سے مخفی تھی یہ تنبیہہ اوسکے نصرانی ہونے
کی مقتضی تھی اوسکی سیر و سیاحت کی مقتضی نہ تھی بلکہ یہ نعمان وہی شخص ہے جس نے
عدی کو قتل کیا ہے اور اپنے ملک مین باقی رہا ہے یہانتک کہ اوسکو کسریٰ نے مار ڈالا
اللہ سبحانہ و تعالے ہی اس بات کو خوب جانتا ہے کہ وہ کون نعمان تھا بڑا یا چھوٹا کوئی
بھی ہو غرضکہ عدی بن زید نے اس باب مین یون کہا ہے ؎

أَيُّهَا الشَّامِتُ الْمُعَيِّرُ بِالدَّهْرِ	أَأَنْتَ الْمُبَرَّأُ الْمَوْفُورُ

۵؎ گویا وہ زوال پر ہوا ہی ۱۲

ام لدیک العهد الوثیق من	الایام ام انت جاهل مغرور
من رایت الایام اعرین ام من	ذا علیه من ان یضام خفیر
این کسری کسری الملوک ابو	ساسان ام این قبله سابور
وبنوا الاصفر الکرام ملوک	الروم لم یبق منهم مذکور
واخو الحضر اذ بناه واذ	دجله تجبی الیه والخابور
شاده مرمرا وجلله کلسا	فللطیر فی ذراه وکور
لم یهبه ریب المنون فباد ال	ملک عنه فبابه مهجور
وتامل رب الخورنق اذ	اشرف یوما وللهدی تفکیر
سره حاله وکثرة مایملک	والبحر معرضا والسدیر
فارعوی قلبه فقال وما	غبطة حی الی الممات یصیر
ثم بعد العلا والملک والا	مة وارتهم هناک القبور
ثم اضحوا کانهم ورق جف	فالوت به الصبا والدبور

یعنی اے شخص تو جو دوسرے کی مصیبت پر شماتت کرتا ہے خوش ہوتا ہے بغلین بجاتا ہے زمانے سے ننگ و عار دلاتا ہے کیا تو بری و پاک صاف پورا بھر لوئے ہے یا تیرے پاس زمانے کی طرف سے پکا مضبوط عہد و پیمان ہے ہرگز نہین بلکہ تو جاہل نادان مغرور فریب خوردہ نا تجربہ کار ہے تو نے کس شخص کو دیکھا ہے کہ زمانے نے اوسکو عاری خالی چھوڑ دیا ہے یا وہ کون آدمی ہے کہ اوسپر خفیر و بدرقہ و مددگار ہے کہ اوسکو جور و ظلم ہوتے سے بچاہے کہان ہے کسری کون کسری ابو ساسان پادشاہون کا کسری اور اوس سے پہلے سابور کہان ہے اور بنی اصفر ملوک کرام روم کہان ہین اونکا ذکر مذکور تک باقی نہین رہا

اور قلعے والا کہان ہے جسکو اوسنے بنایا اور نہر دجلہ کو کہینچکر اوسکی طرف لایا خابور کدہر گیا جسکو سنگ مرمر سے مضبوط و پکا کیا اوسپر گچکاری کی اب اوسکی بلندیون مین پرندون کے گہونسلے ہین ❊

پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت	بوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب

زمانے کے حوادث اوس سے نہ ڈرے پس اوس سے ملک جاتا رہا دروازہ اوسکا مہجور و متروک ہوگیا صاحب قصر خورنق نے تامل کیا جسوقت کہ اوسنے اپنے محل کے اردگرد جہانکا اس حال مین کہ ہدایت کی غور و فکر کر رہا تہا تو اوسے اپنا حال و مال اور کثرت ملک اور دریا عرض مین بہتا ہوا اور تخت خوش آیا پہر اوسکا دل خوفناک ہوا تو کہا کہ جس زندے کا انجام موت ہے اوسکو کس بات کی خوشی ہے پہران سب کو بعد علو رتبہ و ملک و سلاح و ساز و سامان کے اوسی جگہہ قبرون نے چہپا لیا پہر وہ ایسے ہوگئے جیسے خشک پتا کہ باد صبا و دبور اوسکو لوٹتی پوٹتی اوڑاتی پہرتی ہین ❊

نہ جانون کسطرف کو اوڑا لیگئی صبا	لگتا نہین سراغ ہمارے غبار کا
کیا دشمنی تہی تجہکو صبا تو نے کسلیے	گل کردیا چراغ ہمارے مزار کا

دیکہون مین تو رے کون ٹہور لاگی ہے چت کے چوٹ

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا	❊ مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے
کہان فریدون کہان سکندر کہان ہے دارا	❊ یہ سب خاک کے تہے پتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر

رباعی

از دہر جفا پیشہ وفائے نتوان یافت	از گردش ایام صفائے نتوان یافت
زخم دل مجروح جگر سوختگان را	سازندہ تراز صبر دوائے نتوان یافت

حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے تقلب ادوار روزگار کو اچھی طرح سے سمجھا یا ہے

قدح بشرط ادب گیر زانکہ ترکیبش
ز کاسۂ سر جمشید و بہمن ست و قباد

کہ آگہست کہ کاؤس و کے کجا رفتند
کہ واقف ست کہ چون رفت تخت جم بر باد

زحسرت لب شیرین ہنوز مے بینم
کہ لالہ مید مد از خاک تربت فرہاد

مگر کہ لالہ بدانست بے وفائی دہر
کہ تا بزاد و بشد جام مے ز کف ننہاد

ز انقلاب زمانہ عجب مدار کہ چرخ
ازین فسانہ افسون ہزار دار دیاد

حالیا مصلحت وقت دران مے بینم
کہ کشم رخت بمیخانہ و خوش بنشینم

جز صراحی و کتابم نبود یار و ندیم
تا حریفان دغا را ز جہان کم بینم

جام مے گیرم و از خلق جہان دور شوم
یعنی از اہل جہان پاک دلی بگزینم

سر آزادگی از خلق برآرم چون شمع
گر دہ دست کہ دامن ز جہان بر چینم

بسکہ در خرقۂ تقوی زدہ ام لاف صلاح
شرمسار از رخ ساقی و مے رنگینم

بر دلم گرد ستمہاست خدایا مپسند
کہ مکدر شود آئینۂ مہر آگینم

سینۂ تنگ من و بار غم او ہیہات
مرد این بار گران نیست تن مسکینم

روضۂ رائقہ و ریاضت فائقہ

حکایت کہتے ہین کہ بادشاہان یونان سے ایک بادشاہ تھا ایک دن صبح کو نیند سے اوٹھا ایک لونڈی اوسکی جو اوسکا کام کاج کرتی کپڑے پہناتی تھی اوسکے پاس آئی بادشاہ نے کپڑے پہنے پھر لونڈی نے بادشاہ کو آئینہ دیا اوسنے آئینے مین نظر کی تو ڈاڑھی مین کئی سفید بال دیکھے کہا لونڈی مقراض لے آ وہ لے آئی سفید بالون کو کتر ڈالا پھر یہ بال لونڈی کو دیئے

یہ لونڈی ادیب لبیب دانشمند زیرک تھی اسنے اون بالون کو اپنی ہتیلی مین رکھا اور ایک
ساعت اپنا کان اونکی طرف جہکایا اور بادشاہ متعجبانہ اوسکی طرف بنظر تامل و فکر
دیکھہ رہا تھا بادشاہ نے اوس سے کہا تو کیا کرتی ہے کہا مین وہ بات سنتی ہون جو یہ بال
کہہ رہے ہین جنکو سخت مصیبت پہونچی ہے کرامت عظمی کے فوت ہونے سے یہانتک
کہ بادشاہ اونسے ناخوش ہوا اونکو مکروہ جانا تو اونکو اپنے بدن سے دور کیا بادشاہ نے
کہا وہ کیا ہے جو تو نے انکی بات سے سنا لونڈی نے کہا میرے قلب نے زعم کیا ہے کہ
اوس نے بالون کو ایسی بات کہتے سنا ہے کہ بادشاہ کے خوف اور اوسکی سطوت کے
ڈر سے میری زبان جرأت نہین کرتی ہے کہ اوسکو کہے مگر ہان اگر بادشاہ مجھکو امن دے
بادشاہ نے اوس سے کہا تو کہہ تجھے امن ہے جبتک کہ تو طریقۂ حکمت کو پکڑے رہیگی
لونڈی نے کہا یہ بال یون کہتے ہین کہ اے بادشاہ تو مجھپر ایک مدت قریب قصیر تک مسلط ہوا
مینے پہلے میرے ظاہر ہونے سے تیرے ساتھہ یہ ظن کیا تھا کہ تو مجھپر اپنا دباؤ ڈالیگا
ظلم و زیادتی کریگا اسلئے مین تیرے سطح جسم پر ظاہر نہین ہوا یہانتک کہ مین نے انڈے
دیئے اور اپنے انڈون کی سیوا کی یہانتک کہ اونہون نے بچے نکالے مینے اپنی بیٹیون
سے یہ عہد لیا تہا کہ وہ تجھسے میرے خون کا بدلہ لین وہ نکلین پہر جلد تجھسے میرے خون کا
بدلہ لیا یا تو اسطرح کہ تیرا استیصال کر دین جڑ سے اوکھاڑ ڈالین یا تیری لذت کو منغص
کر دین یا تیرے بدن کو ایسا ضعیف و کمزور کر دین کہ تو ہلاک ہونے کو راحت و آرام
شمار کرے بادشاہ نے لونڈی سے کہا کہ تو اس کلام کو لکھہ اوس نے لکھا پھر بادشاہ
نے اوسکو پڑہا اور کئی بار اوسکو دیکھا بھالا پہر وہ جلد اوٹھکھڑا ہوا جو ہیاکل کہ اونکے نزدیک
معظم تھی اونمین سے ایک ہیکل کے پاس آیا سلطنت کی پوشاک اوتار ڈالی ہیاکل کے

عابدون خادمون کا لباس پہن لیا اور راوس ہیکل کو پکڑ بیٹھا یہ خبر اسکی اہل مملکت کو پہونچی وہ
جلدی سے اوسکے پاس آئے اوس سے کہا کہ محل مملکت کی طرف عود کرے اوسنے انکار کیا اور
درگزر چاہی اور یہ کہا کہ تم اورکو اپنے اوپر بادشاہ کرلو اونہون نے اس بات سے انکار
کیا اور قصد کیا کہ اوسکو محنت مین ڈالین وہان کے عابدون ناسکون نے اونکے آپسمین
اس امر پر صلح کرادی کروہ اوسکو ہیکل مین چھوڑدین کہ اپنے رب کی عبادت کیا کرے اور جو امور
رعیت کے ایسے ہین کہ اونمین نیابت ہوسکتی ہے اونکوا ورکوئی کردیا کرے اسکے سوا جو
امور بادشاہ سے متعلق ہین اونکو خود بادشاہ کرے پھر وہ اسی حال پر رہا یہانتک
کہ مرگیا رحمہ اللہ ٭

روضۂ رائقہ وریاضت فائقہ

حکایت ملوک لا اون مین سے ایک کافر سرکش متکبر شدید العتو والکبر نوعمر مستحکم العزت
بادشاہ تھا جب وہ سوار ہوتا تو کوئی شخص سوا اوسکی ثنا و مدح و شکر احسان کے اپنی آواز
بلند نہ کرسکتا تھا اسکا ایک مومن وزیر تھا اللہ تعالے کی عبادت کرتا اپنے ایمان کو چھپاتا تھا
ایسا وقت چاہتا تھا کہ اوسمین اللہ تعالے کی طرف بادشاہ کی دعوت کرسکے ایک دن بادشاہ
سوار ہوا ایک بوڑھے آدمی نے اپنے کسی کام کے لئے آواز بلند کیا بادشاہ نے اوسکو سنا
تو سپاہیون سے کہا کہ اوسکو پکڑلو جب اوسکو پکڑلیا تو اوسنے کہا میرا رب اللہ وحدہ ہے وزیر
سپاہیون پر چیخا کہ اوسکو چھوڑدو اوس سے علیحدہ ہوجاؤ بادشاہ اپنے وزیر پر سخت غضبناک
ہوا مگر اوس سے اوسکچھ نہوسکا کہ اوسپر انکار کرے تاکہ لوگون پر یہ بات ظاہر نہو کہ وزیر
بادشاہ کے حکم مین مخالفت کرتا ہے اور سکوت کیا تاکہ لوگون کو یہ وہم ہو کہ وزیر نے

اوسی بات کا حکم دیا ہے جسکا ارادہ بادشاہ نے فرمایا ہے جب بادشاہ اپنی دار السلطنت مین
آیا تو وزیر کو حضوری مین بلایا اور اوس سے کہا کہ تجھے کون چیز باعث ہوئی کہ تو نے
میرے بندون کے روبرو میرے حکم کا مناقضہ کیا وزیر نے عرض کیا کہ اگر بادشاہ مجھپر
جلدی نفرمائین تو مین اونکو اپنی نصیحت و خیر خواہی و خوف و حفاظت کی وجہ دکھاؤن
اوس امر مین جسکو مین نے کیا ہے بادشاہ نے کہا تو وہ وجہ مجھکو بتا مین مؤاخذے مین
تجھپر جلدی نکرونگا وزیر نے کہا مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اس مجلس مین پردہ فرمائین
اور ایسی جگہہ بیٹھین کہ پردے سے دیکھین سنین بادشاہ نے یہی کیا پھر وزیر نے ایک کمان
حاضر کی جسکو بعض خدام نے بادشاہ کے لئے بنایا تھا اور کاریگر نے اپنا نام اوسپر لکھدیا تھا
ایک غلام وزیر کے روبرو تھا وزیر نے وہ کمان اوس غلام کو دیدی اور اوس سے کہا کہ
مین اس کمان کے بنانیوالے کو بلاتا ہون جب وہ حاضر ہو جاوے اور مین اوس سے
بات کرنے کے لئے متوجہ ہون تو تو اوس نام کو جو کمان پر لکھا ہوا ہے باآواز بلند پڑھنا
یہانتک کہ تجھے معلوم ہو جاوے کہ اوسکے صانع نے وہ نام تجھسے سن لیا پھر تو اوس کمان
کو اپنے گھٹنے پر رکھہ کے توڑ ڈالنا غرضکہ وزیر نے کمانگر کو حاضر کیا اور وزیر نے جو کچھہ
غلام سے کہا تھا اوسنے وہی کیا جب اوسنے کمان کو توڑ ڈالا تو کمانگر سے ضبط نہو سکا اوس
غلام کو مارا اوسکا سر پھوڑ ڈالا وزیر نے اوس سے کہا تیرا برا ہو تو میرے غلام کو میرے
روبرو مارتا ہے کمانگر نے کہا کہ کمان میری بنائی ہوئی تھی نہایت عمدہ و خوبصورت بنی
تھی اوسنے کیون اوسکو توڑ ڈالا وزیر نے کہا شاید اوسکو یہ بات معلوم نہوگی کہ وہ
تیری بنائی ہوئی ہے کمانگر نے وزیر سے کہا کہ خود کمان اوسکو خبر دے چکی تھی کہ وہ میری
بنائی ہوئی ہے وزیر نے کہا کمان نے اوسکو کسطرح خبر دی وہ تو کچھہ بولتی نہین ہے کمانگر

نے کہا اے وزیر یہ نشان ہے اسپر میرا نام ہے اور خود غلام نے میرے نام کو پڑہا اور مین
سن رہا تہا بعد اسکے وزیر نے کمانگر کو رخصت کیا پہر بادشاہ پر متوجہ ہوا اور کہا کہ مجھکو جو خوف
آپ پر تہا اور میری خیر خواہی جو آپ کے لئے تہی اوسکی وجہ مینے آپکو دکہا دی اس امر سے
جو مینے کیا کیونکہ جسوقت بادشاہ نے ارادہ کیا کہ اوس بوڑہے آدمی پہ حملہ کرے تو اوس نے
بادشاہ کو خبر دی کہ اللہ اوسکا رب ہے مجھے بادشاہ پر خوف ہوا کہ اوسکا رب بادشاہ پر اپنا
دباؤ ڈالے اس غیرت سے کہ اوسکی صنعت وکاریگری عبث وبیفائدہ بگاڑ دیجاے اور اوسکے
دباؤ اور پکڑ کا کوئی چیز مقابلہ نہین کرسکتی ہے بادشاہ نے وزیر سے کہا کیا اوس بوڑہے کا
میرے سوا اور کوئی رب ہے وزیر نے عرض کیا بادشاہ نے اوسکو ملاحظہ نہین فرمایا کہ وہ بوڑہا
ہے اور بادشاہ ماشاء اللہ جوان ہین پس بالیقین یہ بوڑہا بادشاہ کے پیدا ہونے سے پہلے
عالم وجود مین تہا سو کیا اوسکا کوئی رب نہین ہے بادشاہ نے کہا نہین بلکہ میرا باپ اوسکا
رب تہا وزیر نے کہا یہ کیا بات ہے کہ مربوب تو باقی رہجاوے اور رب ہلاک ہوجاوے بادشاہ
نے وزیر سے کہا مقرر تونے میرے جگر مین ایک ایسی چقماق کی پتہری سے آگ لگائی کہ آواز
ہوئی اور آگ بجھی نکلی اب مجھے خوب معلوم ہوگیا کہ یہ بات واجب وضروری ہے کہ مالک
ومملوک کے لئے ایک ایسا رب ہو کہ زائل نہووے ہمیشہ ہمیشہ قائم ودائم رہے سو تو کیا
اوسکو جانتا پہچانتا ہے کہ مجھے اوسکو بتادے وزیر نے کہا ہان مین اوسکو پہچانتا ہون اوسنے
اپنی نعمتون اور حلم سے مجھسے پہچان کی یہانتک کہ مین نے اوسکو پہچان لیا بادشاہ
نے کہا تو مجھے اوسکو بتادے مین تیرا تابع رہونگا جبتک کہ مین باقی وزندہ ہون وزیر نے
عرض کیا یہ بات کہ مین آپ کو اوسکی طرف رہنمائی کرون سو یہ تو اول ہی مجھپر واجب ہورہی
یہ بات کہ آپ میری پیروی اختیار کرین سو اگر آپ اسکو کرین گے تو آپ اپنی ایسے غلام کے

تابع ہونگے جو کہ اپنے دل وجان سے آپکو ایسے امور سے بچائیگا کہ جو آپکو شک وشبہہ مین ڈالین پہر وزیر نے اللہ سبحانہ کے پہچنوانے مین تلطف ونرمی کو برتا تو اللہ نے بادشاہ کے دل کو اسکے قبول کے لئے کہول دیا اللہ پر ایمان لے آیا پہر وزیر سے کہا کیا ہمارے رب کی کوئی ایسی خدمت نہین ہے کہ جب بندہ اوسکو اچھی طرح سے کرے تو وہ اوسکے نزدیک بہرہ مند ہو وزیر نے کہا ہان ہے اے بادشاہ اوسکے لئے وظائف عبادت ہین کہ اوس نے اپنے بندون کو اونکا حکم دیا ہے اور اونکا بجالانا اونکے لئے پسند فرمایا ہے اور اونکے ادا کرنے پر اپنی رضوان وخوشی وقرب کا اونسے وعدہ کیا ہے اور نماز وروزہ شرائع مسیح علیہ السلام کا اوس سے ذکر کیا بادشاہ اونکا برتاؤ کرنے لگا یہانتک کہ اونکے علم مین راسخ ومضبوط ہو گیا اور اوسکو اونکی عادت ہو گئی اور اونکے کرنے پر جم گیا پہر اپنے وزیر سے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو لوگون کو اللہ کی طرف نہین بلاتا ہے جسطرح کہ تو نے مجہے بلایا وزیر نے کہا اے بادشاہ آپکے اہل مملکت سے جو لوگ شریف وسردار وذی عزت ہین اونکے دل سخت اور فہم بعید اور نفوس نافرمان وعاصی ہین مین اپنے خون پر اونسے مامون نہین ہون کہ یہ بات اونکے واسطے میرے مونہہ سے نکلی بادشاہ نے کہا اگر تو اسکو نہین کرتا ہے تو مین کرونگا وزیر نے کہا بادشاہ یہ بات خوب سمجہہ لین کہ اگر بادشاہ کی ہیبت نے اونکو مجہسے نروکا تو خود بادشاہ سے اونکو نہ روکے گی مین ابہی اپنی جان کو بادشاہ کی جان کے سپر کرتا ہون اور وہ مجہکو ضرور ہی مار ڈالین گے پہر میرے بعد بادشاہ ایسے کام کی اونپر جرأت نکرین پہر وزیر نے اوس مملکت کے ذی وجاہت لوگونکو اور تدبیر کار آدمیون اور حکام واہل عبادت کو اپنے گہر بلایا جب وہ سب اوسکے گہر مین جمع ہو گئے تو وزیر خطبہ پڑہنے کو کہڑا ہوا اللہ سبحانہ کی طرف اونکو بلایا وہ وزیر پر اوٹہکہڑے

ہوئے اوسکو قتل کرڈالا پہر بادشاہ کے پاس گئے سارا قصہ اوس سے بیان کیا اور کہا ہم یہ گمان کرتے ہین کہ بادشاہ بھی اوسی کی سی راے پر ہے ہم چاہتے ہین کہ بادشاہ جس امر پر ہے ہم اوسکو جان لین بادشاہ نے اونکو باتون سے راضی کیا اور اونسے نرم نرم باتین کین اور اونکی راے کو صواب بتایا کہ اونہون نے وزیر کو مارڈالا پہر وہ بادشاہ کے پاس سے راضی وخوش ہوکر چلے گئے ذراسی مدت گذری تھی کہ اوس بادشاہ نے ملک چھوڑ دیا اور رہبانون مین ملگیا اونکے ساتھہ رہاکرتا تہا یہانتک کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اوسکو وفات دی *

روضۂ رائقہ وریاضت فائقہ

حکایت کہتے ہین کہ ازدشیر بن بابک بن ساسان کے نوعمری وابتدای امر مین ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بابک رکہا وہ نہایت خوبصورت خوش خلقت پیدا ہوا تہا بغایت خوبی سے اوس نے نشو ونما پایا تہا ازدشیر اوسپر بہت فریفتہ ہوا اوسپر ایک فیلسوف مقرر کیا یہ شخص فلسفہ مین ماہر حکمت مین راسخ متحلی بزہد تہا ازدشیر نے اوس سے درخواست کی کہ اوسکو اپنا بیٹا جانے حکیم نے اوسکو ماں باپ سے جدا کیا اور اوسکی تربیت وتعلیم کا خود متولی ہوا اور بتدریج اوسکو سکہاتا پڑہاتا رہا یہانتک کہ علوم فلسفہ کے اعباء واثقال اوٹھانے پر قوی ہوگیا اور خوابگاہ زہد مین جاگیر ہوا یعنی بمقتضاے حکمت وفلسفت امور دنیا سے بے رغبتی اختیار کی جسوقت کہ ازدشیر نے اس بات مین کشش وکوشش کی کہ کلمۂ فرس کو فراہم کرے یعنی وہ سب یکدل ومتفق اللفظ ہوجائین متخالف نرہین تو اوسکی مراد پوری ہوئی اور ملوک طوائف اوسکے مطیع ومنقاد ہوگئے جو مہمات اوسکو پیش آئے اونمین اپنے فرزند بابک کی راے سے مدد لی توجسقدر اوسکی آرزو وتمنا تھی اوس سے کئی چند زیادہ اپنے فرزند سے نفع پایا

مگر اتنی بات تھی کہ جسوقت بابک ازدشیر کے پاس حاضر ہوتا اور بالمشافہ اوس سے بات چیت کرتا تو دنیا کے انواع و اقسام کے معائب بیان کرکے اور اوسکے شوائب و حوادث جتا کے اور اُسکے عواقب و انجام سے ڈرا کر اوسکی لذت کو منغص اور دنیا کو اوسکے نزدیک مبغوض کر دیتا تھا پس اس جہت سے ازدشیر اپنے فرزند سے متنغص المسرت رہتا تھا کیونکہ **حکمت** کہتے ہین کہ جو شخص بادشاہونکی مصاحبت ایسی باتون سے کرتا ہے جنکو وہ مکروہ سمجھتے ہین اور اونسے ناخوش ہوتے ہین تو وہ اوس سے انجان ہو جاتے ہین اوسکو برا جانتے ہین۔

حکمت یہ امر بہت ہی کم ہوتا ہے کہ ایک امر پر بادشاہ کی فکر کا توفّر و تکثّر ہو یہانتک کہ اوسی ایک امر پر اوسکی عنایت و توجہ طول پذیر ہو یعنی ایک ہی کام کا ہو رہے دوسری طرف متوجہ نہو وجہ اسکی یہ ہے کہ کثرت امور کی خواطر و خطرات کو تجاذب کرتی ہے یعنی بادشاہ کو بہت سے کام ہوتے ہین سو یہ کام اوسکے خطرات کی کھینچا کھانچی کیا کرتے ہین یہ کثرت ایک کام پر اوسکو جمنے نہین دیتی ہے جیسے دریا کی موجین کہ یکے بعد دیگرے آتی جاتی ہین کسی ایک کو اونمین سے قیام و دوام نہین ہوتا ہے یہانتک کہ جسوقت اوسکی فکر کا کسی ایک امر پر توفّر و تکثّر ہو اور وہ اوسکے واسطے جمع ہو جاوے قریب ہے کہ وہ اوس امر کو مضبوط و محکم کرے گا تو جب تو اوسکو دیکھے کہ وہ کسی ایک کام کے لئے جمع ہو چکا ہے اور اوسکی فکر کا اوسپر توفر ہو گیا ہے تو تو اوسکے سوا اور کسی امر کو اوسپر پیش نکر کہ تو اوسکے درمیان اور فرصت کے درمیان مین حائل و مانع ہوگا کون فرصت جسکا میسر ہونا اوسکو نہایت قلیل و کمتر ہے کہتے ہین کہ ازدشیر اپنے بیٹے سے براہ شفقت و تالف و رحمت اس بات کی برداشت کرتا تھا ایک دن اپنے بیٹے سے کہا اے بابک کیا تو اپنے باپ کو پہچانتا ہے بابک نے کہا اے ملک سعید میرے دو باپ ہین ایک باپ تو میرے وجود کی علت ہے اور دوسرا باپ میرے

بقاء کی علت ہے اور مین اون دونون کو خوب جانتا پہچانتا ہون ازدشیر نے اوس سے
کہا تو مجھسے اوس باپ کی صفت بیان کر جو تیرے وجود کی علت ہوا ہے بابک نے کہا اے
بادشاہ وہ ایک ایسا بادشاہ ہے کہ اوسکے بہاو و نور نے آنکھون کو اور اوسکی ثنا و تعریف
نے کانون کو اور اوسکی ہیبت و خوف نے سینون کو اور اوسکی محبت نے دلون کو پُر کردیا
ہے صاحب رافت شاملہ و قضیۂ فاصلہ و سیرت عادلہ ہے ایسا صاحب حزم و دوراندیش
و دوربین ہے کہ اوسکے حزم نے مریبین کے دلون کو اونکے جسمون سے اور اونکی تلوارون
کو اونکے میانون سے خوفناک کردیا ہے اور جو لوگ بُرے ہین اونکو حملہ آور درندون کے
نوچنے کھسوٹنے سے امون و بیخوف کیا ہے اور چلتے پھرتے سانپون سے جو کہ اپنے زہر و
کینہ وری سے قتل کرڈالتے ہین اونکو امن دیا ہے پس اجسام و اشباح اوسکی تلوار و حزم کے
غلام ہین اور ارواح اوسکے عطاء و حلم کے بندے ہین ازدشیر نے کہا اب اوس باپ کا وصف
بیان کر جو کہ تیری بقاء کا علت و سبب ہوا ہے بابک نے کہا اے بادشاہ وہ ایک حکیم ہے
کہ اوسنے اپنے نفس کی فضیلت کو پہچانا تو اوسکی تعظیم تکریم کی اوسپر توجہ و عنایت
فرمائی پھر اوسکی خدمت کی ازدشیر نے کہا تو مجھسے یہ بتا کہ اوسنے اپنے نفس کی کسطرح خدمت
کی بابک نے کہا اے بادشاہ اوسنے اپنے نفس مین غور و فکر کی تو اوسکو دیکھا کہ ایک
خوبصورت چوڑی چکلی زمین ہے ہر خیر و خوبی کے لائق ہے اوسمین پانی اوبل رہا ہے درختون
مین شگوفے کلیان نکلی ہوئی ہین میوے پکے ہوئے ہین گھنا سایہ ہے نرم نرم ہوا چل رہی
ہے زمین تو ایسی عمدہ و نفیس مگر اوسکو ان جانورون کا مسکن و ماوٰی پایا غضب و غصے
کے شیر جہل کے چیتے غدر و بدعہدی و بیوفائی کے بھیڑئیے شرہ و آز کے خنزیر حرص کے
کُتے حمق کی گوہین ظلم کے سانپ بغی و حسد کے بچھو وہان رہتے بستے ہین تو اوسنے ان

سب آفتون کو وہان سے نکالدیا اور اوسکو ان چیزون سے محفوظ و مامون کردیا کہ یہ
اوسمین گھسنے نپاوین پس وہ خیر محض ہوگئی کسیطرح کا اوسمین شر باقی نرہا جب ازدشیر نے اپنے
فرزند ارجمند سے یہ تقریر سُنی تو جان لیا کہ وہ ملک سے معرض ہے سلطنت مین زاہد و بے رغبت
ہے اوسکا نابود و تارک ہے اوسکو یہ بات بُری لگی پہر اپنے بیٹے پر متوجہ ہوا اور کہا اے
بابک جو شخص حکمت کے ساتہہ متصف ہے اوسکے واسطے حکمت یہ بات پسند نہین کرتی ہے
کہ وہ مرعوب و مقہور ہو باوجود اسکے کہ وہ رب قاہر ہونے کی قدرت رکہتا ہے بابک نے
عرض کیا کہ ملک سعید نے کیا خوب راست و درست و صدق و صواب بات فرمائی لیکن اگر
ملک سعید مجھے اجازت دین تو مین اونکے واسطے رب قاہر اور مرعوب مقہور کی ایک مثل
بیان کرون ازدشیر نے کہا بیان کر حکایت بابک نے کہا ذکر کیا ہے کہ کسی بادشاہ کے ہان ایک ہاتھی مکرم تہا
گہر کا پلا ہوا ہلا ہوا تربیت و تعلیم یافتہ ادب سیکہا سکہایا تہا اس بادشاہ کے لئے ایک وحشی
ہاتھی شکار کرکے لائے مہاوتون پر اوسکا رام کرنا مانوس بنانا وحشت دور کرنا ہلانا دشوار
ہوا اونکی رائے یہ ٹہیری کہ اوسکو پلے ہوئے سیکھے ہوئے ہاتھی کے ساتہہ رکہین تاکہ
اسکو اوس سے اُنس ہو اور اوس سے ادب سیکھے پہر اونہون نے یہی کیا اوسکی وحشت
و نفرت اور بڑہ گئی تو مہاوتون نے اوسکی عقوبت و ایذادہی و تنگ گیری اور بہوکا رکہنے
مین مبالغہ کیا تاکہ وہ رام ہوجاے اوسکو اس سے بہت ایذا پہونچا ایک دن ادب یافتہ
ہاتھی نے وحشی ہاتھی سے خلوت کیا اور اوس سے کہا کہ تونے اپنے نفس پر بڑی جنایت
کی اور بسبب جہل و نادانی کے تونے اوسکے واسطے بہت بُری فکر و نظر کی اگر تو جان لیتا
کہ تیرے واسطے کیا کچھہ خیر و خوبی کا ارادہ کرتے ہین تو جو کچھہ تونے کیا وہ نہ کرتا لیکن
حکمت کہتے ہین کہ ناتجربہ کاری ایک ایسا پردہ ہے کہ عقلون کو صواب کی جانب سے

روکدیتا ہے حکمت جاہل مردہ ہے زندون کا اور یہ بسبب اوسکے تھو! ور فساد تصور کے
ہے حکمت تو اپنی کرامت اوس شخص کو مت دے کہ جو اوسکا طالب نہین ہے اسیطرح اپنے عزیز
و کریم بیٹے کا اوس شخص سے نکاح نکر جسنے پیام نکاح کا نہین بہیجا ہے وحشی نے پلے ہوئے سے
کہا اے مشفق بھائی وہ کیا چیز ہے جسکا مجھسے ارادہ کرتے ہین اوسنے کہا تجھے عمدہ عمدہ چارہ
چرائین گے شیرین گہاس پر تجھے پانی پلائینگے تجھے پاک صاف تھان مین رکھینگے تجھپر خدمتگار
مقرر کرین گے وہ تیری حفاظت رکھین گے تیرے حال کے خبرگیران رہین گے تیرے نکلنے کے
لئے اوقات معلومہ مقرر کرین گے لوگ اونکا انتظار کرین گے پھر لوگ اون وقتون مین جمع
ہونگے دیباج کی جھول تجھپر ڈالینگے تیرے آگے ایسے باجے بجائینگے جنسے طرب و اہتزاز کا ہیجان
ہوگا تو اکڑ اکڑ کے ناز نخرے سے چلیگا پہر تجھے مکرم و معظم کرکے باہر نکالین گے کوئی جانور
تجھسے متعرض نہوگا ذلت و خواری کی ہوا تک تجھے نہ لگیگی وحشی نے کہا جو تونے مجھسے کہا ہین اسکا امتحان
کرونگا پھر وہ وحشت و نفرت سے باز آیا رام ہوگیا جو کچھہ اوس سے چاہتے وہی کرتا تو اب اوسکی
تعظیم تکریم ہونے لگی عیش و آرام مین رہنے لگا خوب خدمت ہونے لگی جب جشن کا دن
آیا تو اوسکی خدمت و تکریم و آراستگی مین مبالغہ کیا گیا اوسپر دیباج کی جھول ڈالی گئی اوسکی
پیٹھہ پر ایک تخت بازیب و زینت کسا گیا اور جنگی لوگ اوسپر سوار ہوئے یہ لوگ زرہین پہنے
سرون پر خود لگائے ہوئے ہاتھون مین لوہے کے گرز لیئے ہوئے تھے اور اوسکی گردن
پر ایک شخص زرہ پہنے ہوئے آنکس ہاتھہ مین لیکر سوار ہوا اوسکی سونڈہ پر زرہ پہنائی گئی
اور سونڈ کے کنارے پر ایک بڑی تلوار کھڑی باندہی گئی اور اوسکے خدمتی لوگ ہاتھونمین
گرز لیئے ہوئے زرہین پہنے ہوئے داہین بائین اوسکے دانتون کو پکڑے ہوئے تھے
آگے آگے اوسکے نقارے جھانجھین بجتے جاتے تھے اس ٹھاٹھہ کے ساتھہ چلا یہانتک

کہ منزل مقصود کو پہونچا جب لوٹ کر اپنے تھان مین آیا تو پلے ہوئے ہاتھی سے کہا کہ جو
تو نے مجھسے بیان کیا تہا اوسکی حقیقت کو مین نے آزمالیا اور کئی باتین زیادہ دیکھین مین
چاہتا ہون کہ اونکا تجھسے پوچھون پلے ہوئے ہاتھی نے کہا وہ کیا ہین اس نے کہا وہ کیا
بوجھہ تھے جو میری پیٹھہ پر لادے گئے تھے پلے ہوئے ہاتھی نے کہا وہ جنگی لوگ عزین تخت پر تھے
اونکے پاس لڑائی کا ساز و سامان تھا پوچھا وہ کیا چیز تھی جس سے میری سونڈ چھپائی گئی
تھی اور وہ کیا تہا جو اوسکی نوک پر لگا یا گیا تہا اور میرے دانتون کے پکڑنے والے کون
تھے اور میری گردن پر کون سوار تہا پرورش یافتہ ہاتھی نے جواب دیا کہ جس چیز سے تیری
سونڈ چھپائی گئی تھی وہ زرہ تھی کہ سونڈ کی حفاظت کرے کیونکہ وہ جائے قتل ہے اومین
مار پیٹ جلد کارگر ہوتی ہے اور وہ چیز جو اوسکی نوک پر باندہی گئی تھی وہ تلوار تھی کہ تو اوس سے
دشمن کو مارے اور دو شخص جو تیرے دانتونکو پکڑے ہوئے تھے وہ اسلئے تھے کہ تجھسے دشمنون کو دفع کرین
اور پیشقدمی کرنے پر تیری اعانت کرین اور جو شخص تیری گردن پر سوار تہا وہ تیرا راہبر تہا کہ جس
طرف تجھکو لیجانا چاہین تو وہ تجھے اوسطرف راہ بتائے وحشی نے کہا مجھے کسلئے اچھا اچھا
چارا دیا شیرین گھاٹ پر مجھے پانی پلایا میرے بدن کو پاک صاف کیا میرے تھان کو ستھرا
بنایا مجھے نیکنام کیا مجھے اچھا لباس پہنایا مین تو ایک ایسا امر دیکھتا ہون کہ اوسکی خیر
اوسکی شر کی برابری نہین کرتی ہے نہ اوسکا نفع برابر اوسکے ضرر کے ہوتا ہے بعد اسکے
مین تو سب حرص کرنے والون سے رہائی چاہنے پر ضرور ہی زیادہ تر حرص کرونگا **حکمت**
کہتے ہین وہ شخص حر و آزاد نہین ہے جو اپنی لذات کا مطیع و منقاد ہوا اور اپنی ذات کے سوا
اور کی خدمت کرے **حکمت** جس شخص نے اپنے نفس کے سوا اوسپر توجہ و عنایت کی تو بیشک
اوسنے سوت کو اوسپر مسلط کیا اور اوسکے واسطے بسطر ضرر کیا **حکمت** جب یہ بات ٹھیری کہ آدمی

جس شخص کیطرف محتاج ہوتا ہے تو بقدر حاجت کے وہ حاجت اوس محتاج کو محتاج الیہ کا بندہ
بنادیتی ہے تو اب لوگ دنیا کے بندے ہوئے اور سب سے بڑہکر بندہ دنیا کا وہی ہے کہ جو سب سے
زیادہ دنیا کا حاجتمند و محتاج ہے **حکمت** جبکہ عبدیت سے یہ مراد ٹھیری کہ معبود کی خدمت
کرے اوسکی طرف حاجتمند ہو تو سب بندون سے بڑہکر تین بندے ہین ایک بادشاہ دوسرا
محب تیسرا منعم علیہ کیونکہ انکے ظاہر و باطن پر عبدیت و بندگی مستولی ہوتی ہے اور بادشاہ کی
عبدیت ان سب سے بڑہکر ہے کیونکہ رعیت بادشاہ کے باطن و ظاہر سے اپنی تدبیر و تائید و
دشمن سے حفاظت کرنے اور اپنی مصالح پر مدد کرنے اور ظالم کے دفع اور مظلوم کی نصر اور
تامین سبل و سد ثغور و سرحات مین خدمت لیتی ہے اور اوسکے ظاہر و باطن سے یہ کام
لیتی ہے کہ جو چیز رعیت کو بچاوے اور قحط سالی مین اوسکو زندہ و سلامت رکھے اور لڑائیون
مین اوسکو محفوظ و مامون رکھے ان سب کا ساز و سامان درست کرے اور جو فضول مال
رعیت کا ہے اوسکو اونسے حاصل کرے اور اوسکے احوال کی درستی مین اوسکو صرف فرمائے
اور جو اسباب کہ رعیت کو جوش دلائین ہیجان مین لائین اونکو قطع کرے اور جو علتین رعیت کے
فتنہ و ہرج و قتل کی ہون اونکو دور کرے اور یہ سب خدمت جو رعیت بادشاہ سے لیتی
ہے باوجود اسکے ہے کہ بادشاہ کو اپنے حفظ النفس و تنفیذ امر و حکم و امحاض و اخلاص نصیحت
و دفع عدو مین رعیت کی طرف سخت حاجت ہے جب فیل پر دردہ نے فیل وحشی کی تقریر
سنی تو اوسکو یہ بات ظاہر ہوئی کہ وہ عزہ و ناتجربہ کاری و تہور و بیباکی و فساد تصور
کے ساتھہ وحشی فیل سے زیادہ تر لائق ہے اور کہا کہ حکماء نے جو کچھہ کہا ہے وہ حق ہے
حکمت جہل عیان کا حاجب ہوتا ہے اور اعیان کا قلب کردیتا ہے **حکمت** حکیم نے
کہا ہے کہ مخطی و خطاء کار کی خطا سے باز آنے کی جبتک امید رہتی ہے کہ اوسکو اپنی خطا

کے ساتھ عُجب و خود بینی شامل ہو پھر جب وہ اپنی خطا پر معجب ہو گیا تو وہ محجوب ہو جاتا ہے یعنی اب
اوس سے امید منقطع ہو جاتی ہے کہ وہ خطا سے باز آئے پھر فیل پرورده نے وحشی سے کہا
کہ تو نے مجھے نصیحت کی اور مجھکو آگاہ کیا بصیرت بخشی مین تیرے اس احسان کی یہ مکافات
کرتا ہون کہ تیری نجات کے لئے حیلے کا دروازہ کھولون کیونکہ مین انسانون کے اخلاق و
عادات سے خوب واقف ہون اور تیرے واسطے اوسنے رہائی کی وجہ بتلانے مین کامل
راہبر ہون اور مین تیرے ساتھ چلونگا جبتک باقی رہونگا تیری خدمت کرتا رہونگا بعد اسکے
دونون نے اسپر اتفاق کیا کہ رَجز ظاہر کرین رَجز ایک بیماری ہے کہ اونٹون اور ہاتھیون
کے چوتڑون مین ہوتی ہے اس بیماری سے اونکی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ جسوقت وہ کھڑے
ہوتے ہین تو اونکی رانین اسقدر کانپنے لگتی ہین کہ قریب گر پڑنے کے ہو جاتے ہین اس بیماری
کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک تو فصد لیجاتی ہے دوسرے آہستہ آہستہ ٹہلاتے ہین
جب دونون ہاتھیون نے اس بیماری کا اظہار کیا تو مہاوتون نے جلد اونکا علاج کرنا
شروع کیا اونکو جنگل کیطرف لیگئے اونکی فصدین لین اور اونکو چلایا ٹہلایا جب دونون
آبادی سے دور ہو گئے اور بھاگنے کی فرصت پر قابو ملا تو بھاگے اور وحشی ہاتھیون مین جا ملے
بابک نے کہا اے ملک سعید جو آپنے مجھسے بیان فرمایا سو یہ اوسکی مثل ہے جو مین نے عرض
کی جب ازدشیر نے اپنے فرزند بابک کی تقریر کو ذہن نشین کیا تو مغموم محزون ہو کر سر نیچا
کر لیا اور اوسکے حال مین غور و فکر کرنے لگا اور جو بات اوس سے چاہتا تھا اوسکے قبول
کرنے سے نا امید ہو گیا پھر اوٹھکھڑا ہوا اور بابک کو اپنے ہمراہ لیا یہانتک کہ اوسکو اپنے
خزانون اور ذخیرون مین لیگیا جو اوسنے جمع کر رکھے تھے پھر اونکو اوسے بتانا شروع کیا
اور اونکی عمدگی و مزیت پر آگاہ کرنے لگا دکھاتے دکھاتے آخر تک پہونچا پھر اپنے بیٹے پر

متوجہ ہوا اور کہا اے بابک تو اسکو کس شخص کے لئے چھوڑتا ہے تو اسکو اوسکے لئے چھوڑتا ہے
جو کہ تجھکو تیرے نفس سے زیادہ محبوب اور اوس سے زیادہ ترحقدار و مستحق ہے بابک نے عرض کیا
اگر ملک سعید مجھے اذن دین تو مین اونکے لئے ایک مثل بیان کرون او سمین اوس بات کا جواب
ہے جسکا مجھسے سوال کیا ہے ازدشیر نے کہا بیان کر **حکایت** بابک نے کہا کہتے ہین کہ ایک چرواہا
تہا کسی گانون والونکی گائین چرایا کرتا تہا صبح و شام اونکی گایون کو بہت اچھی طرح سے چراتا تہا
ایک مدت دراز اسی حال پر رہا وہ لوگ اوس سے خوش تھے اوسکی ثنا و صفت کرتے تھے کیونکہ
اونہون نے اوسکی سعی و کوشش کی برکت کو اور اوسکے چرانے کی تمیز کو آزما لیا تہا اوسکی
خیرخواہی و محنت و جانفشانی کا تجربہ کر چکے تھے جو گائین چرانے کو اوسکے سپرد کی تہین اونکے
کام کاج کا کچھہ بھی اوس سے پوچھتے نہ تھے اسلئے کہ وہ اوس سے راضی و خوش تھے اوسکی
امانت و کفایت پر اونکو اطمینان تہا **حکمت** الموثوق مومق والامین بالمودة قمین —
یعنی جس شخص پر اعتماد و وثوق ہوتا ہے وہ محبوب ہوتا ہے اور امانت دار لائق مودت و
محبت کے ہے **حکمت** الاحسان والامانة مملقان بکل لسان موصوفان تاقفان عند کل
انسان یعنی احسان و امانت کی ہر زبان خوشامد کرتی ہے ہر انسان کے نزدیک یہ دونون ثابت و
رائج ہین کہتے ہین کہ یہ چرواہا وقت قیلولے کے ایک راہب کے صومعہ کے پاس بسر کرتا تہا
اوسکے سائے مین قیلولہ کرتا لیتتا پوتہا تہا اور بہت کولتا کراہتا آہ آہ کرتا اسلئے کہ گایان چرانے
مین اوسکو رنج و ایذا و تکلیف پہونچتی تھی راہب اسکی آہ و اوہ کو بہت کچھہ سنتا تہا یہانتک کہ
راہب کو اوسکے حال پر رحم آیا ایک دن راہب نے اوسکو جھانکا اور کہا اے راعی تجھے
کیا ہے کہ مین تجھے سنتا ہون کہ تو آہ و نالہ بہت کیا کرتا ہے راعی نے اوس سے کہا کہ یہ
اسلئے ہے کہ مین ان گایونکی حفاظت و نگہبانی سے ایذا پاتا ہون درندون کو انسے دفع

کرتا ہون انکے لئے تر و تازہ گھاس والی چراگاہ مین تلاش کرتا پھرتا ہون کیونکہ مین انکی ایسی
خدمت و تیمارداری کرتا ہون کہ میرا غیر اوسکے کرنے سے عاجز ہے اور مین اپنے نفس پر مشقتین
اوٹھاتا ہون زاہب نے اوس سے کہا تجھے کون چیز باعث ہوئی ہے کہ تو اپنے نفس کو غیر نفس
کی اصلاح و درستی مین ضرر پہونچاتا ہے حالانکہ تیرا نفس تجھسے زیادہ ترقریب اور تیری سعی کا
زیادہ تر حقدار ہے یعنی تو اوسکی اصلاح چھوڑ کر غیر کی اصلاح مین کیون پڑا ہے اور غیر کی درستی مین
اوسکو کیون ایذا دیتا ہے ؏

اسیر لذت تن بودہ ورگرنہ ترا	چہ عیش ہست کہ در ملک جان مہیا نیست

راعی نے کہا اگر مین یہ نکرتا تو یہ گیان موٹاپے وکثرت کو اس حد تک ہرگز نہ پہونچتین جسکو تو
دیکھ رہا ہے جسدن میرے سپرد انکا کام ہوا ہے تو گنتی مین کم اور بہت دُبلی تھین اونکے تہن
سوکھے ہوئے تھے نہ صحن کو زینت دیتی تھین نہ برتن کو بھرتی تھین یعنی بوجہ قلت عدد اور کمی
دودھ کے بسبب لاغری کے راہب نے اوس سے کہا کہ تو تو میرے سوال سے اوس شخص
کے یکسو ہونے کی مثل یکسو ہوا جو کہ اوسکی طرف مونہہ نکرے نہ اوسکے واسطے دل کو متوجہ فرمائے
مینے تو صرف تجھسے یہ پوچھا تھا کہ تو نے جو اپنے نفس پر غیر نفس کے لئے مشقت اوٹھائی ہے
اور ماسوائے نفس کو نفس کی خیر کے ساتھ ایثار و اختیار کیا ہے اسکا کیا سبب ہے سو تو نے
مجھے یہ خبر دی کہ مین سخت تکلیف اوٹھاتا ہون اور گیان چرانے مین اچھی سچی پکی توجہ
کرتا ہون اب تو مجھے یہ بتا کہ تیری سعی حمید وستودہ ورعی سدید نے تجھے کیا فائدہ دیا تجھکو
کیا نفع پہونچا راعی نے کہا مجھے یہ فائدہ دیا کہ مین ان گیوّن سے غنی ہوگیا کیونکہ انہین سے
جو گر پڑجاتی ہین مین اُسکے گوشت سے جتنا چاہتا ہون کھالیتا ہون اور جسکو چاہتا ہون کھلا دیتا ہون
اور اونکے دودھ مین اور اوسکے سوا اور منافع مین تصرف مالکانہ کرتا ہون اور رہا نی چارہ

تلاش کرنے کے لیئے جس زمین مین چاہتا ہون اونکو لیجاتا ہون سو وہ حقیقت مین میرے
اور میرے ہاتھ مین ہین آہب نے اوس سے کہا کہ اسیطرح ایک ابلہ واحمق راہب کا زعم تہا پر اوسکے نزدیک
بطلان اوسکے زعم کا ثابت وصحیح ہوگیا زاغ نے راہب سے کہا کہ تو مجھسے یہ قصہ بیان کر **حکایت**
راہب نے اسکا ذکر کیا ہے کہ ایک راہب سیاح ومتعبد تہا سیروسیاحت پر فریفتہ تہا کسی سفر مین
ایک پرانے دیر پر اوسکا گذر ہوا اوسکی بنا نہایت اچھی تھی اوسکی دیوارون مین رخنے پڑگئے تھے
وہ ایک پاک صاف جگہہ مین واقع تہا اوسکے آگے ایک چوڑی چکلی فراخ وسیع زمین تھی اومین
آب شیرین تہا اور اوس دیر مین ایک جماعت ضعیف مسکین رہبانون کی بستی تھی اونہون نے
اوس دیر کی دیوار سے پناہ لی تھی اطراف نہار مین وہان جاگیر ہوتے تھے اس راہب سیاح
کو وہ دیر پسند آیا اوسکو اپنا وطن ٹھیرایا یہ شخص قوی البدن شدید الحیا تندرست معاملہ کا پکا تہا ٥

حریفی چابکی شیرین زبانی		بدانش کارسازی کاردانی

دیر کی دیوارین جو ٹوٹ پھوٹ گئی تہین گری پڑی تہین اونکو درست کردیا اور جو زمین اوسکے پاس تھی
اوسکو آباد کیا اوسمین چھوٹی چھوٹی نہرین کہودین اونکا پانی جاری کیا اور انواع واقسام کے
اوسمین درخت لگائے منافع دیر کے جاری ہوگئے برسنے لگے رہبانون نے اوسکا قصد کیا اوسکو
وطن ٹھیرایا سیاح راہب اون سب کا سردار بنا اونپر مقدم ہوا غلام رکہے جانور پالے کاشتکاری کے
آلات تیار کیئے دیر کی زمین سے اور ارد گرد کی زمین بھی ملالی اوسمین انگور زیتون بادام کے بہت سے
درخت لگائے ٥

باغ از گشتہ تازہ وشاداب		زرع را منتظم بدو اسباب

اب منافع اور بھی زیادہ ہوگئے محصول زمین کا کثرت سے آنے لگا راہب سیاح نے دنیا جمع کرنے مین
رغبت کی اور مساکین کو محروم کیا تھوڑی مدت مین ایک نفیس خزانہ جمع کرلیا **حکمت** کہتے ہین کہ مال

مثل پانی کے ہے جسنے اوسمین سے بہت سا لیا اور اوسکے لئے نکلجانے کی جگہہ نرکھی کہ اوسمین سے
نکلجاے تو جو مال قدر کفایت وحاجت سے زیادہ ہوگا اوسمین جمع کرنے والا ڈوب جائے گا
اسی کی مثل یہ حکمت ہندی ہے پانی باڑا ناؤ مین اور گہر مین باڑے دام * دونون ہاتہہ اولیچیے
یہی سیان کے کام **حکمت** مال وجاہ مین مواساۃ کرنا اور اونسے دوسرون کی مدد کرنا اونکی
بقا ودوام کا فائدہ دیتا ہے جب سیاح راہب نے اون لوگون کے ساتھہ جنہون نے اوسکے
ہمراہ دیر کے جنگل کو آباد کیا تھا حرمان وبدنصیبی کا برتاؤ کیا اور اونکو چھوڑکے مال کو خود لیے بیٹھا
تو اونہون نے اوسکی بہت شکایت کی اور لوگ اوسکو برا کہنے لگے جو لوگ اوس سے ڈرتے
خوف کرتے تھے وہ اوسپر جری ہوگئے اونکی حاجت کی یہانتک نوبت پہونچی کہ کہلم کہلا مونہہ
در مونہہ اوسکو برا کہا اور اوس سے درخواست کی کہ جو مال اوسکے ہاتہہ مین ہے اوسمین مواسات
وانصاف کرے راہب نے اونسے کہا کہ مین اپنا مال تمکو کیونکر دون جسکو مین نے اپنی محنت
ومشقت سے کمایا ہے اور اوسکے حاصل کرنے مین نہایت سعی وکوشش کی ہے اونہون نے
کہا وہ مال تیرا نہین ہے بلکہ وہ اللہ کا مال ہے اور ہم مین سے ہر ایک کا اوسمین ایک حصہ
ہے کہ وہ اوسکا حق ہے اور اوسکے بڑہانے اور حفاظت کرنے کی تجہکو ہمپر فضیلت ہے راہب
نے کہا تم جلد جان لوگے کہ وہ کسکا مال ہے جب رات آئی تو اوسنے اپنے غلامون سے
کہدیا تو اونہون نے ہزار والیہ ہزار زیتون ہزار بادام کے درختون کو کاٹ ڈالا وہ سب
گرپڑے نہایت بدنما ہوگئے وہ لوگ راہب سیاح کے پاس آئے باغ مین جو حادثہ ہوا تھا
اوسکی خبر دی اونکو یہ معلوم نہین کہ اس سب کا کرنے والا وہی ہے راہب نے اونکو ڈانٹا
اور کہا کہ وہ تو میرا مال ہے تمپر کچھہ نقصان نہین ہے چاہے وہ باقی رہے یا جاتا رہے اب
وہ سمجھہ گئے کہ اسکا کرنے والا وہی ہے اور ڈرے کہ جو درخت باقی ہین وہ کہین فاسد

نہو جائین اور مصلحت و کاروبار وزیر کا معطل ہو جاے اور اوسکی ذات کے منافع جاتے رہین پس اون سب نے اوسپر حملہ کیا اوسکی اہانت کی اوسکو مارا پیٹا اور نکالدیا راہب سیاح وزیر سے اوس حالت پر نکلا جسپر داخل ہوا تھا بلکہ یہ حالت اوس سے بھی بدتر تھی ٥

مباش غرہ کہ با کس وفا نخواہد کرد	بزیب و زینتِ مال و منال دنیا دون

جب وزیر کے میدان مین پہونچا تو جس زمین کو آباد کیا تھا اور درخت لگائے تھے اوسمین نظر کی تو ایک عجیب خوشنما منظر دیکھا ایک آہ حسرتناک کھینچی یہ حسرت و افسوس کرنے لگا کہ شباب و قوت کا زمانہ چلدیا عمر ضائع و برباد گئی ایسی چیز مین تباہ ہو گئی جسپر کوئی نفع نہ ملا پہر اوسکا انجام یہ ہوا کہ اوس سے محرومی ہوئی اہانت و فاقہ و ضعف کی حالت پر جاتی رہی چھین گئی ٥

تمام عمر گذر جاے جستجو کرتے	سراغ عمر گذشتہ کا پوچھئے گر ذوق

حکمت حکماء نے کہا ہے الدنیا سبیل تعبر ولا تعمر و ممر سالک لا مقر بارک یعنی دنیا ایک ایسی راہ ہے کہ اوسپر سے گذر جاتے ہین اوسکو آباد نہین کرتے نہ اوسپر عمارت بناتے ہین اور چلنے والے کی گذرگاہ ہے اونٹ بٹھانے والے کی قرارگاہ نہین ہے رباعی

از بہر اقامت اندرو خانہ نساخت	ہر کس کہ رہ و رسم جہان نیک شناخت
آخر چو بہ دیگریش باید پرداخت	این کہنہ رباط را عمارت چہ کنی

حکمت الدنیا جسر من عبرہ باعتبار افضی الی قرار فی یسار و من عبرہ باغترار افضی بہ الی دمار و تبار و شنار وہی قریب سلبہا من سلمہا و خطفہا من عطفہا والعاقل من اہلہا من استعد لخبلہا و لیس الا استعداد لذلک الا التاہب لبغیہا المکتوم و فراقہا المحتوم والاستکثار منہا نقیض ذلک یعنی دنیا ایک پل ہے کہ جسنے اوسکا عبور عبرت سے کیا اوسنے اوسکو بیار و غنا مین قرار کی طرف پہونچادیا اور جسنے اغترار و دہوکے سے اوسکا عبور کیا اوسکو ہلاکت

وتباہی کی طرف پہونچا دیا اسکا چھین لینا اسکے دینے سے نزدیک تر ہے اور اسکا جھپٹ لینا
اسکے مہربانی کرنے سے قریب ہے اور دنیا والونمین سے عاقل وہی ہے جو اوسکی تباہی کے
لئے تیاری کرلے اور اسکی استعداد وتیاری یہی ہے کہ اوسکی بیوفائی و فراق ضروری کے
واسطے مستعد ہوجاے اور دنیا سے بہت سا لینا اسکا نقیض وضد ہے **حکمت** دنیا سے
نکلنا اوس قسم سے ہے کہ نفس اوس سے خوش نہین ہوتا ہے مگر کبھی ریاضت نفس کی
اوسپر مہیا و درست ہوجاتی ہے نفس کو ان دو باتون کی عادت ڈالے ایک تو فانی
عاجل مین زہد و بے رغبتی کرے دوسرے جو عمل کہ آجل و آخرت مین نفع دے اوسکو
بہت سا کرے **حکمت** دنیا مین تنعم و عیش و آرام کرنا اوسکے زوال کی حسرت کو دوچند کر دیتا
ہے اور اوسکی ناگہان ہلاک کرنے کے غصے کو مضبوط و مستحکم کرتا ہے پھر راہب سیاح وہی اپنی
سیاحت کرنے لگا اور ان بیتون کے مضمون کی تکرار کرنا شروع کیا ٥

اے دل ازین جہان دل آزار درگزر	وز تنگناے گنبد دوار درگزر
کار جہان نہ لائق اہل بصیرت است	مردانہ وار از سر این کار درگزر
چون میتوان بگلشن روحانیان رسید	سعیی نماؤ زین رہ پرخار درگزر
در بحر غم ز حرص چو غواص شوخ چشم	غوطہ مخور ز گوہر شہوار درگزر

پھر اسکے بعد ذرا سی مدت گزری تھی کہ مر گیا جب راعی نے راہب کی تقریر یاد کر لی اور اوسکے
ذہن نشین ہو گئی اور جو مثلین اوسنے بیان کین تھین اونکو سمجھ لیا اور جو حکمتین اوسمین متضمن
تھین اونکو سوچ سمجھ لیا تو اوس سے کہا کہ تجھے اس نصیحت اور خیر خواہی کی جزاے خیر ملے
اب جو میرا حال تیرے نزدیک ہے اوسکی تصریح و تشریح بیان کر کیونکہ تیرے کنایات
و اشارات نے مجھے مؤدب بنا دیا اور قبول کے واسطے مجھکو مستعد و لائق و تیار کر دیا

اور میری فطنت وعقل کو ناتجربہ کاری کی زنگ سے صاف پاک کر دیا راہب نے راعی سے کہا
کہ جن گیون کو تجھسے چرواتے ہین اور تجھکو اونپر امین کیا ہے تو اونکے ملک کا دعوی کرتا ہے
سو تو اس دعوے مین غلطی پر ہے مین نے اس غلطی کو تجھے واضح کر کے بتا دیا اور تو جو اپنے
نفس پر غیر نفس کے لئے محنت مشقت اوٹھاتا ہے اور اوسکے بدلے مین عوض قلیل او رعرض
مستحیل یعنی متاع فانی لیتا ہے اور اسکی قباحت و برائی تجھسے مستور و پوشیدہ تھی سو مینے
اوسکو تیرے واسطے کھولکر بیان کر دیا اب تو ادن گیون کو اونکے مالکون کو واپس کر دے
اور اپنے نفس کی رہائی مین عمل کر کہ وہ سباع ضاریہ وافاعی جاریہ وکلاب عاویہ وعقبان
مختلسہ وشیاطین موسوسہ واشراک خاتلہ وسموم قاتلہ سے رہا ہو جاوے تاکہ تو ہلاک و
بوار سے نجات پاوے اور عالم انوار کی طرف چڑہ جاوے ٥

اقبل علی النفس فاستکمل فضائلها	فانت بالنفس لا بالجسم انسان

کہتے ہین کہ جسوقت بابک مثلین بیان کرتے کرتے یہانتک پہونچا تو بات کرنے سے
رک گیا اور راؤ وشیر اوسکے باپ نے سر نیچا کر لیا بیٹے نے جو اپنے تقریر و بیان امثال
مین تصرف وایرپھیر کیا تہا اوسمین فکر و تامل کرنے لگا پھر مضطرب البال ومضطرم البلبال
اوٹھ کھڑا ہوا یعنی دل مضطرب وبیقرار و بے چین تہا اور غم واندوہ شعلہ مار رہا تہا اور
بابک اوسی دم نکلا سیر و سیاحت کو چلدیا نہین معلوم کہان گیا ٥

دنیا نیرزد آنکہ پریشان کنی دلے	زنہار بد مکن کہ نکردست عاقلے
دنیا مثال بحر عمیق ست پر نہنگ	آسودہ عارفان کہ گرفتند ساحلے

مثنوی

آن طلب امروز بہر گوشۂ	کز پئے فردات توشۂ

راہ تو دور آمدو منزل دراز	برگ رہ و توشہ منزل بساز

شیخ محمد بن ابی محمد بن ظفر مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الحمد للہ علی ما انھیت
بغیہ و ما اوردت الی نھیدوانا اعوذ باللہ من عذاب الاعذاب کما اعوذ بہ
من حجاب الاعجاب واستکفیہ عول السوال کما استعفیہ من غول الجواب
واستدفع بہ فساد الخطا کما استدرئی بہ کساد الصواب واتوب الیہ
انہ ھو الرحیم التواب انتھی وصلی اللہ وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا
سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد
المصطفیٰ احمد المجتبیٰ وعلی الہ الطیبین الطاھرین وصحبہ الحادین المھدیین
وعلی اتباعہ واشیاعہ الی یوم الدین آمین * یہ ترجمہ قریب زوال دوازدہ
ساعت شب بست و دوم محرم الحرام سنہ ۱۳۰۶ ہجری کو تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ
تتم الصالحات والصلوٰۃ علی نبیہ خیر البریات وآلہ وصحبہ اولی الدرجات
العالیات آمین

باالخیر

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

حکایت عجیب و فسانہ غریب مسمّی

شُرْبُ المُدَامِ السَّلْسَال

عَلٰی ذِکرِ سَلَامَان و اَبْسَال

حسب حکم سائد سادہ و قائد قادہ ابو الوفا حضرت سیدنا و مولانا صدیق بن حسن بن علی حسینی ہاشمی قرشی دام فیضہ سید ذو الفقار احمد نقوی بھوپالی نے عربی سے اردو مین ترجمہ کیا اور مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوا

تاریخ ترجمہ شوال سنہ ۱۲۹۶ھ

تاریخ طبع سنہ ۱۳۰۱

ہجری ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ سلامان اور ابسال کا جسکو حنین بن اسحق عادی نے یونانی لغت سے عربی زبان مین ترجمہ کیا اور اب اُردو مین عربی سے ترجمہ ہوا

حنین اسحق کے بیٹے نے کہا کہ اگلے زمانے مین آگ کے طوفان سے پہلے ایک بادشاہ
ہرمانوس نام ہرقل سوقسطیقی کا بیٹا تھا روم کی مملکت دریا کے کنارے تک یونان کے شہر اور
مصر کی زمین سمیت اوسکے قبضے مین تھی یہ وہی بادشاہ ہے جسنے بڑی اونچی عمارت اور پُرانا
مضبوط طلسم بنایا ہے اس عمارت کو بنے ہوئے ایک لاکھ قرن گزرے مگر ابھی تک زمانے
کے حادثون اور آفتون نے اوسمین کسیطرح کا اثر نہین کیا اور نہ عناصر و ارکان کے غلبے
نے اوسکو کسی قسم کا صدمہ پہونچایا یہہ عمارت مصر مین ابھی تک موجود اور اَہرام کے نام سے
مشہور ہے یہ بادشاہ بڑا علم رکھتا تھا اور ملک بھی اسکا بہت وسیع تھا آسمان کی تاثیرون

پر بھی اسکو خوب اطلاع تھی زمین کی خاصیتون کے اسرار سے بہت وقفیت تھی طلسم
کی شکلون سے بھی بہت ماہر تھا۔ آقلیقولاس آلہی کے مصاحبون مین اسکا شمار تھا اسی
حکیم سے اوس نے چھپے اور باریک علم سیکھے تھے آور یہ حکیم آلہی حکیمون کے گروہ مین سے
تھا اِس نے ایک غار مین جسکو ساریقون کہتے ہین ایک پوری دورے تک ریاضت کی
تھی چالیس دن کا روزہ رکھتا تھا چالیسوین دن زمین کی بوٹیون مین سے ذری سی
کے ساتھہ افطار کرلیتا اسی ریاضت سے تین دورے کی عمر کو پہونچا تھا اور اسی حکیم کے
واسطے سے ساری دنیا کی آبادی ہرمانوس بادشاہ کے قبضے مین آگئی تھی بادشاہ
لڑکا نہونے کا شکوہ اس حکیم سے کیا کرتا تھا اسلئے کہ بادشاہ کو عورتون کیطرف کچھہ
التفات نہ تھا اور اونکی مصاحبت سے کراہت کرتا تھا اور اونکے ساتھہ میل جول کرنے کو بُرا
جانتا تھا حکیم نے بادشاہ سے کہا کہ تم عورتون کی ہمنشینی اور اونکی مخالطت سے تو گھبراتے
ہو نوبت یہانتک پہونچی کہ خیر سے آپکی عمر تین قرن کی ہونے آئی اور ابتک کسی عورت
سے ہم بستر بھی نہین ہوئے اور آپنے یہ سب بکھیڑا محض اسی لئے کیا ہے کہ زندگی بڑہے
اور عقل کی ترقی ہو مگر بڑے ہی کام کی بات جو مین نے آپکے لئے سوچی ہے وہ یہ ہے کہ
آپ نسل باقی رہنے کی طرف رغبت فرمائین کہ کوئی لڑکا پیدا ہو اور آپکی حکمت وملک کا وارث
بنے اور یہ جب ہو کہ آپ ایک طالع فلکی کے وقت طلسم ارضی کے ساتھہ کسی حسین وجمیل
عورت سے ہم بستر ہون اور اوسی بار مین لڑکے کا حمل رہجاے اس راے کو
بادشاہ نے نمانا اور کہنے لگا کہ بیشک منی کی کثرت بھی اسی کی محتاج ہے کہ گرائی جاوے
مگر کیا کرون عورتونکی میرے نزدیک کچھہ بھی قدر نہین اسلئے کہ مین انکی طبیعت کی خباثت
اور اپنے مزاج کی نفرت کو انسے خوب جانتا ہون جب حکیم نے یہہ تقریر سُنی تو بادشاہ سے

کہنے لگا کہ اب کوئی طریقہ آپکے واسطے لڑکا ہونے کا نہین ہے مگر ہان ایک یہہ صورت ہے کہ
کوئی طالع موافق و مناسب رصد کے ذریعے سے دیکھون اور بیرون صنمی لیکر اوسمین آپکی
منی رکھون اور ایک ایسے گھر مین جو اس عمل کے لایق ہو مین خود اپنی ذات سے اس
لڑکے کی تدبیر کا ملازم رہون اور عمل کے مناسب اوس گھر کی ہوا بدلتا رہون اور اپنی
ہمت اور فکر کی قوت کو نطفے کی طرف مصروف کرون تاکہ اوسکے اجزا اکھٹے ہو جاوین اور
نطفہ گول ہو کر حیات کے قابل بنجاوے راوی کہتا ہے بادشاہ اس بات سے بہت خوش ہوا
اور حکیم نے بادشاہ کی منی لیکر اپنی تدبیر مین مشغول ہوا تھوڑے دن بعد منی نے مزاج پکڑ کے
نفس مدبرہ کی صورت قبول کی اور پورا انسان بنگئی حکیم نے اس انوکھے لڑکے کے لئے
دودھ پلانے والی تلاش کی اور لڑکے کا نام سلامان رکھا لوگ ایک خوبصورت عورت اٹھارہ
برس کی عمر کی جسے ابسال کہتے تھے لے آئے اوس نے بچے کو دودھ پلانا شروع کیا اور
اوسکی پرورش مین مصروف ہوئی بادشاہ بہت ہی خوش ہوا کہ عورتون کے بن چھوے
اپنی ہی منی سے لڑکا پیدا ہو گیا حکیم سے کہنے لگا کہ اے سفلے عالم کے بادشاہ کونسی چیز
سے تیرے احسان کے عوض کرون حکیم نے کہا اگر آپ احسان کی مکافات ہی چاہتے ہین
تو بہتر ہے اسیقدر میری اعانت فرمائیے کہ مین ایک ایسی بڑی عمارت بناؤن کہ جسکو پانی
خراب نکرے آگ نجلاوے نفس کی بقا کے واسطے بچاؤ ہو جاوے کہ وہ جالون سے
محفوظ رہے اسلئے کہ مین خوب جانتا ہون کہ عنقریب طبائع ایک دوسرے پر غالب ہو کر
انتظام عالم برہم ہو جائیگا مین چاہتا ہون کہ اس عمارت کا ایک ایسا چھپا ہوا دروازہ
رکھون کہ سواے حکماے حق کے اور کسی کو اوسکا پتا نہ لگے اور سات طبقے ایسے بناؤن
کہ ہر طبقے سے دوسرے تک پورے گز سے سو گز کا فاصلہ ہو تاکہ حکیم کے لئے حفاظت

کی جگہہ بنجاوے اسواسطے کہ جو حکیم نہوا اوسکے لئے ہلاکت ہی اولی ہے بادشاہ نے اس
بات کو قبول کرکے کہا کہ جب اس عمارت کے ایسے فائدے ہین تو دو بناؤ ایک اپنے لئے
اور دوسری ہمارے واسطے ہم اوسمین اپنے خزانے اور علوم و ہنر مرنے کے بعد لاثانی
رکھین گے راوی کہتا ہے کہ حکیم نے طول و عرض ہر زمین کا اندازہ کیا اور اونکی تعمیر کے
واسطے لمبی تر نگی سرنگین بنائین طول ہر ایک سرنگ کا کئی دن کی راہ تھی اور آلون کے
ذریعے سے اونکے صرف و اسباب وغیرہ کا بھی تخمینا کر لیا ہر دن اونکی تعمیر مین کاریگر معمار
وغیرہ سات ہزار دو سو آدمی کام کرتے تھے غرضکہ اسیطرح یہ عمارت بنتی رہی یہانتک کہ بننا
اوسکا پورا ہوا اور حکیم جسغرض کے لئے اوسکا بنانا چاہتا تھا ویسی ہی بنی اب سُنئے
لڑکے کا حال جب لڑکے کی دودہ پلانے کی مدت پوری ہوئی بادشاہ نے چاہا کہ اوسکو
عورت سے جدا کرلے مگر لڑکے کو چونکہ اوس سے بہت الفت ہوگئی تھی اوسکی جدائی سے
بہت گھبرایا اور رونے لگا بادشاہ نے جب اوسکی بیقراری و بیچینی دیکھی تو اسلئے بالغ
ہونے تک اوسی عورت کے پاس رہنے دیا جب بالغ ہوا تو اور بھی اسکی محبت اوس سے
بڑہ گئی اور روز بروز عشق نے قوت پکڑی یہانتک کہ اکثر اوقات اوسکے کام کی اصلاح
کے واسطے بادشاہ کی خدمت چھوڑ دیتا تھا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ اے میرے
شفیق بیٹے تو میرا بیٹا ہے اور دنیا مین تیرے سوا میرا کوئی نہین ہے لیکن جان رکھہ کہ
عورتین برائیون کی جال ہین اور کید و مکر سے مالامال جسنے انپر بھروسا کرکے انسے مخالطت
کی یا اپنے واسطے کسی بھلائی کے حصول کی امید انسے رکھی کبھی اوسے فلاح نصیب نہین
ہوئی انکا نہ کچھہ اعتبار ہے نہ انمین کسیطرح کی کوئی خوبی ہرگز کسی عورت کو اپنے دلمین
جگہہ نہ دیجیو اور جو کبھی تو نے ایسا کیا تو تیری عقل کا بادشاہ مقہور ہو جائیگا اور تیری

بصر کی روشنی مستور و مغمور اور زندگی کا نور تجھہ جاے گا میرے گمان مین یہ ہے
کہ انکی طرف التفات کرنا احمقون اور بیوقوفون کا کام ہے دانشمندون اور تجربہ کارون
کی یہ شان نہین ہے اور جان رکھیو کہ راہین دو ہی ہین ایک یہ کہ نیچے سے اوپر کو چڑہنا
دوسری یہ ہے کہ اوپر سے نیچے کو اوترنا اسکی ایک مثال حس و مشاہدے کی عالم مین
تیرے لیئے بیان کرتا ہون تاکہ حق و صواب تجھپر کہلجاوے اور کسی طرح کا شک و شبہہ
باقی نرہے جان رکھہ کہ ہماری ڈیوڑہی کے لوگو نمین ہر ایک آدمی جبتک کہ عدل و عقل
کی راہ اختیار نکرے اوسکو ہمارا قرب حاصل ہوسکتا ہے ہرگز یون نہین ہو سکتا بلکہ جب
عدل و عقل کا طریقہ برتے گا تو ہرروز اوسکا قرب ہمسے بڑہتا جاے گا اور دن بہ دن
اوسکی ترقی اور ہر طرحکی بہبودی ہوتی رہیگی ایسا ہی بعینہ انسان کا حال ہے کہ جب عقل
کی راہ اختیار کرتا ہے اور اپنے بدن کی قوتون مین ہر قسم کا تصرف بہم پہونچاتا ہے
اور یہ قوتین اسکی معین و مددگار بنکر چاہتی ہین کہ اسکو ایسے عالی نور کے عالم سے کہ
جسکے سامنے سارے نور بے اصل محض ہین قریب کردین تو اسیطرح ہوتے ہوتے ایک
مدت کے بعد اوس نور عالی سے اسکو قرب منزلت حاصل ہوجاتا ہے ایک پہچان اس
قرب کی یہ ہے کہ اسکا حکم سفلیات مین نفوذ کرنے لگتا ہے اور یہ بہت ہی ادنی مرتبہ ہے
اوسط یہ ہے کہ اون انوار قاہرہ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے جو کہ عالم سفلی کے ساتھہ ہمیشہ متصل
رہتے ہین اعلی مرتبہ یہ ہے کہ موجودات کی حقیقتون کا عالم بنجاتا ہے اور عدل و حق کے
موافق اونمین تصرف کرسکتا ہے اب مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ اگر تو اپنے لیئے ایسی عورت
چاہتا ہے کہ ہر طرحکا تیرا کہنا مانے اور جو تو چاہے فوراً وہ تیرے لیئے کردے تو تو اسکی
سعی و فکر کر اسلیئے کہ زاد نبڑ گیا اور مزار دور ہوگیا اور جو ایمان و ایقان کی راہ چلا چاہے

تواپنے نفس کو اس نابکار ابسال سے روک لے نہ تجھے اوسکی کچھ حاجت ہے اور نہ اوسکے
ہلنے ملنے مین تیری کوئی مصلحت اپنے نفس کو مرد بنا اور تجرد کے زیور سے اوسکو آراستہ کر
تاکہ مین عالم علوی کے لڑکے کے ساتھہ تیری منگنی کرون اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دولھن
بنی ہوئی سنوری سنورائی تیرے پاس رہے اور رب العالمین تجھسے خوش ہو
سلامان چونکہ ابسال سے بہت محبت رکھتا تہا محبت کیا بلکہ اعلی درجے کے عشق کی نوبت
پہونچگئی تھی بادشاہ کی بات کان دہر کے نہین سُنتا تہا جلدی سے اپنے گھر جا کے
ساری کچی حقیقت جو باپ بیٹے مین گزری تھی بطور مشورے کے ابسال سے کہدی ابسال
سُنتے ہی کہنے لگی کہ خبردار ہرگز بادشاہ کی بات نہ سُنیو وہ چاہتا ہے کہ ایسے وعدون کے
ساتہہ کہ اونمین اکثر تو جھوٹ ہین اور جو بہت عمدہ ہین اونکی بنا نرے خیالات پر ہے یہ
تیری عمدہ لذت جو تجھے بالفعل حاصل ہے ضائع کردے تیری اطاعت مجھپر واجب ہے مین تو
ایک عورت تیری فرمان بردار ہون جو تیرے نفس کو خوش لگی اور تیری طبیعت چاہتی ہو
وہ کر مگر جو تو دانشمند اور دور اندیش ہے تو بادشاہ سے اپنا بھید کھلکر کہدے کہ صاحب مین
اوسکو چھوڑون نہ وہ مجھے چھوڑے جب سلامان نے ابسال کی یہ تقریر سُنی جاکے ہر نوس
اپنے باپ کے وزیر سے ابسال کی پٹی پڑھائی ہوئی ساری بیان کردی بادشاہ نے جب
یہ خبر سُنی بیٹے پر بہت افسوس کیا اور اپنے پاس بلا کے کہا کہ سُن لے سچ ہے جو حکیم نے کہا
کہ جھوٹ کے ساتھہ امانت نہین ہوتی اور بخل کے ساتھہ ملک نہین رہتا اور عورتون کی
اطاعت کے ساتھہ کوئی حیلہ نہین چلتا تو نوعمر ہے یہ گمان کرتا ہوگا کہ اسمین کوئی میری
منفعت ہے مین نے تو پوری دو دورے کے قریب عمر پائی اور دنیا بھر کا مالک بھی
ہوا اور اکثر آسمان کی حرکتین بھی رصد کے ذریعے سے معلوم کین اور اونکے افعال بھی

خوب مشاہدہ کئے اگر میری طبیعت کا میل ان فاحشہ عورتون کیطرف ہوتا تو انکے ساتھہ شغل کر سکتا تہا
مگر انسے مشغول ہونے مین آدمی سب بھلائیون سے محروم رہتا ہے اب اگر تو اسکو چھوڑ
نہین سکتا اور کسی طرح تجھے اوسکی جدائی پسند نہین ہے تو اتنا ہی سہی کہ اپنے اوقات
کے دو حصے کر ایک حصے مین حکیمون سے استفادہ کیا کر اور دوسرا حصہ نفس کی لذت کے
واسطے رکھ جسکو تو لذت سمجھتا ہے سلامان نے اِس بات کو قبول کیا پس اکثر رات اون
علوم مین جو اوسکے لائق تھے اس طور پر مشغول رہتا کہ اسکے قوٰی مین اونکا اثر ہوا اور جب
بادشاہ کی خدمت و ملازمت کا وقت آتا تو اوسکو ابسال کے ساتھہ لہو و لعب مین ضائع
کردیتا بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اوسنے حکیمون سے مشورہ کیا کہ ابسال کے ہلاک کی
تجویز کرنا چاہیئے تا کہ سلامان کو استراحت حاصل ہو ہرنوس وزیر نے کہا اے بادشاہ
جان رکھو کہ کسی کو نہ چاہیئے کہ ایسی چیز کے خراب کرنے پر جراَت کرے کہ اوسکی پھر
عمارت نہو سکے آپ خوب جانتے ہین کہ قواہر علویہ پردہ نہین رکھتے ہین وہان سب کچھہ
ظاہر اور کھلا ہوا ہے حاکم سے محکوم کیواسطے اور ظالم سے مظلوم کے لئے عوض لیتے ہین
اگر آپ اس کام پر اقدام کرین گے اور عمر بھر آپنے ایسے کام پر کبھی جراَت نہین کی ہے مین
ڈرتا ہون کہ کہین آپکے گھر کے ستون نہ ہلجائین اور آپکی طبیعت کی بسائط مرکبہ تحلیل
نہوجائین پھر آپکے واسطے کڑوے بیون کے گردہ مین دروازہ نہ کھولا جاوے بلکہ طریقہ یہی
بہتر معلوم ہوتا ہے کہ آپ لڑکے کو پند و نصائح کرتے رہین امید ہے کہ بعد چندے اوسکو
اس بات کا علم ہو جائیگا کہ یہ کرنا چاہیئے وہ نکرنا چاہیئے پھر خود ہی اپنی خوشی سے
ابسال کو چھوڑ دیگا بادشاہ و وزیر مین جب یہ گفتگو ہوئی کسی واقف کار نے جا کے
سلامان کو خبر کردی آن دونون نے بادشاہ کے کید سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ سوچنا

شروع کیا آخر کار ارادہ اسپر ٹھیرا کہ اس ملک سے بھاگ کر بحر مغرب کے پرے جا بسین غرضکہ
یہ دونون یہانسے بھاگ کر وہان جارہے اور بادشاہ کو بھی انکے حال سے اطلاع ہو گئی
بادشاہ کے پاس سونے کے دو تلکیان تہین اونپر کچہہ طلسم نقش کیا ہوا تہا اور ان دونون پر
سات جگہہ سات چھوٹی چھوٹی نلکیان سیٹی بجانے کے لئے لگی ہوئین تہین ہر اقلیم کیواسطے ایک
نلکی معین تہی جب کسی اقلیم مین کچہہ کام ہوتا اوسی اقلیم کی نلکی مین سیٹی بجا دیتا اور اپنا مطلب
حاصل کرلیتا اور بلاتکلف حال وہانکا دریافت ہوجاتا اور وہانکے لوگ بھی جان لیتے تھے کہ
بادشاہ کو اطلاع ہو گئی اور جب کسی اقلیم مین کسی جگہہ خاص کسی شخص سے انتقام لینا اور اوسکا
عذاب کرنا منظور ہوتا تو اوسی اقلیم کی نلکی مین تھوڑی سی راکہہ رکھہ کے پھونکتا اس پھونک
سے اوسی اقلیم مین اوسی جگہہ وہی شخص جلکر ہلاک ہوجاتا تھا راوی کہتا ہے بادشاہ نے اوس
اقلیم کی نلکی مین پھونکا جسمین سلامان وابسال تھے معلوم ہوا کہ یہ دونون سفر مین بہت
ہی بُرے حال سے ہین اور نہایت اونپر تنگی ہے بادشاہ کو رحم آیا اور ہر ایک کیواسطے بقدر
کفایت عنایت کرنیکا حکم دیا اور اونکو اوسی جگہہ چھوڑ رکہا اور کہنے لگا شاید لڑکا حق کیطرف
پھر آوے۔ جب اسپر ایک مدت گزری اور وہ راہ راست پر نہ آیا اور اپنے کئے سے نہ شرمایا اور
اوسی لہو ولعب مین جسکو لذت سمجہتا تھا مشغول رہا بادشاہ کو اون دونون کی شہوت کی
روحانیت پر غصہ آیا اور اوسنے اون علوم کے ذریعے سے جنکو جانتا تھا بیکار محض کردیا اب یہ
دونون بڑے رنج و عذاب مین مبتلا ہوئے ہر ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہے اور دلمین نہایت
درجے کا شوق و ذوق ہے مگر کارروائی کی کوئی صورت نظر نہین آتی راوی کہتا ہے کہ لڑکے
نے سمجھ لیا کہ یہ ایذا و تکلیف جو مجھے پہونچی ہے اسکا سبب سوائے اسکے اور کچہہ نہین کہ بادشاہ
مجہپر بہت خفا ہے یہ سوچکر وہانسے چلا اور بادشاہ کے دروازے پر توبہ و انابت عذر و معذرت

کرتا ہوا آکھڑا ہوا بادشاہ نے کہا اے لڑکے اگرچہ مین تیرا عذر قبول کرتا ہون اسلئے کہ
مجھسے اور تجھسے بہت محبت ہے مگر ابسال بدکار کو ہرگز نہین چاہتا ہون اسواسطے کہ یہ
نہین ہوسکتا کہ تو سلطنت کے تخت پر بیٹھے اور وہ تیری مصاحب ہو سلطنت چاہتی ہے کہ
پوری پوری توجہ اوسی کیطرف ہو اور سب طرف سے قطع کرکے آدمی اوسیکا ہو رہے اور ابسال
بھی یہی چاہتی ہے کہ تو سب کچھہ چھوڑکے اوسیکا مجالس و مصاحب بنے بھلا یہ دونون
ضدین کیونکر جمع ہوسکتی ہین اسکے لئے ایک مثال بیان کرتا ہون تاکہ مطلب خوب ذہن نشین
ہوجاوے وہ یہ ہے کہ اگر تیرا ہاتھہ تخت سے اور ابسال تیرے پانٔون سے لٹکا دیجاوے تو
اوسوقت تو جان لیگا کہ یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ابسال تو پانٔون سے لٹکی ہو اور تو تخت پر
چڑہ جاوے ایسے ہی یہ بھی نہین بن آتا ہے کہ ابسال کی محبت تیرے فلک کے پانٔون سے لٹکی ہو
اور تو دل کا زینہ لگا کے آسمانون کے تخت پر چڑہ جاوے راوی کہتا ہے کہ بادشاہ نے
پھر حکم دیا کہ مثال کے موافق یہ دونون لٹکائے جاوین چنانچہ دن بھر اسیطرح لٹکے رہے جب
شام ہونے آئی تو بادشاہ نے اونکو اوتروا لیا یہ دونون وہانسے ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑکے
دہم سے دریا مین جا پڑے پادشاہ تو اپنی فکر سے انکو دیکھہ ہی رہا تھا فوراً دریا کی روحانیت
کو سلامان کی سلامتی و حفاظت کا حکم دیا اتنے مین ایک جماعت بھی بادشاہ کیطرفسے
جا پہونچی سلامان کو صحیح سلامت نکال لیا اور ابسال ڈوب مری سلامان کو جب ابسال کے
ڈوبنے کا یقین ہوا تو اوسکی جدائی کے رنج اور اوسکی مصاحبت کی آس ٹوٹنے سے مرنے
کے قریب ہوگیا مرا تو نہین مگر ہمیشہ بیچین اور باولا رہا کیا بادشاہ نے قلیقولاس حکیم سے
کہا کہ لڑکے کی اصلاح مین میری کچھہ اعانت کرو اور کوئی تدبیر معقول سوچو اسلئے کہ اب وہ مرا جاتا
ہے اور میرا اوسکے سوا دنیا مین کوئی نہین ہے حکیم نے کہا کہ آپ اوسے اور مجھے چھوڑ دیجیے

مین اوسکو ٹھیک کردونگا حکیم نے سلامان کو اپنے پاس بلاکر کہا کہ تو ابسال کا وصال چاہتا ہے وہ بولا
کیون نہین چاہتا اوسی نے تو سارا کاروبار بگاڑ رکھا ہی اور مجنون و پریشان بنایا حکیم نے کہا
سارے نقون کے غار مین میرے ساتھ چل وہان جاکے مین اور تو دونون ملکر چالیس دن تک دعا
کرین اس عمل سے ابسال تیرے پاس آجائیگی سلامان نے یہ بات قبول کی اور حکیم کے ساتھ غار کیطرف
چلا جب وہان پہونچے تو حکیم نے اوس سے کہا کہ مین تجھسے تین شرطین کرتا ہون پہلے یہ کہ مجھسے
کوئی چیز نہ چھپانا اسلئے کہ جس بیماری کا حال طبیب سے شرح وار بیان نہین کیا جاتا ہی اوسکا
علاج بہت ہی مشکل ہوتا ہے دوسری یہ کہ ابسال کا لباس پہنے یعنی جسطرح جس قسم کا وہ پہنتی
تھی تو بھی ویسا ہی پہنے ذرا سا بھی فرق نہو اور جو جو کرتا دیکھے ویسا ہی تو بھی کرے لیکن
مین پے درپے چالیس دن کا روزہ رکھونگا اور تو ہر ہفتے مین افطار کرلیا کرے تیسری یہ کہ
ساری عمر سوا ابسال کے کسی پر عاشق نہو اسلئے کہ دل لگی کے صدمے جو ہوتے ہین وہ دیکھہ
ہی لئے سلامان نے کہا کہ مین نے یہ سب شرطین قبول کین اسکے خلاف ہرگز نکرونگا راوی
کہتا ہے کہ پھر حکیم کئی دن تک زہرہ ستارے کی دعائون اور نماز مین مشغول رہا اور ہر دن
سلامان ابسال کی صورت کو دیکہتا تھا کہ وہ اوسکے پاس آتی جاتی بیٹھتی اوٹھتی بات چیت
بہت تلطف سے کرتی ہے سلامان اس مدت مین جو کچھہ دیکہتا حکیم سے بیان کردیتا اور اوسکے
احسان کا شکر ادا کرتا تھا جب چالیس دن پورے ہوگئے تو چالیسوین دن ایک عجیب صورت
اور غریب شکل دیکھی اسکا حسن و جمال سب سے بڑھا ہوا تھا یہ صورت زہرہ کی تھی راوی کہتا ہے
کہ سلامان کو اس صورت سے اس بلا کا عشق ہوا کہ ابسال کی محبت کو بھول گیا اور حکیم سے
کہنے لگا کہ اب ابسال کو میرا سلام ہے اوسکی محبت سے مجھے ایسی ایذا پہونچی کہ مین اوسکی محبت
سے بیزار ہوگیا مجھے سوا اس صورت کے اور کچھہ نہین چاہیئے حکیم نے کہا مین نے تجھسے کیا شرط

کی تھی وہ یہی تھی کہ ابسال کے سوا اور کسی پر عاشق نہونا اور ہمنے اتنی مدت تکلیف اوٹھائی اب وقت آگیا ہے کہ دعا قبول ہوا ور ابسال تجھے ملجاوے سلامان کہنے لگا کہ جناب حکیم صاحب اب تو معاف ہی فرمائے اور میری فریادرسی کیجیے مین سوا اس صورت کے اور کچھہ نہین چاہتا ہون راوی کہتا ہے کہ حکیم نے اوس صورت کی روحانیت کو اسکے لئے تسخیر کردیا ہر وقت وہی صورت اسکے پاس آتی اور یہ اوس سے ہر طرح کی کارروائی کیا کرتا ایک زمانہ اسیطرح گزرا پھر آہستہ آہستہ اس صورت کی محبت بھی اسکے دل سے دور ہوگئی اور وہ عشق کا شور اور جنون کا زور جاتا رہا عقل بھی ٹھیک ہوگئی اور بھی اوس محبت کی کدورت سے جو اسکو حکمت اور ملک کے مقام سے کھینچکر لہو و لعب کیطرف مائل کرتی تھی پاک و صاف ہوگیا حکیم نے لڑکے کی اصلاح مین جو کشش و کوشش بہت کی تھی بادشاہ نے اسکا شکر ادا کیا اور سلامان بادشاہت کے تخت پر بیٹھا اور حکمت مین نظر کرنا شروع کیا اور بڑا صاحب دعوت ہوا اور اس سے سلطنت کے زمانے مین بہت سے عجائب و غرائب ظاہر ہوے اسی کے حکم سے یہ قصّہ سونے کی سات تختیون پر لکھا گیا اور سبع سیّارہ کی دعوتین بھی دوسری سونے کی سات تختیون پر لکھی گئین اور یہ سب کچھہ ہرمین مین اسکے باپ کے قبر کے سرہانے رکھا گیا جب آگ پانی کے طوفان کے بعد دنیا آباد ہوئی اور افلاطون حکیم الٰہی کا ظہور ہوا اور اسنے اپنی حکمت و معرفت کے زور سے ہرمین کے علوم جلیل اور ذخائر نفیس پر اطلاع پائی تو وہان گیا مگر اوس زمانے کے بادشاہون نے اسکو کھولنے نہ دیا اسلئے مرتے وقت ارسطاطالیس اپنے شاگرد سے یہ وصیت کر گیا کہ اگر تجھکو ہرمین کے کھولنے کی قدرت ملے تو تو ضرور کھولنا اور جو مخفی روحانی علم انمین امانت رکھے ہین اونسے فائدہ حاصل کرنا پھر سکندر کا ظہور ہوا اور یہ ارسطاطالیس کے شاگردون مین تھا کئی فن حکمت الٰہی کے اسی سے سیکھے تھے جب سکندر مغرب کی طرف متوجہ ہوا ارسطاطالیس بھی اوسکے ساتھہ چلا یہانتک کہ ہرمین پہونچے ارسطاطالیس نے آگے بڑھ کے

جسطرح کہ افلاطون نے اسکو وصیت کی تھی ہرمین کا دروازہ کھولا سکندر نے سوا ے اون تختیون کے
جنپر سلامان اور ابسال کا قصہ لکھا تہا اور کچہہ نکالنے ندیا پھر اوسکا دروازہ قاعدے کے موافق بند کردیا
تختیون کے آخر مین جو زبانی سلامان کے لکھا پایا وہ یہ تھا کہ علم و ملک کو علویات کاملات سے طلب
کرنا چاہیئے اسلیئے کہ ناقصات سے سوا ناقص کے اور کچہہ حاصل نہین ہوتا۔ تمام ہوا قصہ سلامان اور ابسال کا
نصیر الدین طوسی نے شرح اشارات مین سلامان اور ابسال کے قصے کو اور طرح سے لکھا ہے قصہ کا
حاصل یہ ہے کہ سلامان اور ابسال دو بھائی حقیقی تھے ابسال عمر مین چھوٹا تہا اپنے بھائی کے یہان
پرورش پائی تھی یہ بہت خوبصورت دانشمند علم والا پرہیزگار متقی بہادر تھا اسپر سلامان کی عورت
عاشق ہوگئی اور اپنے خاوند سلامان سے کہنے لگی کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو اپنے ہی گھر مین
رکھہ لو اور کھانے پینے مین بھی شریک کر لو اسمین یہ فائدہ ہے کہ تمہاری اولاد انسے علم و ادب
سیکھہ لیگی سلامان نے اپنے بھائی سے مشورہ کیا اوسنے عورتونکی صحبت سے انکار کیا تو سلامان
نے اوس سے کہا کہ میری بی بی تیری بجاے مان کے ہے غرضکہ ابسال اپنے بھائی کے شریک
رہنے لگا وہ عورت اسکی بہت آو بھگت کرنے لگی تھوڑے دن کے بعد اکیلے مین اوس سے اپنا عشق
ظاہر کیا ابسال اس بات سے بہت گھبرایا اور یہ بھی سمجھہ گیا کہ میرا کہا نمانیگا جب یہ داؤ نچلا
تو دوسری تدبیر کی اپنے خاوند سے کہا کہ تمہارے بھائی کا نکاح میری بہن سے کردو اوسنے نکاح
کردیا جب نکاح ہوگیا تو اپنی بہن سے کہا کہ تیرا نکاح جو ابسال سے ہوا ہے یہ نہ سمجھنا کہ وہ
خاص تیرا ہی ہے ازمین میرا حصہ بھی ہے ادہر ابسال سے کہنے لگی کہ میری بہن باکرہ ہے شرماتی
بہت ہے تم اوسکے پاس دن کو نجانا اور اوس سے بات بھی نکرنا جب تم سے اور اوس سے
انس ہوجاے اوسوقت بات کرنیکا مضائقہ نہین جب زفاف کی رات آئی تو پہلے سے اپنی
بہن کے بچھونے پر جا سوئی اتنے مین ابسال بھی آپہونچا اس عورت سے رہا نگیا جلدی سے

دوڑا اپنا سینہ اوسکے سینے سے لگا دیا آبسال کو شک ہوا اور دلمین کہنے لگا کہ کنواریان تو ایسا
نہین کرتی ہین یہ اس فکر ہی مین تہا کہ یکایک بادل اُمڈا اور بجلی چمکنے لگی بجلی کی چمک سے
اوسکا مُنہ دکہائی دیا دیکہتے ہی گہبراکر وہانسے باہر آگیا اور دلمین ارادہ کرلیا کہ ہرگز یہان نرہے
اور چلا جاے سلامان سی کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمہارے واسطے ملک فتح کرون اسلئے کہ مین
اس کام کے لائق ہون مجسے یہ کام خوب ہوسکتا ہے غرضکہ ایک لشکر اپنے ساتہہ لیکر بہت قومون
سے لڑا اور بہت شہر خشکی کے اور دریا کے مشرق اور مغرب کے اپنے بہائی کیواسطے فتح کئے اور کسیطرح
کا بہائی پر احسان بہی نہین رکہا یہ شخص پہلا ذوالقرنین ہے جنہون نے زمین پر قبضہ کیا ہی جب
پھر کر وطن مین آیا تو گمان کیا کہ اب تو بہابی صاحبہ اگلے قصہ کو بہول گئی ہونگی یہان دیکہا تو وہان
آش در کاسہ کا مضمون تہا اور اوسی ضلال قدیم مین گرفتار تہین پہر وہی عشق کا اظہار معانقہ کا شائق
ہم بستری کا شوق ضم و تقبیل کا ذوق آسنے پہر انکار کیا اور اپنی جان کو بچا یا انہین مین ایک
دشمن نے سر اوٹہایا سلامان نے ابسال کو بہت سا لشکر ساتہہ دیکر دشمن کیطرف روانہ کیا چونکہ
اسکی بہابی کو اوسکے مطلب نہونے سے عداوت سخت ہوگئی اسلئے اب چاہنے لگی کہ اس سے غرض
تو حاصل ہوتی ہی نہین ہے اب یہ ہلاک ہوجاے تو اچہا ہے ہجر و وصال کے قصے ایک ہی بار سب
ہولین تو بہتر ہے اوس لشکر کے افسرونکو بہت سا روپیہ رشوت مین دیا اسلئے کہ لڑائی کیوقت اسکی
اعانت نکرین اور لڑائی کو بگڑنے دین جب لڑائی ہونے لگی تو فوج والون نے تنہا ہی نہ کی لڑائی بگڑ گئی
دشمنون نے فتح پائی اسکو زخمی مردہ سمجہکر جنگل مین چہوڑ گئے یہ وہین پڑا رہا اللہ تعالی کی قدرت سے جنگل کے
وحشی جانورونمین سے ایک دودہ پلانے والی آئی اوسنے آگے اپنی چہاتی کی بہٹنی اسکے منہ مین دی اسکو اس
غذا سے کچہہ ادہار ہوا بدن مین حرکت پیدا ہوئی جان مین جان آگئی جینے کی آس بندہی جب خوب قوت آگئی تو
لوٹ کر سلامان کے پاس پہونچا اسکو دیکہا تو دشمن گہیرے ہوئے ہین اور نہایت ذلیل کر رکہا ہے علاوہ اسکی بہائی کے گم جانے

سے بہت غمگین ہے ابسال کو دیکھتے ہی اسکا سارا غم دور ہوگیا ابسال نے آنے کے ساتھ ہی یہانکا انتظام
کیا اور فوج ولشکر اور لڑائی کا سامان درست کر کے دشمنون پر حملہ کیا اور اونکو تتر بتر کر کے اونکے
سردار کو قید کرلیا اور اپنے بھائی کے ملک کو دشمن کے شر سے صاف کر کے منتظم کردیا ابسال جبکہ بہابی کے
کید سے ایکبار بھی بچگیا تو اوسنے اور فکر کی اسکے باورچی اور خانساماں کو روپیہ دیکر ملایا اونہون نے
ابسال کو زہر دیا یہ بڑا سچا نسب وحسب کا پورا علم وعمل مین کامل تھا اسی لئے اسکو شہادت نصیب ہوئی
سلامان کو بھائی کے مرنے کا بہت غم ہوا بادشاہت چھوڑ دی ملک کو بعض ذلیعہ دون کے حوالے کردیا
اور اللہ تعالی سے مناجات کرنا شروع کیا اللہ تعالی نے واقعی حال پر اسکو مطلع کردیا اس نے اپنی
عورت اور باورچی اور خانساماں کو زہر دلوایا جیسا انہون نے اسکے بھائی کو دلوایا تھا اور اپنی یاد اش
عمل پائی اور اپنے کئے کو پہونچے **تاویل** اس قصے کی اسطرح بیان کی ہے کہ سلامان نفس ناطقہ
کی مثال ہے اور ابسال عقل نظری کی کہ بڑہتے بڑہتے عقل مستفاد ہوجاتی ہے اور یہ درجہ نفس ناطقہ
کا ہے عرفان مین اگر کمال کیطرف ترقی ہو اور سلامان کی عورت سے بدنی قوت مراد ہے شہوت و
غضب کی طرف رغبت دلاتی ہے اور ساری قوتون کو اپنے فانی مطلب کے حاصل کرنے مین مسخر اور
مُنحصر کرتی ہے اور انکار ابسال کا انجذاب عقل ہے اپنے عالم کیطرف اور سلامان کی عورت کی
بہن سے قوت عملیہ مراد ہے جسکو عقل نظری کی مطیع کہتے ہین اور یہ نفس مطمئنہ ہے اور یہ عورت جو
فریب سے اپنی بہن کے بچھونے پر جا سوئی اس سے نفس امارہ کی تزئین مراد ہے کہ اپنے خسیس
مطالب کو حقیقی مصالح کے پیرایہ مین رواج دیتا ہے اور بجلی کا کالے بادل سے چمکنا اس سے
خطفۂ الٰہیہ مراد ہے کہ فانی کامون کے شغل مین کبھی ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ ایک جذبہ ہے
حق کے جذبات سے اور ابسال کا بے التفاتی کرنا عورت سے مراد یہ ہے کہ عقل ہوائے نفسانی
سے اعراض کرتی ہے اور ابسال کا بھائی کے واسطے شہر فتح کرنا اس سے مراد نفس کی

اطلاع ہے قوت نظری کے ساتھ عالم جبروت و ملکوت پر اور ترقی کرنا نفس کا ہے عالم آلہی کی طرف اور قدرت اوسکی ہے قوت عملیہ کے ساتھ حسن تدبیر پر بدن کے مصالح اور بدن و منازل کے بندوبست مین اسی لئے اسکا نام اول ذوالقرنین رکھا ہے یہ لقب اوسکا ہوتا ہے جو ساری دنیا کا مالک ہوجاتا ہے اور لشکر والون نے جو اعانت ابسال کی نہین کی اس سے یہ مراد ہے کہ جب نفس کا عروج ملاء اعلیٰ تک ہوجاتا ہے تو اوس سے حسی خیالی وہمی قوتین منقطع ہوجاتی ہین اور بے التفاتی سے یہ سب قوتین بیکار محض بنجاتی ہین اور دودھ پلانا وحشی جانور کا مثال ہے کمال کے افاضہ کرنے کی جو عقول کرتی ہین اور سلامان کا حال بگڑنا بھائی کے گمجانے سے یہ نفس کا اضطراب ہے جب اپنی تدبیر چھوڑ کر مافوق کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور پلٹنا ابسال کا بھائی کیطرف اس سے مراد عقل کی التفات ہے مصالح نفس کے انتظام کی طرف تدبیر بدن مین اور باورچی قوت غضبیہ ہے کہ انتقام چاہتے وقت بھڑکتی ہے اور خانسامان قوت شھویہ ہے کہ محتاج الیہ بدن کو اوسکی طرف کھینچ لاتی ہے اور سب کا اتفاق کرنا ابسال کے ہلاک پر اس سے مراد یہ ہے کہ عقل ارزل عمر مین مضمحل ہوجاتی ہے باوجود اسکے کہ نفس امارہ اپنے کام مین مصروف ہوتا ہے اسلئے کہ ضعف کے سبب سے بدن کو حاجت بہت ہوتی ہے اور ہلاک کرنا سلامان کا اون سب کو مثال ہے اس امر کی کہ آخر کو نفس بدن کی قوتون کا استعمال چھوڑ دیتا ہے اور غضب و شہوت کا ہیجان دور ہوجاتا ہے اور انکی حدت منکسر ہوجاتی ہے اور سلامان کا ملک کو چھوڑنا اور غیر کے سپرد کرنا نفس کا انقطاع ہے تدبیر بدن سے اور ہوجانا بدن کا غیر کے تصرف مین فقط

تمت